92 بزرگوں کے مختصر حالات، فرمودات اور مغفرت کے واقعات پر
مشتمل 111 کتابوں سے مرتب کی گئی منفرد کتاب

152 رحمت بھری حکایات

{92} بزرگوں کے مختصر حالات، فرمودات اور مغفرت کے واقعات
پر مشتمل {111} کتابوں سے مرتب کی گئی منفرد کتاب

152
رحمت بھری حکایات

مُرَتِّبِین
مدنی علما (شعبہ تراجم کتب)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : 152 رحمت بھری حکایات

مرتبین : مَدَنی علما (شعبہ تراجمِ کتب)

طباعتِ اوّل :صفر المظفر ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق دسمبر 2011ء

تعداد :10000

طباعتِ دوم :جمادَی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق اپریل 2012ء

تعداد :20000

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: یکم ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ حوالہ نمبر: ۱۷۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”152 رحمت بھری حکایات“

(مطبوعہ:مکتبۃ المدینہ) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے،البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

07 - 03 - 2011

E.mail:ilmia@dawateislami.net

فہرست

خطاکاروں میں سے بہتر

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سارے انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبه، الحدیث: ۴۲۵۱، ج۴، ص ۴۹۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”رحمت بھری حکایت“ کے 12 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”12 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی: مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا۔ ﴿۷﴾ جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۸﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ ﴿۹﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۰﴾ اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطاامام مالک، الحدیث: ۱۷۳۱، ج ۲، ص ۴۰۷) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿۱۱﴾ اپنی اصلاح کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشش کروں گا۔ ﴿۱۲﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحۡسَانِہٖ وَبِفَضۡلِ رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت　　(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب　　(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب　　(۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو

عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اوراشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اوردوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المد ینة العلمیه**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

رمضان المبارک ۱۴۲۵ ھ

❁❁❁❁❁❁❁

تکبُّر سے بچنے کی فضیلت

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: '' جو شخص تکبر، خیانت اور دین (یعنی قرض وغیرہ) سے بری ہو کر مرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ''

(سنن الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث: ۱۵۷۸، ج۳، ص۲۰۸)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ایک دن انسان کو مرنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔ اگر زندگی میں نیک اعمال کئے ہوں گے تو آخرت میں اس کی جزا پائے گا اور اگر برے اعمال کئے ہوں گے تو آخرت میں اس کی سزا پائے گا۔ جب انسان کی روح قبض ہوتی ہے تو روح کو جسم کے تصرف سے روک دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرنے کے بعد اجسام حرکت نہیں کرتے وہ خشک لکڑی کی طرح ہو جاتے ہیں اور موت کے بعد عقل، ایمان اور معرفت روح کے ساتھ جاتے ہیں۔ البتہ موت کے بعد روح کا اپنے جسم سے تعلق باقی رہتا ہے اور نیند بھی ایک قسم کی موت ہے لہٰذا جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی روح عالم ملکوت میں چلی جاتی ہے اور مردہ انسان کی روح سے ملاقات کرتی ہے۔ زندہ اور مردہ کی روحوں کا آپس میں ملاقات کرنا ثابت ہے اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ مرنے کے بعد زندہ لوگ کسی کو خواب میں دیکھتے ہیں اور اُس کے حال کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

چنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَاۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

(پ ۲۴، الزمر: ۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ زندہ اور مردہ لوگوں کی روحیں خواب میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتی اور سوالات کرتی ہیں۔ پس مردوں کی ارواح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ روک لیتا ہے اور زندوں کی ارواح کو ان کے اجسام میں لوٹا دیتا ہے۔''[۱]

حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ''جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کی روح کو ایک مہینے تک اس کے گھر کے اردگرد اور ایک سال تک اس کی قبر کے اردگرد گھمایا جاتا ہے۔ پھر اسے اس مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے جہاں زندوں اور مردوں کی ارواح باہم ملاقات کرتی ہیں۔''[۲]

مرنے والوں سے ملاقات پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ زندہ شخص مردہ کو خواب میں دیکھتا ہے اور وہ مردہ اس زندہ کو اُمورِ غیبیہ کی خبر دیتا ہے اور وہ اسی طرح ہوتی ہے جیسی کہ اس نے خبر دی ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ارشاد فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے ارشاد فرمایا کہ ''مردہ جو بات بتائے وہ حق ہوتی ہے کیونکہ وہ دارِ حق (یعنی برزخ) میں ہوتا ہے۔''[۳]

سیِّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّبِّ الْعِزَّت حدیثِ مبارکہ ''مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ (اَوْ اِحْدٰھُمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ غُفِرَلَہٗ وَکُتِبَ بِرًّا یعنی: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ میں زیارت کیا کرے تو اس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی

[۱]......المعجم الاوسط، الحدیث: ۱۲۲، ج ۱، ص ۴۸۔
[۲]......فردوس الاخبار، الحدیث: ۶۹۹۰، ج ۲، ص ۳۶۴۔
[۳]......شرح الصدور، باب تلاقی الارواح الموتی......الخ، ص ۲۶۹۔

کرنے میں لکھا جائے گا۔[1]) ''نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''یہ حدیث نص ہے اس بات میں کہ مردہ زائر پر مطلع ہوتا (یعنی قبر پر آنے والے کو پہچانتا) ہے ورنہ اسے زائر کہنا صحیح نہ ہوتا کہ جس کی ملاقات کو جائے جب اسے خبر ہی نہ ہو تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس سے ملاقات کی۔ تمام عالم اس لفظ سے یہی معنی سمجھتا ہے۔'' کچھ آگے چل کر حضرت سیّدُنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی عبارت نقل فرماتے ہیں: ''جب زائر قبر کے پاس آتا ہے تو اسے قبر سے اور ایسے ہی صاحبِ قبر کو اس سے ایک خاص تعلق حاصل ہوتا ہے اور ان دونوں تعلقات کی وجہ سے دونوں کے درمیان معنوی ملاقات اور ایک خاص ربط (تعلق) حاصل ہوجاتا ہے، اب اگر صاحبِ قبر زیادہ قوت والا ہے تو زائر مستفیض ہوتا ہے اور برعکس ہے تو برعکس ہوتا ہے۔''[2]

ایسے بے شمار واقعات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ زندوں اور مردوں کی اَرواح کی آپس میں ملاقات ہوتی ہے۔ حضرت سیّدُنا اِمام جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے اپنی مشہور تصنیف ''شَرْحُ الصُّدُوْرِ فِی اَحْوَالِ الْمَوْتٰی وَالْقُبُوْر'' میں اس طرح کی کثیر روایات نقل فرمائی ہیں۔ چنانچہ،

ایک عورت کا ہاتھ شَل تھا وہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے کسی کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ وہ میرا ہاتھ درست فرما دے۔'' انہوں نے دریافت فرمایا کہ ''تمہارا ہاتھ کس طرح شَل ہوا؟'' اس نے بتایا کہ میرے والد بہت مالدار تھے جبکہ میری والدہ صدقہ نہیں دیا

---

[1] ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی برالوالدین، الحدیث: ۷۹۰۱، ج۶، ص ۲۰۱۔

[2] ......فتاوی رضویه، ج ۹، ص ۷۶۳، ۷۷۵۔

کرتی تھی، البتہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں ایک گائے ذبح ہوئی تو میری والدہ نے تھوڑی سی چربی ایک مسکین کو دے دی اور ایک پھٹا پُرانا کپڑا بھی اسے دے دیا۔ جب میرے والدین کا انتقال ہوگیا تو میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا وہ ایک نہر پر ہیں اور لوگوں کو سیراب کررہے ہیں۔ میں نے کہا: ''اے ابّا جان! کیا آپ نے امّی کو دیکھا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' پھر میں اپنی والدہ کو تلاش کرنے لگی۔ چنانچہ، میں نے انہیں اس حال میں پایا کہ ان کے جسم پر اس پھٹے پُرانے کپڑے کے علاوہ کوئی کپڑا نہ تھا جو انہوں نے صدقہ کیا تھا اور ہاتھ میں وہی چربی کا ٹکڑا تھا جو انہوں نے صدقہ کیا تھا وہ اسے دوسرے ہاتھ پر مارتیں اور اس کا اثر جو ہاتھ پر لگتا اسے چوس لیتیں اور کہتیں: ''ہائے پیاس! ہائے پیاس!'' میں نے کہا: ''اے امّی جان! کیا میں آپ کو پانی نہ پلاؤں؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں کیوں نہیں۔'' چنانچہ، میں اپنے والد کے پاس آئی اور اُن سے ایک برتن لے کر اپنی والدہ کو پانی پلادیا۔ وہاں پر موجود ایک شخص نے کہا کہ ''اس عورت کو پانی کس نے پلایا؟ جس نے اسے پلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ شَل کردے۔'' لہٰذا جب میں بیدار ہوئی تو میرا ہاتھ شَل ہوچکا تھا۔ (1)

پھر یہ کہ خوابوں کی شرعی حیثیت کیا ہے اور انہیں لوگوں سے بیان کرنے کا حکم کیا ہے؟ اس سلسلے میں صحیح احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اچھے خواب کو نبوت کا

...... كتاب الجامع لمعمر مع المصنف لعبد الرزاق، باب سنن من كان قبلكم، الحديث: ۲۰۹۳۳، ج ۱۰، ص ۳۱۵۔

شرح الصدور، باب تلاقی الارواح الموتی ......الخ، ص ۲۷۲۔

چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ،

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''نیک مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''** (۱)

دوسری روایت میں ہے کہ ''نبوت ختم ہوگئی۔اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی ہاں! بشارتیں ہوں گی۔'' عرض کی گئی: ''وہ بشارتیں کیا ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اچھا خواب آدمی خود دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔'' (۲)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے بھلا معلوم ہو تو وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور اسے چاہیے کہ اس پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔'' (۳)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے خواب کے بارے میں ایک سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ''خواب چار قسم ہے: **ایک حدیثِ نفس** کہ دن میں جو خیالات قلب پر غالب رہے جب سویا اور اس طرف سے حواس معطل (یعنی سست) ہوئے عالمِ مثال (یعنی خیالی دنیا) بقدرِ اِستِعدَاد مُنکَشِف (یعنی ظاہر) ہوا انہیں تخیلات کی شکلیں سامنے آئیں یہ خواب مہمل و بے معنی ہے اور اس میں داخل

---

(۱)......صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب الرؤیا، الحدیث: ۶۹۸۳، ج۴، ص۴۰۳۔

(۲)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۵۱، ج۳، ص۱۷۹۔

(۳)......صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب الرؤیا، الحدیث: ۶۹۸۵، ج۴، ص۴۰۳۔

ہے وہ جو کسی خلط (یعنی ملاوٹ) ''جسم کی چار خلطیں ہوتی ہیں: صفرا، سودا، خون، بلغم،''[۱] کے غلبہ اس کے مناسبات نظر آتے ہیں مثلاً صفراوی آگ دیکھے بلغمی پانی۔''

''**دوسرا خواب:** القائے شیطان ہے اور وہ اکثر وحشت ناک ہوتا ہے شیطان آدمی کو ڈراتا یا خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے، اس کو فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرو کہ تمہیں ضرر نہ دے۔ ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اعوذ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے۔''

''**تیسرا خواب:** القائے فرشتہ ہوتا ہے اس سے گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیب ظاہر ہوتے ہیں مگر اکثر پردہ تاویل قریب یا بعید میں، ولہٰذا محتاج تعبیر ہوتا ہے۔''

''**چوتھا خواب** کہ رب العزۃ بلا واسطہ القا فرمائے وہ صاف صریح ہوتا ہے اور احتیاجِ تعبیر سے بری۔'' وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔[۲]

بعض علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے فرمایا کہ اچھا خواب وحی کی اقسام میں سے ہے۔ پس سویا ہوا شخص معرفتِ الٰہی میں سے جس شے سے ناواقف ہوتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اس پر مطلع فرماتا ہے اور اس کا وقوع وظہور حالتِ بیداری میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب صبح کرتے تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے استفسار فرماتے: ''کیا آج کی شب تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟'' اور یہ اس لئے تھا کہ اچھا خواب سب کا سب آثارِ نبوت میں سے ہے۔ پس امت کے سامنے اسے ظاہر فرمانا لازم ٹھہرا اور لوگ اس مرتبہ سے بالکل ناواقف ہیں جسے آپ

[۱] ......فیروز اللغات۔
[۲] ...... فتاوی رضویۃ، ج ۲۹، ص ۸۷۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہمیت دیتے اور اس کے متعلق روزانہ دریافت فرماتے جبکہ اکثر لوگ خواب دیکھ کر اس پر اعتماد کرنے والے کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ [1]

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ نے کتاب ''مَاذَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ بَعْدَ الْمَوْت (مطبوعہ:مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت لبنان،الطبعۃ الاولی:۱۴۲۰ ھ)'' ترجمہ کے لئے شعبہ تراجم کتب کے سپرد کی، شعبہ کے مدنی علما کَثَّرَھُمَ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اس کا ترجمہ کیا۔ پھر اس موضوع سے متعلقہ حکایات کو دیگر کتب سے دیکھا تو ذہن بنا کے اس ترجمہ میں مزید رحمت بھری حکایات کا اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ باہم مشورہ سے یہ طے پا گیا اور پھر درج ذیل کتب:

(1)......کتاب المنامات ﴿للامام ابن ابی الدنیا﴾ (المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ)

(2)......الرسالۃ القشیریۃ ﴿لابی القاسم القشیری﴾ (دار الکتب العلیمہ ۱۴۱۸ھ)

(3)......احیاء العلوم ﴿للامام الغزالی﴾ (دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء)

(4)......الزھد ﴿للامام احمدبن حنبل﴾ (دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ)

(5)......حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ﴿لابی نعیم﴾ (دار الکتب العلیمہ ۱۴۱۸ھ)

(6)......سیر اعلام النبلاء ﴿للامام الذھبی﴾ (دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ)

وغیرہ سے مزید حکایات کا ترجمہ کر کے اس میں ضم کر دیا اور ان اصحابِ حکایات کے حالات اور فرمودات بھی کتب سیر و اسماء الرجال اور کتب تاریخ و تصوف سے ترجمہ کر کے اس میں شامل کر دیئے ہیں۔ لہٰذا اس کی حیثیت صرف کسی ایک کتاب کے ترجمہ کی نہیں رہی بلکہ یہ ایک تالیف بن گئی ہے۔

[1] ......فیض القدیر، تحت الحدیث: ۴۱۳۱، ج۳، ص ۲۶۲.

اس تالیف کا نام قبلہ امیرِ اہلسنّت زید مجدہ نے ''**152 رحمت بھری حکایات**'' عطا فرمایا ہے ۔اس میں **92** فوت شدہ حضرات کی مغفرت اور جنت کے اعلیٰ درجات پانے والوں کے **خوابوں کی حکایات** اور اِن کے ساتھ صاحبِ حکایت کے مختصر حالات بھی جمع کئے گئے ہیں اور ان **92** حضرات کے متعلق **126** رحمت بھری حکایات بیان کی گئی ہیں ۔اس کے علاوہ **26** ایسی حکایات جمع کی گئی ہیں جن میں صاحبِ حکایت کا نام نہیں اور اگر نام ہے تو ان کے حالات نہ مل سکے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی پُرخلوص دعاؤں سے اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے ''**شعبہ تراجم کتب**'' کے مدنی علما کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے بہت زیادہ تلاش وجستجو سے کام لیا اور مستند عربی، فارسی اور اردو کتب سے انتہائی عرق ریزی کے ساتھ حالات، فرامین، حکایات اور مدنی پھول جمع کیے ہیں ۔کتاب کو مرتب کرنے کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے:

(١)......حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ تحریر کا انداز آسان ہو، تاکہ زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی اس کتاب سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(٢)......حالات وفرمودات کم وبیش **111** کتب کی مدد سے جمع کئے گئے ہیں۔

(٣)......کتاب **545** تخاریج (حوالہ جات) سے مزین وآراستہ ہے۔

(٤)......کئی حکایات کے بعد نصیحت آموز درس بھی لکھا گیا ہے۔

(۵)......کہیں بزرگانِ دین کے اقوال کے بعد **مدنی پھول** تحریر کئے گئے ہیں۔

(۶)......**مدنی انعامات**[1] پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے موقع کی مناسبت سے بعض مقامات پر مدنی انعامات بھی نقل کئے گئے ہیں۔

(۷)......جن بزرگانِ دین کا **فقہی مسلک** مل سکا وہ درج کر دیا گیا ہے تا کہ معلوم ہو کہ بڑے بڑے اولیا و علما بھی کسی نہ کسی اِمام کے **مُقَلِّد** تھے۔

(۸)......مشکل الفاظ کے معانی بریکٹ میں لکھ دیئے گئے ہیں نیز الفاظ پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(۹)......علامات ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ "**ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**" کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینة العلمیة کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینة العلمیة)

---

[1] ......مدنی انعامات کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے "**مدنی گلدستہ**" نامی کتاب اور "**مدنی انعامات**" کا رسالہ ہدیۃً حاصل کیجئے۔

﴿1﴾ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حالات:

خلیفۂ اول، خلیفۃُ المسلمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام نامی اسم گرامی عبداللّٰہ بن عثمان بن عامر بن عَمْرو بن کَعْب بن سَعْد اور کنیت ابو بَکْر ہے۔ صدیق وعتیق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے القابات ہیں اور عامُ الفِیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکّۃُ المُکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئے (۱) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُمت میں سب سے افضل، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ، سب سے بڑے عالم، علم انساب کے ماہر، علم تعبیر کے عالم، صائب الرائے، اُمت میں سب سے زیادہ رحم دل تھے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عہد خلافت میں نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی۔ یہ حضرت سیدُنا وَحْشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 150 سال تھی۔ (۲)

اس جنگ میں سپہ سالار حضرت سیدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور اس دن مسلمانوں کی پہچان "یَامُحَمَّدَاہ" تھی۔ (۳)

---

(۱)......اسد الغابة الرقم: ۳۰۶۴ عبداللّٰه بن عثمان ابو بکر، ج۳، ص۳۱۵۔

عاشق اکبر، ص ۳، ۴۔

(۲)......تاریخ الخلفاء، ابو بکر الصدیق، ص۵۸۔

(۳)......تاریخ الامم والملوک للطبری، ذکر بقیة خبر مسیلمة، ج۲، ص۲۸۱، مُلَخَّصًا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے عہد خلافت میں سب سے پہلے قرآن شریف کو جمع کروایا۔ [1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے اپنے دورِ خلافت میں بیت المال قائم کیا۔ [2]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 2 سال 7 ماہ مسندِ خلافت پر رونق افروز رہ کر 22 جمادی الاخریٰ 13ھ کو پیر شریف کا دن گزار کر وفات پائی۔ [3]

فرامین:

❁ ......ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے مسلمانو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب میں کھلی فضا میں قضائے حاجت کے لئے جاتا ہوں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔'' [4]

❁ ...... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے خطبہ میں یہ فرمایا کرتے: ''کہاں ہیں روشن و خوبصورت چہروں والے! جنہیں اپنی جوانیوں پہ ناز تھا؟ اور کہاں ہیں وہ بادشاہ! جنہوں نے شہر بنائے اور اپنی حفاظت کے لئے

[1] ......تاریخ الخلفاء، ابو بکر الصدیق، ص ۵۹ ۔
[2] ......تاریخ الخلفاء، ابو بکر الصدیق، ص ۶۰ ۔
[3] ......عاشقِ اکبر، ص ۴ ۔
[4] ......الزھد لابن المبارک، باب الھرب من الخطایا والذنوب، الحدیث: ۳۱۶، ص ۱۰۷ ۔

فصیلیں (بلندومضبوط دیواریں) تعمیر کروائیں؟ کہاں ہیں وہ فاتحین! جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام ونشان تک مٹاڈالا، اب وہ قبر کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جلدی کروجلدی! نجات حاصل کرونجات!۔'' (۱)

۞...... اگرلوگ ایک رسی یاایک بکری کا بچہ جورسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں زکوۃ دیاکرتے تھے، اب اس کے دینے سے انکارکریں گے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ (۲)

{۱}رحمت بھری حکایت

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کوخواب میں دیکھ کرعرض کی گئی کہ آپ اپنی زبان کے بارے میں ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اس نے مجھے تباہی کی جگہوں پر پہنچا دیا، فَمَا ذَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی تواللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ ارشادفرمایا: ''میں نے اس زبان کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔'' (۳)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پررحمت ہواوران کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

مدفن ہو عطا میٹھے مدینے کی گلی میں
للّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) پڑوسی مجھے جنت میں بنالو

......شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزھدوقصرالامل، الحدیث: ۱۰۵۹۵، ج۷، ص ۳۶۴۔

......تاریخ الاسلام للذھبی، ج۳، ص۲۷۔

......احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، بیان منامات تکشف... الخ ج۵، ص ۲۶۴۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی غلط چلنے والی زبان انسان کو بہت پریشان کرتی ہے انسان اسی زبان سے گالیاں نکال کر، جھوٹ بول کر، غیبتیں کرکے چغلیاں کھا کر اپنی آخرت داؤ پر لگا دیتا ہے۔ زبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فسادات برپا ہوجاتے ہیں، اسی زبان سے اگر مرد اپنی بیوی کو طلاق کہہ دے تو (کئی صورتوں میں) طلاق مُغَلَّظہ واقع ہوجاتی ہے، اسی زبان سے اگر کسی کو برا بھلا کہا اور اس کو طیش (یعنی غصہ) آ گیا تو بعض اوقات قتل وغارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کا قفل مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو فضول باتوں سے بچانے ہی میں عافیت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کرلیا کرنا بے حد مفید ہے۔

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”جو شخص زبان کا بے باک ہو کہ ہر بھلی بری بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں ہے ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔“[1] شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فضول گوئی سے بچنے کا ذہن دیتے ہوئے مدنی انعام نمبر 46 میں فرماتے ہیں: کیا آج

[1] ......مراۃ المناجیح، ج۶، ص ۶۴۱۔

آپ نے زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ اشارے سے اور کم از کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟

۞۞۞۞۞۞

﴾2﴿ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حالات:

خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، وزیرِ نبیِّ اطہر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ''ابوحَفْص'' اور لقب ''فاروقِ اعظم'' ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 39 مردوں کے بعد، سیِّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سے اعلانِ نبوت کے چھٹے سال ایمان لائے، اسی لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن یعنی ''40 کا عدد پورا کرنے والا'' کہتے ہیں۔(۱) سب سے پہلے آپ ہی کو ''اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن'' کا لقب دیا گیا۔(۲) آپ کے زمانۂ خلافت میں ایک بار زبردست قحط پڑا۔ آپ نے بارش طلب کرنے کے لئے حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ نمازِ استسقاء (طلبِ بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز) ادا فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا ابن عَوْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ

---

(۱)...... کرامات فاروق اعظم، ص۷، ۸۔

(۲)......الاعلام للزرکلی، عمر بن الخطاب، ج۵، ص۴۵۔

پکڑا اور اس کو بلند کر کے اس طرح بارگاہ الٰہی میں دُعا کی: "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّكَ اَنْ تَذْھَبَ عَنَّا الْمَحْلَ وَاَنْ تَسْقِیْنَا الْغَیْثَ۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کو وسیلہ بنا کر تیری بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ قحط اور خشک سالی کو ختم فرما دے اور ہم پر رحمت والی بارش نازل فرما۔" یہ دُعا مانگ کر ابھی واپس بھی نہیں ہوئے تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور کئی روز تک مسلسل ہوتی رہی۔ [1]

مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے وسیلے سے بارشیں آتیں، خشک سالی دور ہوتی، دعائیں قبول ہوتیں اور حاجتیں بر آتی ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وسیلہ بنایا، اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وصال پا جانے والے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کو وسیلہ بنانا جائز نہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بجائے حضرت سیّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس لیے وسیلہ بنایا تا کہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ ہستیوں کو بھی وسیلہ بنانا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرت سیّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس لیے خاص کیا تا کہ اہل بیت کی عزت و شرافت ظاہر ہو۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کے بعد بھی صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ......تاریخ الخلفاء، فصل فی خلافتہ، ص ۱۰۴۔

وَسَلَّم کووسیلہ بنانا ثابت ہے۔ حضرت سیِّدُ ناامام بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ لوگ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عہد خلافت میں قحط میں مبتلا ہو گئے تو ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور پر حاضر ہوا اور عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں، لوگ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے ہیں۔'' پھر وہ خواب میں آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عمر بن خطاب کے پاس جا کر انہیں سلام کہو اور بتاؤ کہ انہیں بارش سے سیراب کیا جائے گا اور ان سے کہنا کہ عقلمندی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑنا۔'' چنانچہ وہ شخص امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے اور عرض کی: ''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جس کام سے میں عاجز نہیں ہوتا اس میں کوتاہی نہیں کرتا۔'' (۱)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی: كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا يَا عُمَرُ یعنی اے عمر! نصیحت کے لئے موت کافی ہے۔ 23ھ بمطابق 644ء کو نمازِ فجر میں ایک مجوسی غلام اَبُو لُؤْلُؤَہ فَیْرُوز فارسی نے دھوکے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو میں خنجر گھونپ دیا جس کی وجہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت واقع ہوئی۔ (۲)

---

(۱)......دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ماجاء فی رؤیۃ النبی صلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فی المنام، ج۷، ص۴۷۔

(۲)......الاعلام للزرکلی، عمر بن الخطاب، ج۵، ص۴۵۔

حضرت سیّدُ ناعُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب روضۂ رسول کی دیوار گر پڑی اور لوگوں نے اس کی تعمیر 87ھ میں شروع کی تو (بنیاد کھودتے وقت) ایک قدم ظاہر ہوا۔ تو سب لوگ گھبرا گئے اور لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ حضور سیّد عالم صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قدم مبارک ہے اور وہاں کوئی جاننے والا نہیں ملا تو حضرت سیّدُ ناعُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''لَا وَاللّٰہِ مَا ھِیَ قَدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھِیَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یعنی خدا کی قسم یہ حضور نبی کریم صلَّی اللّٰہُ تعالی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قدم شریف نہیں ہے بلکہ یہ حضرت سیّدُ ناعمر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا قدم مبارک ہے۔'' (۱)

یعنی تقریباً 64 سال کے بعد بھی امیر المؤمنین حضرت سیّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا جسم مبارک بدستور سابق رہا اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللّٰہ اللّٰہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

فرامین:

۞...... حضرت سیّدُ ناعبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں جب اٰلِ کِسرٰی کے خزانوں کو آپ کے پاس لایا گیا تو آپ رونے لگے میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! کس چیز نے آپ کو رُلایا ہے؟ آج تو شکر کا دن ہے، فرحت و سرور کا دن ہے۔ ارشاد فرمایا: ''جس قوم کے پاس بھی اس (مال) کی کثرت ہو جائے تو

......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبرالنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وابی بکروعمر رضی اللّٰہ تعالی عنھما، الحدیث: ۱۳۹۰، ج ۱، ص ۴۶۹۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان بغض وعداوت ڈال دیتا ہے۔'' (۱)

مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فرمانا کہ ''جس قوم کے پاس بھی مال کی کثرت ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان بغض وعداوت ڈال دیتا ہے۔'' ہوسکتا ہے کہ آپ نے یہ بات اس لیے کہی ہو کہ جس کا مال زیادہ ہوتا ہے اسے لوگوں کی حاجت بھی زیادہ ہوتی ہے اور جو لوگوں کا محتاج ہو اس کا لوگوں کے ساتھ منافقت کرنا ناگزیر ہے اور وہ لوگوں کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اور مخلوق کی طرف حاجت سے دوستی اور دشمنی دونوں پیدا ہوتی ہیں اور اس سے حسد، کینہ، ریا، تکبر، جھوٹ، چغلی، غیبت اور ایسے تمام گناہ پیدا ہوتے ہیں جو دل اور زبان کے ساتھ خاص ہیں اور پھر یہ تمام اعضا کی طرف متعدی ہوتے ہیں اور یہ سب مال کی نحوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (۲)

❁...... کسی کی تعریف کرنا گویا اسے ذبح کرنا ہے۔ (۳)

❁...... آدمی کے بے عقل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسے جب بھی کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہو تو اسے کھالے۔ (۴)

......المصنف لابن ابی شیبة، کلام عمر بن الخطاب، ج۸، ص۱۴۷۔

......احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل... الخ، بیان تفصیل آفات المال... الخ، ج۳، ص۲۹۲۔

......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب، الرقم: ۶۱۴، ص۱۴۶۔

......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب، الرقم: ۶۵۱، ص۱۵۱۔

{۲} رحمت بھری حکایت

میری خلافت مجھے لے ڈوبتی:

حضرت سیِّدُ نا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام اِبن اَبی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے امیر المومنین حضرت سیّدُ نا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھنے کی شدید خواہش تھی۔ تقریباً ایک سال بعد میں نے انہیں خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ ''میں ابھی ابھی (حساب وکتاب) سے فارغ ہوا ہوں اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو رَءُوف ورحیم نہ پاتا تو قریب تھا کہ میری خلافت مجھے لے ڈوبتی۔'' (۱)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں ارباب اقتدار لوگوں کے لیے بڑی عبرت ہے کہ کل بروز قیامت رعایا سے متعلق ان کی پوچھ گچھ ہوگی جس کی حکومت جتنی وسیع ہوگی اس کا حساب بھی اتنا زیادہ ہوگا سلطنت وحکومت کل بروز قیامت ظالم کے لیے رسوائی اور عادل کے لیے ندامت وشرمندگی ہوگی اور اس وقت وہ کہے گا کہ کاش! ایام حکومت عبادت میں گزارے ہوتے۔ حدیث مبارکہ میں ہے

---

(۱)......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۲۲، ج۳، ص ۳۱۔

کہ ”حکومت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی وندامت ہے سوائے اس شخص کے جو اسے حق کے ساتھ لے اور وہ ذمہ داریاں پوری کرے جو اس میں ہیں۔“(۱) مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”سلطنت وحکومت نفسانی خواہش ، دنیاوی مال عزت کی لالچ سے طلب کرنا حرام ہے کہ ایسے طالبِ جاہ لوگ حاکم بن کر ظلم کرتے ہیں۔“ (۲)

۞۞۞۞۞۞

﴿3﴾ حضرت سیِّدُنا صَعُب بن جَثامہ بن قَیس لَیُثِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حالات:

حضرت سیِّدُ نا صَعُب بن جَثَّامَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہادر صحابہ میں سے تھے۔ زمانۂ رِسالت میں کئی غزوات میں شرکت کی، فتح اِصْطَخْر اور فتح فارس میں بھی شریک ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مقامِ اَبْوَاء یا مقامِ وَدَّان میں حضور نبیٔ مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں جنگلی دراز گوش بطورِ تحفہ پیش کیا تو آپ صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول نہ فرمایا اور جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رنجیدہ ہونے کو ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ”یہ میں نے آپ کو اس لئے واپس لوٹایا کہ میں حالت احرام میں ہوں(۳)۔“

---

(۱)......صحیح مسلم، الحدیث: ۱۸۲۵، ص ۱۰۱۵۔

(۲)......مراۃ المناجیح، ج۵، ص ۳۴۸۔

(۳)......یعنی جب حضور انور صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کا شکار واپس کیا تو انہیں رنج ہوا، جس کا......

وصال:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال 45ھ بمطابق 646ء کو امیر المومنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں ہوا۔ (1)

{۳} رحمت بھری حکایت

انتقال کے بعد گھر میں ہونے والے واقعات بتادیئے:

حضرت سیِّدُ ناشَہر بن حَوْشَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناصَعْب بن جَثَّامہ اور حضرت سیِّدُ ناعَوْف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے درمیان بھائی چارہ تھا۔ حضرت سیِّدُ ناصَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا عَوْف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ ''ہم میں سے جس کا انتقال پہلے ہوگا وہ دوسرے کو اپنے ساتھ پیش آنے والے حالات سے آگاہ کرے گا۔''

......اثر ان کے چہرے پر محسوس ہوا تب حضور انور صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کی تسلی اس ارشاد عالی سے فرمادی، اگر زندہ شکار کو واپس فرمایا ہے تب تو حدیث بالکل ظاہر ہے کہ محرم کو زندہ شکار نہ پکڑنا درست ہے، نہ پکڑا ہوا رکھنا یا ذبح کرنا درست ہے، اور اگر اس کا گوشت واپس فرمایا ہے تو اس کی وجہ شوافع کے ہاں تو یہ ہے کہ حضرت (سیِّدُ نا) صَعْب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے حضور انور صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے شکار کیا تھا، احناف کے ہاں اس لیے رد فرمایا کہ اس شکار میں کسی محرم نے کوئی مدد کی تھی، اور حضور انور صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس کا پتا تھا، یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے کہ حضور انور صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب ابواء پہنچے تو حضرت (سیِّدُ نا) صَعْب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے حضور کی میزبانی اس طرح کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ (مراۃ المناجیح، ج۴، ص ۱۹۱)

......الأعلام للزركلي، الصعب بن جثامة، ج۳، ص ۲۰۴۔

صحيح البخاري، كتاب جزاء الصيد، الحديث: ۱۸۲۵، ج ۱، ص ۲۰۳۔

حضرت سیِّدُ نا عَوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''کیا یہ ہوسکتا ہے؟'' حضرت سیِّدُ نا صَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''جی ہاں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُ نا صَعب بن جَثّامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت سیِّدُ نا عَوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں خواب میں اس طرح دیکھا گویا کہ وہ ان کے پاس آئے ہیں۔ حضرت سیِّدُ نا عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اے میرے بھائی! آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟'' انہوں نے جواب دیا: ''چند مصائب کے بعد مجھے بخش دیا گیا۔'' میں نے ان کی گردن پر سیاہ چمک دیکھی تو پوچھا: ''اے میرے بھائی! یہ کیا ہے؟'' جواب دیا: ''یہ وہ دس دینار ہیں جو میں نے فلاں یہودی سے قرض لیے تھے۔ وہ میرے تھیلے میں موجود ہیں۔ آپ وہ اس یہودی کو دے دیجئے! اور اے میرے بھائی! یقین کرو کہ میرے انتقال کے بعد میرے گھر والوں میں جو بھی واقعہ پیش آیا مجھے اس کی خبر مل گئی، یہاں تک کہ ہماری ایک بلی جو چند دن پہلے مرگئی، اس کی خبر بھی مل گئی اور جان لو کہ چھ دن تک میری بیٹی کا انتقال ہوجائے گا، پس اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔''

حضرت سیِّدُ نا عَوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''جب صبح ہوئی تو میں نے سوچا کہ اس معاملے کی تحقیق کرنی چاہیے۔'' پھر میں حضرت سیِّدُ نا صَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر والوں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: ''خوش آمدید! کیا آپ اپنے بھائیوں کے لواحقین کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں کہ جب سے حضرت سیِّدُ نا صَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال ہوا ہے، آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائے۔'' میں نے اپنا عذر بیان کر دیا پھر میری نظر اس تھیلے پر پڑی،

میں نے اسے اتار کر چیک کیا تو جو اس میں تھا وہ نکال لیا۔ پھر میں نے جلدی سے وہ بٹوا لیا جس میں دینار تھے اور اس یہودی کو بلوایا اور اس سے پوچھا: ''کیا صَعْب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ذمے تمہارا کچھ قرض ہے؟'' اس نے کہا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے! وہ محمد (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بہترین اصحاب میں سے تھے، وہ انہیں کا ہے (یعنی اس نے اپنا قرض معاف کر دیا)۔'' میں نے کہا: ''بتاؤ گے کہ وہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں! میں نے انہیں دس دینار قرض دیئے تھے۔'' تو میں نے وہ دینار اس یہودی کے حوالے کر دیئے، اس نے کہا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تو بالکل وہی ہیں۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا ''چلو ایک بات تو پوری ہوئی۔'' پھر میں نے حضرت سیِّدُنا صَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر والوں سے پوچھا کہ ''کیا ان کے انتقال کے بعد تمہارے یہاں کوئی نیا واقعہ ہوا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں! فلاں فلاں واقعات رُونما ہوئے ہیں۔'' میں نے کہا: ''کوئی واقعہ بیان کرو؟'' انہوں نے کہا: ''چند دن ہوئے ہیں ہماری بلی مر گئی ہے۔'' تو میں نے (دل میں) کہا: ''دو باتیں ہو گئیں۔'' پھر میں نے پوچھا: ''میری بھتیجی کہاں ہے؟'' گھر والوں نے بتایا کہ ''وہ کھیل رہی ہے۔'' میں اس کے پاس گیا اور اس کو چھوا تو اسے بخار تھا۔ میں نے ان سے کہا: ''اس بچی کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھو۔'' پھر وہ بچی چھ دن بعد انتقال کر گئی۔ [1]

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

---

[1] ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الحدیث: ۲۵، ج۳، ص۳۵۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت سے ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد روح انسانی کا عالم کیا ہوتا ہے اس سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں کہ ''اس (مرنے والے کی روح) کے افعال وادراکات جیسے دیکھنا، بولنا، سننا، آنا جانا، چلنا پھرنا، سب بدستور رہتے ہیں، بلکہ اس کی قوتیں بعد مرگ اور صاف وتیز ہوجاتی ہیں، حالت حیات میں جو کام ان آلاتِ خا کی یعنی آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان سے لیتے تھے اب بغیر ان کے کرتی ہے۔ (جیسا کہ) روح کا پس ازمرگ آسمانوں پر جانا، اپنے رب کے حضور سجدے میں گرنا، نیک ہمسایوں سے نفع پانا، بد ہمسایوں سے ایذا اٹھانا، ملائکہ کا ان کے پاس تحفے لانا، ان کی مزاج پرسی کو آنا، قبر کا ان سے بزبان فصیح باتیں کرنا، زندوں کے اعمال انہیں سنائے جانا، نیکیوں پر خوش ہونا، بُرائیوں پر غم کرنا، ان کے ملنے کا مشتاق رہنا، روحوں کا باہم ملنا جلنا، اگلے اموات کا مُردہ نو کے استقبال کو آنا، اس کا گزرے قریبوں کو دیکھ کر پہچاننا، ان سے مل کر شاد ہونا، ان کا اس سے باقی عزیزوں دوستوں کے حال پوچھنا، آپس میں خوبی کفن سے مفاخرت کرنا، بُرے کفن والے کا ہم چشموں میں شرمانا، اپنے اعمال حسنہ یا سیّئہ کو دیکھنا (وغیرہ)۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁

(1) ……فتاوی رضویه (مخرجه) ج ۹، ص ۷۰۳ ملخصًا۔

﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حالات:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اسلام قبول کرنے سے پہلے مَابَہ بن بُوْذَخْشَان بن مُوْرُسَلَان بن بَہْبُوْذَان تھا اور اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے سلمان بن اسلام کہا جاتا تھا۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور رحمت عالم صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام تھے، فارسیُّ النَّسل رَامَہُرْمُزْ کی اولاد سے ہیں اور فارس کے شہر اصفہان کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ تلاش دین میں دیس چھوڑ کر پردیسی بنے، پہلے عیسائی بنے ان کی کتابیں پڑھیں۔ بہت مصیبتیں جھیلیں حتی کہ بعض عربیوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غلام بنالیا اور یہود کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ آقا نے آپ کو مکاتب کر دیا۔ حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مال کتابت ادا کر کے آپ کو آزاد کر دیا۔[2] غزوۂ اَحزاب کے سال حضور صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نشان لگا کر خندق کی نشاندہی کی (کہ اس جگہ خندق کھودنی ہے) تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں اختلاف ہو گیا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قوی وطاقتور شخص تھے، مہاجرین صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کہنے لگے: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ

[1] ......معرفة الصحابة، الرقم: ١٢٠٧ سلمان الفارسی، ج ٢، ص ٤٥٥ ۔

[2] ......مراۃ المناجیح، حالات صحابہ ترجمہ اکمال، ج ٨، ص ٣٣ ۔

تَعَالٰی عَنْہ ہم میں سے ہیں۔انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کہنے لگے: ہم میں سے ہیں۔سرکارِمدینہ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''سلمان ہمارے اہل بیت سے ہیں۔''(۱) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر ساڑھے تین سوسال ہوئی اور یہ بھی کہا گیا کہ ڈھائی سوسال ہوئی۔ ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے اور بیت المال سے ملنے والے وظیفے کوصدقہ کردیا کرتے تھے۔ (۲)

وصال:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال مدائن میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت کے آخری دور میں 35ھ میں ہوااور یہ بھی کہا گیا کہ 36ھ کے شروع میں ہوا۔ (۳)

مدائن کا نام اب سلمان پاک ہے یہ جگہ بغداد شریف سے 30 میل دور ہے ان کے ساتھ حضرت سیِّدُ نا حذیفہ بن یمان اور حضرت سیِّدُ نا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا کے مزارات ہیں۔مدینہ منورہ کے عوالی میں حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا باغ ہے اس میں دو کھجور کے درخت حضور (صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَـیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لگائے ہوئے ہیں۔(مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں:)''فقیر نے زیارت کی ہے۔'' (۴)

......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الحدیث : ۲۵۹۹،ج ۲۱،ص۴۰۸۔

......معرفۃ الصحابۃ،الرقم:۱۲۰۷ سلمان الفارسی،ج ۲،ص۴۵۵۔

......الاستیعاب، الرقم:۱۰۱۹ سلمان الفارسی،ج ۲،ص۱۹۷۔

......مراۃ المناجیح،ج ۸،ص ۳۳۔

فرامین:

حضرت سیِّدُ نا زَاذَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کو ذلیل ورسوا یا ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے، پھر تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ لوگوں سے نفرت کرتا اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور جب وہ لوگوں سے نفرت کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مہربانی وشفقت سے محروم کر دیتا ہے۔ پھر تم اس سے اس حال میں ملو گے کہ وہ سخت دل اور بدمزاج ہو جاتا ہے، جب وہ اس حالت کو پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے امانت داری سلب فرما لیتا ہے۔ اب جب تم اسے ملو گے تو اس حالت میں دیکھو گے کہ وہ لوگوں سے خیانت کرتا اور لوگ اس سے خیانت کرتے ہیں۔ جب وہ اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایمان بھی سلب فرما لیتا ہے جس کی وجہ سے وہ ملعون ہو جاتا ہے۔'' (۱)

حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک علم بہت زیادہ اور عمر بہت تھوڑی ہے لہٰذا دین کا ضروری علم حاصل کرو اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔'' (۲)

---

(۱)......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۴، سلمان الفارسی، الحدیث: ۶۴۸، ج ۱، ص ۲۶۲۔

(۲)......حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۳۴، سلمان الفارسی، الحدیث: ۲۰۶، ج ۱، ص ۲۴۶۔

{۴} رحمت بھری حکایت

توکل کو بہت عمدہ پایا:

حضرت سیِّدُنا مُغِیْرَہ بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سَلَام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے ملے اور فرمایا: ''اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاؤ تو پیش آنے والے حالات سے مجھے آگاہ کرنا اور اگر میں تم سے پہلے فوت ہو گیا تو میں تمہیں آگاہ کروں گا۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا انتقال پہلے ہو گیا تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سَلَام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابو عبداللہ! کیسے ہیں؟'' جواب دیا: ''خیریت سے ہوں۔'' پھر پوچھا: ''آپ نے کون سا عمل افضل پایا؟'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے توَکُّل کو بہت عمدہ پایا۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے تمام معاملات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دیں، اس کی رضا پر راضی رہیں اور ہر معاملہ میں اسی پر توکل و بھروسا کیا کریں میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توکل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ''صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت پر بھروسا کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو

......حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۳۴، سلمان الفارسی، الحدیث: ۶۵۵، ج ۱، ص ۲۶۴۔

......الرسالۃ القشیریۃ، باب التوکل، ص ۲۰۶۔

جائے۔"(۲) حضرت سیِّدُنا سہل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: متوکِّل کی تین علامات ہیں، (لَایَسْئَل) سوال نہیں کرتا، (لَا یَرُدُّ) کسی چیز کو رد بھی نہیں کرتا اور (لَایَحْبِسُ) اپنے پاس روکتا بھی نہیں۔(۱) اس کو آسان لفظوں میں حضرت شیخ الفضیلت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قُطبِ مدینہ ضِیاءالدِّین مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی یوں فرماتے تھے: "طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں۔" (۲)

❁❁❁❁❁❁

﴿5﴾ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حالات:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عثمان بن عفّان بن ابی العاص بن اُمَیَّہ، کنیت ابوعَمرو اور لقب ذُوالنُّورَین (دونور والے) ہے، کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں دی تھیں۔ بہت خوبصورت، عبادت گزار، باحیا اور سخی تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آغازِ اسلام ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خلفائے راشدِین (یعنی حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق، حضرت سیِّدُنا عمر فاروق، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی، حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم) میں تیسرے خلیفہ ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

......الرسالة القشيرية، باب التوكل، ص ٢٠٠۔

......سیدی قطبِ مدینه، ص ١٢۔

کو "صاحِبُ الھِجْرَتَیْن" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: "اے امیر المؤمنین! بے شک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داماد بننے کا شرف پایا ہے۔" یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: "بے شک میں ایسا ہی ہوں جس طرح تم نے کہا ہے۔"

18 ذوالحجۃ الحرام 35 ھ جمعہ کے دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کر دیئے گئے اور ہفتہ کی رات مغرب و عشا کے درمیان مقام "حَشِّ کَوْکَب" میں سپردِ خاک کئے گئے۔ (۱)

فرامین:

❁ ...... اگر تمہارے دل پاک ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلام سے تمہارا جی کبھی نہ بھرتا۔

❁ ...... اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ

(۱) ...... معرفة الصحابة، الرقم: ٣معرفة نسبة عثمان بن عفان، ج ١، ص ٧٩ تا ٨٥۔
الاصابة لابن حجر، الرقم: ٥٤٦٤ عثمان بن عفان، ج ٤، ص ٣٧٧ تا ٣٧٩۔
بیاناتِ عطاریہ، حصہ ٣، رسالہ کراماتِ عثمانِ غنی، ص ٤٣٩۔

مجھے کس کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا تو میں یہ جاننے سے پہلے ہی راکھ ہونا پسند کروں گا۔ (۱)

{۵} رحمت بھری حکایت

سبز لباس:

مُطَرِّف کہتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفَّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خواب میں دیکھا کہ سبز لباس میں ملبوس ہیں۔ میں نے پوچھا: ''یا امیر المؤمنین! کَیْفَ فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمایا۔'' میں نے پوچھا: ''کون سا دین بہتر ہے؟'' فرمایا: ''دین قیم جو خون نہیں بہاتا۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

﴿6﴾ حضرت سیِّدُنا ابو اسماعیل مُرَّۃ بن شَرَاحِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل

حالات:

حافظ ابن کثیر دِمَشْقِی نے بیان کیا کہ ''حضرت سیِّدُنا ابو اسماعیل مرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ روزانہ ایک ہزار نوافل ادا فرمایا کرتے تھے اور جب عمر رسیدہ ہو گئے

(۱)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عثمان بن عفان، ص ۱۵۴، ۱۵۵۔

(۲)......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، عثمان بن عفان.. الخ، ج ۳۹، ص ۵۳۳۔

تو400 نوافل پڑھتے تھے۔'' حارث غَنَوِی کہتے ہیں کہ ''ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اتنا طویل سجدہ کیا حتی کہ مٹی نے پیشانی کو نقصان پہنچایا۔'' 76ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔

{٦} رحمت بھری حکایت

نورانی پیشانی:

جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو اہل خانہ میں سے کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں اس حال میں دیکھا گویا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سجدہ کی جگہ چمکدار ستارے کی مانند روشن ہے، تو عرض کی: ''یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے پر کیا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''میری پیشانی کو مٹی کے نقصان پہنچانے کی وجہ سے نورانی کر دیا گیا ہے۔'' عرض کی: ''آخرت میں آپ کو کیا مقام حاصل ہوا؟'' فرمایا: ''بہترین گھر ہے، جس کے اہل یہاں سے منتقل ہوتے ہیں نہ ہی انہیں موت آتی ہے۔'' (١)

{٧} رحمت بھری حکایت

یہ بھی منقول ہے کہ انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ سجدے کی جگہ نور بن گئی ہے تو پوچھا: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہاں ہیں؟'' جواب دیا: ''میں ایسے گھر میں ہوں جس کے اہل یہاں سے کوچ کریں گے نہ انہیں موت آئے گی۔'' (٢)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم:٦٥، ج٣، ص٥٨، ٥٩۔

......البدایة والنهایة لابن کثیر، مُرَّة بن شراحیل الهمدانی، ج٥، ص٥٦٥۔

﴿7﴾ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حالات:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عمر بن عبدالعزیز بن مَر وان بن حَکَم اور کنیت ابو حَفْص ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 61ھ کو پیدا ہوئے۔ قرآن پاک بچپن ہی میں حفظ کر لیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد نے ابتدائی تعلیم کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار خلفائے راشدین میں ہوتا ہے۔ نیک سیرت، پرہیز گار، عبادت گزار، خوفِ خدا رکھنے والے اور عادل خلیفہ تھے۔ کثیر احادیث مبارکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بشارت دی تھی کہ **''میری اولاد میں سے ایک شخص کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔''** لوگ حضرت سیِّدُ نا بلال بن عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو وہ شخص سمجھ رہے تھے کیونکہ ان کے چہرے پر مسّا (بڑا تل) تھا پھر لوگوں نے دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صورت میں یہ بشارت پوری ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رجب المرجب 101ھ کو زہر کھلائے جانے کی وجہ سے وصال فرما گئے۔ [1]

......تاريخ الخلفاء، عمر بن عبدالعزيز، ص١٩٧-١٨٣۔

تهذيب التهذيب، الرقم: ٥٠٩٨ عمر بن عبد العزيز، ج٦، ص٨٣-٨١۔

فرامین:

❁...... جو شخص جھگڑے، غصے اور لالچ سے بچایا گیا وہ فلاح پا گیا۔

❁......ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اعتدال کے ساتھ رزق طلب کرو، اگر تم میں سے کسی کا رزق پہاڑ کی چوٹی پر یا زمین کے اندر ہوگا تو وہ اس کو ضرور ملے گا۔''

❁...... حضرت سیِّدُ نا جَرِیر بن عثمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے والد صاحب سے میرے بارے میں پوچھا، پھر خود ہی ارشاد فرمانے لگے ''اس کو فقہ اکبر کی تعلیم دو۔'' انھوں نے پوچھا: ''فقہ اکبر کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''قناعت اختیار کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔'' (1)

{۸} رحمت بھری حکایت

جنت عدن:

مَسْلَمَہ بن عبد الملک نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: یا امیر المؤمنین! کاش مجھے معلوم ہوتا کہ موت کے بعد دو حالتوں میں سے کون سی حالت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں؟ فرمایا: ''اے مَسْلَمَہ! میں ابھی ابھی حساب و کتاب سے فارغ ہوا ہوں، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے ابھی تک سکون نہیں ملا ہے۔'' میں نے پوچھا: آپ رَضِیَ اللّٰہُ

(1) ......تاریخ الخلفاء، عمر بن عبد العزیز، ص ۱۸۳، ۱۸۵۔

تعَالٰی عَنْہ کہاں ہیں؟ فرمایا: ''جنت عدن میں ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ہوں۔'' (۱)

{۹} رحمت بھری حکایت

استغفار کو افضل عمل پایا:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن اَبی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد گرامی کو بعد وفات خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک باغ میں موجود ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے چند سیب عطا فرمائے میں نے ان کی تعبیر اولاد سے کی۔ پھر میں نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کس عمل کو سب سے افضل پایا؟'' جواب دیا: ''اے بیٹے! استغفار کو۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ توبہ واستغفار کرنے کا معمول بنائیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو مرتبہ استغفار

---

(۱)......شرح الصدور، باب نبذ من اخبار من رای الموت، ص۲۷۶۔

(۲)......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۲۶، ج۳، ص۳۶۔

(۳)......صحیح مسلم ، کتاب الذکر..الخ، باب استحباب الاستغفار و الاستکثار منه، الحدیث: ۲۷۰۲، ص۱۴۴۹۔

کرتا ہوں ۔‘‘[۳] پیارے پیارے اسلامی بھائیو! استغفار کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مشکلات دور فرما کر ہمیں بے حساب رزق عطا فرمائے گا کہ حضور صلَّی اللہ تعَالٰی علَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے استغفار کو لازم پکڑ لیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی تمام مشکلوں میں آسانی، ہر غم سے آزادی اور بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔‘‘[۱] نیز جو اسلامی بھائی سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل ہیں وہ امیرِ اہلسنّت، شیخ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ شجرہ شریف پڑھنے کا معمول بنائیں، اس میں استغفار کے ساتھ ساتھ دیگر اوراد و وظائف بھی ہیں۔ چنانچہ عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 5 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے اپنے شجرہ کے کچھ نہ کچھ اوراد اور کم از کم 313 بار درود شریف پڑھ لیے؟

❁❁❁❁❁❁

﴿8﴾ حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن عَطِیَّہ بن حذیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ

حالات:

حضرت سیِّدُنا جَرِیر بن عَطِیَّہ بن حُذَیفہ خَطَفٰی بن بَدْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھتے ہیں، اپنے زمانے کے بہت بڑے شاعر تھے۔ 28ھ بمطابق 650ء کو یَمَامَہ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ نہایت پاک باز بزرگ تھے۔

……سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، الحدیث: ۱۵۱۸، ج۲ص۱۲۲۔

متعدد مرتبہ دمشق گئے 110ھ بمطابق 728ء میں سفرِ آخرت پر روانہ ہو گئے۔[1]

{۱۰} رحمت بھری حکایت

تکبیر کے سبب بخشش:

حافظ ابنِ کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت سیِّدُ نا جَرِیر بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ایک شخص نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ بِكَ رَبُّكَ یعنی آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔'' پوچھا: کس سبب سے؟ ارشاد فرمایا: ''اس تکبیر (یعنی اللّٰہ اکبر) کے سبب جو میں نے جنگل میں کہی تھی۔'' اس نے پھر پوچھا: فَرَزْدَق (شاعر) کا کیا ہوا؟ فرمایا: ''افسوس! وہ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔''[2]

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس پر جھوٹ باندھنا بہتان کہلاتا ہے۔ اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ برائی نہ ہونے کے باوجود اگر پیٹھ پیچھے یا رو برو وہ برائی اس کی طرف منسوب کر دی تو یہ بہتان ہوا مثلاً کسی کو پیٹھ پیچھے یا سامنے ریا کار کہہ دیا اور وہ ریا کار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو

[1] ......الأعلام للزركلی، جریر، ج ۲، ص ۱۱۹۔ البداية والنهاية لابن كثير، ج ٦، ص ۴۰۳۔

[2] ......البداية والنهاية لابن كثير، ج ٦، ص ۴۰۹۔

آپ کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو کیوں کہ ریا کاری کا تعلق باطنی امراض سے ہے لہٰذا اس طرح کسی کو ریا کار کہنا بہتان ہوا، لوگوں پر گناہوں کی تہمت لگانے والوں کے عذاب کی دل ہلا دینے والی روایت ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مناظر کا بیان فرما کر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکایا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل علیہ السَّلام سے ان کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ "یہ لوگوں پر بلاوجہ الزام لگانے والے تھے۔"[1] ہائے! ہائے! ہم نے نہ جانے زندگی میں کتنوں پر بہتان باندھے ہوں گے! آہ!

ہر جرم پہ جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں
افسوس مگر دل کی قساوت نہیں جاتی

آفتاب قادریت، مہتاب رضویت، امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں تہمت اور گالی گلوچ سے بچا کر راہ جنت پر گامزن کرنے کی سعی کرتے ہوئے مدنی انعام نمبر 33 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تہمت تو نہیں لگائی، کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلوچ تو نہیں کی؟ (کسی کو سور، گدھا، چور، لمبوں، ٹھنگوں وغیرہ نہ کہا کریں۔)

[1] ......شرح الصدور، ص ۱۸۳، ۱۸۴۔

﴿9﴾ حضرت سیِّدُنا امام مُحَمَّد بِن سِیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن

حالات:

حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سیرِ ین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن 33ھ بمطابق 653ء میں پیدا ہوئے۔ تابعی بزرگ اور بصرہ میں علوم دینیہ میں اپنے وقت کے امام تھے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے اور اونچا سنتے تھے، علم فقہ حاصل کیا اور حدیث کی روایت بھی کی، تقویٰ و پرہیزگاری اور خوابوں کی تعبیر بتانے میں مشہور تھے۔ حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فارس میں انہیں اپنا کاتب مقرر کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد حضرت سیِّدُ نا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات 110ھ بمطابق 729ء کو ہوئی۔

فرامین:

❁ ...... میں نے دنیا کی چیز پر کسی سے حسد نہیں کیا کیونکہ اگر وہ جنّتی ہے تو میں دنیا کی چیز پر اس سے کیسے حسد کرسکتا ہوں حالانکہ وہ جنت کی طرف جارہا ہے اور اگر وہ جہنمی ہے تو میں دنیا کی چیز پر اس سے کیسے حسد کرسکتا ہوں حالانکہ وہ جہنم کی طرف جارہا ہے۔[2]

❁ ...... جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کے دل میں

[1] ......الاعلام للزرکلی، ابن سیرین (محمدبن سیرین)، ج٦، ص ١٥٤ ۔

[2] ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ٦٤٤٤ محمد بن سیرین، ج٥٣، ص ٢١٦ ۔

ایک واعظ پیدا فرما دیتا ہے (جو اسے نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے)۔ (۱)

۞...... شعر اس قوم کا علم ہے جن کے پاس اس کے علاوہ دوسرا علم نہیں ہے اور شعر تو محض کلام ہے تو جو شعر اچھا ہے وہ اچھا کلام ہے اور جو برا ہے وہ برا کلام ہے۔ (۲)

{۱۱} رحمت بھری حکایت

70 دَرَجے بلند مقام پر فائز:

حَکَم بن حَجُل حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِین کے گہرے دوست تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتقال فرما گئے تو انہیں سخت صدمہ پہنچا، یہاں تک کہ ان کی اس طرح عیادت کی جانے لگی جس طرح مریض کی عیادت کی جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے بھائی کو خواب میں ایسی ایسی حالت میں دیکھا اور ان سے پوچھا: ''اے میرے بھائی! میں نے آپ کو تو خوش کن حالت میں دیکھ لیا ہے، یہ بتائیے کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ مجھ سے 70 درجے بلند مقام و مرتبے پر فائز ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''ایسا کیوں حالانکہ ہم تو آپ کو ان سے افضل گمان کرتے تھے؟'' ارشاد فرمایا: ''اس لئے کہ وہ دنیا میں بہت زیادہ رنجیدہ اور غمگین رہا کرتے تھے۔'' (۳)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

---

(۱)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم ٦٤٤٤: محمد بن سیرین، ج٥٣، ص ٢٢١۔

(۲)......المرجع السابق، ص ٢٢٤۔ (۳)......المرجع السابق، ص ٢٤٢۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دین فکرِ آخرت میں بہت زیادہ غمگین رہا کرتے تھے گویا حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت اور ارشادات ان حضرات کے پیشِ نظر ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ میٹھے مصطفٰے، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر غمگین دل سے محبت فرماتا ہے۔'' (۱)

خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں آتا ہے کہ ''آپ مسلسل رنجیدہ اور دائمی فکر میں ڈوبے رہتے تھے، آپ کو کسی پل راحت و آرام نہ تھا، اکثر اوقات خاموش رہا کرتے اور حاجت کے بغیر کلام نہ فرماتے تھے۔'' (۲)

صاحبِ خوف وخشیت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 15 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم ۱۲ منٹ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعامات پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟ اور مدنی انعام نمبر 49 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فضول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً نادم ہو کر استغفار یا درود شریف پڑھ لیا؟

❁❁❁❁❁❁

---

(۱)......المستدرک علی الصحیحین، کتاب الرقاق، ج۵، ص ۴۴۹۔
(۲)......الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب کیف کان کلام رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۳۵۔

﴿10﴾ حضرت سیّدُنا ابو سعید حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

حضرت سیّدُ نا ابو سعید حسن بن یَسار المعروف حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بصرہ کے تابعی بزرگ ہیں۔ اہل بصرہ کے امام اور اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فقیہ، فصیح، بہادر اور عبادت گزار تھے۔ 21ھ بمطابق 642ء کو مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی اور امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حکمرانوں کے پاس جا کر ان کو بھی نیکی کی دعوت دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملہ میں کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتے تھے۔

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیّدُ نا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ارشاد فرماتے ہیں: ''حضرت سیّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا کلام تمام لوگوں سے زیادہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کلام کے مشابہ تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت سے بہت ملتی جلتی تھی، بہت فصیح اللسان تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منہ سے ہر وقت علم وحکمت کے انمول موتی جھڑتے تھے۔ حجاج بن یوسف کے دور میں آپ کے اس کے ساتھ کئی واقعات پیش آئے لیکن اس کے فتنے سے محفوظ رہے۔

جب حضرت سیّدُ نا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر مسندِ خلافت پر رونق

افروز ہوئے تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خط لکھا کہ ''مجھے خلافت کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے آپ مجھے چند ایسے لوگوں کی نشان دہی فرمائیں جو اس معاملہ میں میری معاونت کریں۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جواباً ارشاد فرمایا: ''دنیاداروں کو آپ پسند نہیں کریں گے اور دیندار آپ کو پسند نہیں کریں گے۔ اس لئے آپ اس معاملہ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد طلب کریں۔''

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کثیر احادیث طیبہ مروی ہیں اور اس کے علاوہ کثیر تعداد میں آپ کے ملفوظات شریفہ بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فضائل مکہ پر ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے۔ آپ کی وفات 110 ھ بمطابق 728ء کو بصرہ میں ہوئی۔ (1)

فرامین:

❁...... اگر علما نہ ہوتے تو لوگ چوپایوں کی طرح ہوتے یعنی علما ان کو تعلیم کے ذریعے چوپائے کی حالت سے نکال کر انسانیت کی حالت میں لائے ہیں۔ (2)

❁...... علما کی سزا دل کی موت ہے اور دل کی موت اخروی عمل کے ذریعے دنیا طلب کرنا ہے۔ (3)

......الأعلام للزركلي، الحسن البصرى، ج ۲، ص ۲۲۶۔

احياء علوم الدين، كتاب العلم، الباب السادس فى آفات العلم، ج ۱، ص ۱۱۰۔

......احياء علوم الدين، باب فضيلة التعليم، ج ۱، ص ۲۸۔

......احياء علوم الدين، الباب السادس فى آفات العلم..الخ، ج ۱، ص ۸۷۔

❁......ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو جو علما کے پاس نہیں جاتا۔ (۱)

❁......جس نماز میں دل حاضر نہ ہو اس کی سزا جلدی ملتی ہے۔ (۲)

❁......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کوئی بندہ تلاوت کلام پاک کے ساتھ صبح نہیں کرتا مگر اس کا غم زیادہ اور خوشی کم ہو جاتی ہے اس کا رونا زیادہ اور ہنسنا کم ہوتا ہے اس کی تھکاوٹ اور مشغولیت زیادہ جبکہ راحت اور فراغت کم ہو جاتی ہے۔ (۳)

❁......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو شخص عورت کی (ناجائز) خواہشات پر اس کی اطاعت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم میں اوندھا ڈالے گا۔ (۴)

حسن بصری کو خوشخبری دے دو!

حضرت سیِّدُنا ابوحمزہ اسحاق بن ربیع عطَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ابوسعید! میں نے گزشتہ شب خواب میں حضور نبیِّ کریم رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنوسلیم کے قبیلہ مُرْجِیَہ کے لوگوں میں تشریف فرما ہیں اور ایک بہترین جُبّہ زیب تن فرمایا ہوا ہے۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حسن بصری آرہے ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں خوشخبری دے دو،

......احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلوۃ ،الباب الاول، ج ۱، ص ۲۰۳۔
......المرجع السابق، ص ۲۱۳۔ ......المرجع السابق، ص ۳۷۹۔
......احیاء علوم الدین، کتاب آداب النکاح، الباب الثالث ، ج ۲، ص ۵۸۔

پھر خوشخبری دے دو، پھر خوشخبری دو۔''

حضرت سیِّدُنا ابوحمزہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اتنا سننا تھا کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس شخص سے فرمانے لگے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیری آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رکھے!''

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد حقیقت بنیاد ہے کہ ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت کبھی اختیار نہیں کرسکتا۔'' (۱)

{۱۲} رحمت بھری حکایت

فکرِ آخرت اور خوفِ خدا:

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے **حضرت سیِّدُنا حسن بصری** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا کہ ان کا رنگ چمک رہا تھا، چہرہ مبارک نور بار تھا اور چہرے کی مکمل سفیدی کی وجہ سے آنسوؤں کی لڑی بھی چمک رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ''اے ابوسعید! کیا آپ کا انتقال نہیں ہوگیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' میں نے پھر پوچھا: ''انتقال کے بعد آپ کو کیا مقام ومرتبہ ملا؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ نے تو اپنی ساری زندگی فکرِ آخرت کے سبب غموں اور خوفِ خدا میں روتے ہوئے گزاردی۔'' آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''فکرِ آخرت اور خوفِ خدا کے سبب گریہ وزاری

......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۱۳۱، ج۳، ص۸۴۔

ہی کوتو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لیے نیک لوگوں کے درجات پانے کا ذریعہ بنا دیا اور ہمیں متقین کے دَرَجات پر فائز فرما دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ ہم پر ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کا بہت بڑا فضل ہے۔'' میں نے کہا: ''اے ابوسعید! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے!'' فرمایا: ''دُنیا کے اندر جولوگ سب سے زیادہ غمگین رہتے ہیں وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ خوش ہوں گے۔'' (1)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر کام چاہے اچھا ہو یا برا اس کا اثر ہمارے باطن پر ضرور پڑھتا ہے برے عمل کا اثر تو یہ ہے کہ گناہ کرتے ہی ہمارے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے جبکہ نیکیوں کا اثر بحکم قرآنی یہ ہے کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ (پ ۱۲، ھود: ۱۱۴) ترجمہ کنزالایمان: ''بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔'' چنانچہ نیکیوں کی برکت سے دل صاف وشفاف ہو جاتے ہیں اور دل کہ انسان کے جسم کا بادشاہ ہے اور بحکم حدیث ''اگر یہ درست ہو جائے تو سارا جسم ہی درست رہتا ہے۔'' اور انسان صاحب روحانیت ہو جاتا ہے پھر وہ بڑی بڑی عبادات ومجاہدات پابندی واستقامت کے ساتھ بجالاتا ہے جیسا کہ اس حکایت میں ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی ساری زندگی فکر آخرت کے سبب غموں اور خوف خدا میں روتے ہوئے گزار دی۔ پیارے اسلامی بھائیو! روحانیت حاصل کرنے کے لیے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ**

---

(1) ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۳۹، ج۳، ص۴۵۔

اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، سنتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کے لیے **مدنی انعامات** کے مطابق عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمہ دار کو جمع کروایئے۔ چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 59 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے سابقہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے ذیلی نگران کو جمع کروادیا؟ نیز مدنی انعام نمبر 60 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس ماہ جدول کے مطابق کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا؟

{۱۳} رحمت بھری حکایت

آسمانوں کے دروازے کھل گئے:

جس رات حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال ہوا، اس رات کسی نے خواب میں دیکھا کہ گویا آسمانوں کے دروازے کھلے ہیں اور ایک منادی اعلان کررہا ہے کہ ''سنو! حسن بصری **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضر ہوگئے ہیں اور وہ ان سے راضی ہے۔'' (1)

{**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

---

(1) ......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ٤١٨۔

{۱۴} رحمت بھری حکایت

جنت کے بادشاہ:

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ابوصالح کو یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ دو آدمیوں کا آپس میں بھائی چارہ تھا انہوں نے ایک دوسرے سے عہد کیا کہ ''ان میں سے جو پہلے فوت ہوگا وہ مرنے کے بعد دوسرے کو وہاں کے احوال بتائے گا۔'' پھر جب ان میں سے ایک فوت ہوگیا تو دوسرے نے اسے خواب میں دیکھ کر حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا: ''وہ جنت میں بادشاہوں کی طرح ہیں (ان کے خدام) ان کی نافرمانی نہیں کرتے۔'' پھر حضرت سیِّدُنا امام ابن سیرین رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ ''وہ جنت میں جہاں چاہیں رہتے ہیں اور اس کی نعمتوں سے جو چاہیں کھاتے ہیں۔ لیکن دونوں کے مراتب میں بڑا فرق ہے۔'' اس کے بعد خواب دیکھنے والے نے پھر پوچھا کہ ''حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟'' جواب دیا: ''فکرِ آخرت میں شدید خوف زدہ اور غمگین رہنے کی وجہ سے۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

(۱)......سیر اعلام النبلاء للذہبی، الرقم: ۶۱۳ محمد بن سرین، ج۵، ص۴۹۷۔

﴿11﴾ حضرت سیِّدُنا رَجَاء بن حَیوَة رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

حضرت سیِّدُ نا رَجَاء بن حَیْوَة رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے میں اہل شام کے بہت بڑے بزرگ، فصیح وبلیغ واعظ اور عالم تھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے دورِ گورنری اور دورِ خلافت دونوں میں ان کے مصاحب رہے۔ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے آپ کو اپنا کاتب مقرر کیا اور آپ ہی نے اسے حضرت عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا تھا۔ (۱)

مَسْلَمہ بن عبدالملک نے کہا کہ قبیلہ کِنْدَہ میں 3 اشخاص ایسے ہیں جن کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش برساتا اور دشمنوں پر غلبہ عطا فرماتا ہے: (۱) رَجَاء بن حَیْوَة (۲) عُبَادَہ بن نُسَیّ اور (۳) عدِی بن عدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم۔ (۲)

نُعَیم بن سَلَامہ کہتے ہیں: ''ملک شام میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کی اتباع مجھے حضرت سیِّدُ نا رَجَاء بن حَیْوَة رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ پسند ہو۔'' (۳)

ابواُسامہ کہتے ہیں: ''ابن عَوْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی جب اپنے پسندیدہ لوگوں کا ذکر کرتے تو حضرت سیِّدُ نا رَجَاء بن حَیْوَة رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر بھی کرتے تھے۔'' (۴)

---

(۱)......الأعلام للزركلي، رجاء بن حيوة، ج۳، ص۱۷۔

(۲)......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۲۱۶۲ رجاء بن حيوة بن جندل، ج۱۸، ص۱۰۳۔

(۳)......المرجع السابق، ص۱۰۵۔

(۴)......حلية الاولياء، رجاء بن حيوة، الرقم: ۶۷۹۴، ج۵، ص۱۹۳۔

سہیل قُطَعِی بیان کرتے ہیں کہ ابن عَون فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُ نا قاسم بن محمد، حضرت سیِّدُ نا محمد بن سیرین اور حضرت سیِّدُ نا رَجاء بن حَیْوَۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے بڑھ کر مسلمانوں میں عظمت والا کوئی انسان نہیں پایا۔'' (۱)

اَصْمَعِی کہتے ہیں کہ ابن عَوْن نے فرمایا: ''میں نے تین اشخاص ایسے دیکھے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ عراق میں حضرت سیِّدُ نا محمد بن سیرین، حجاز میں حضرت سیِّدُ نا قاسم بن محمد اور شام میں حضرت سیِّدُ نا رَجاء بن حَیْوَۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم۔'' (۲)

حضرت سیِّدُ نا رَجاء بن حَیْوَۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 112ھ بمطابق 730ء میں اس دارِفانی سے پردہ فرما گئے۔

فرامین:

۞...... حضرت سیِّدُ نا رَجاء بن حَیْوَۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں منقول ہے کہ ''اسلام کتنا حَسین ہے اور ایمان اسے مزین کرتا ہے، ایمان کتنا حَسین ہے اور تقویٰ اسے مزین کرتا ہے، تقویٰ کتنا حَسین ہے اور علم اسے زینت دیتا ہے، علم کتنا حَسین ہے اور بردباری اسے آراستہ کرتی ہے اور بردباری میں کتنا حسن ہے اور نرمی اسے زینت بخشتی ہے۔'' (۳)

۞...... بندہ جب موت کا ذکر بکثرت کرتا ہے تو اس سے حسد اور طعن وتشنیع کی عادت نکل جاتی ہے۔ (۴)

......حلیة الاولیاء، رجاء بن حیوة، الرقم: ۶۸۰۳، ج۵، ص۱۹۵۔

......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۲۱۶۲ رجاء بن حیوة، ج ۱۸، ص۱۰۷۔

......المرجع السابق، ص۱۱۱۔ ......المرجع السابق، ص۱۱۳۔

{۱۵} رحمت بھری حکایت

تھوڑی دیر کی گھبراہٹ:

حضرت سیِّدُ نا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیت المقدس کی ایک عورت کہہ رہی تھی کہ حضرت سیِّدُ نا رَجاء بن حَیْوَۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ہم نشین تھے اور وہ اچھے ہم نشین تھے۔ میں نے ان کی وفات کے ایک ماہ بعد انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوالمِقْدَ ام! کیا انجام ہوا؟'' جواب دیا: ''بہت اچھا، لیکن تمہارے بعد ہم نے ایک گھبراہٹ والی آواز اور شوروغل سنا تو سمجھے کہ قیامت قائم ہوگئی ہے (لیکن ایسا نہیں تھا)۔'' میں نے عرض کی: ''وہ آواز اور شوروغل کیسا تھا؟'' ارشاد فرمایا: ''حضرت جَرَّاح بن عبداللّٰہ حَکَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کے رفقا اپنے اعمال کے عوض ملنے والے بھاری اجر و ثواب کے ساتھ جنت میں داخل ہو رہے تھے اور جنت کے دروازے پر ان کا ہجوم ہوگیا تھا (یہ اسی کی آواز تھی)۔'' [1]

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو انسان دنیا میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے میں کامیاب ہوگیا جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی، رحمت سے بھرپور اس مقام میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی ایسی نعمتیں تیّار کی ہوئی ہیں کہ دنیا میں جن کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں، جیسا

[1] ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم:۳۷، ج۳، ص۴۳۔

کہ رحمت عالم، نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیّار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا۔''[1] ان نعمتوں کے پیش نظر ہر مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں ایسے اعمال اختیار کرے کہ جو جنت کے حصول میں معاون و مددگار ہوں۔ پیارے اسلامی بھائیو! کس قدر حیرت بالائے حیرت ہے کہ اگر ہمارا کوئی پڑوسی یا عزیز بلند و بالا کوٹھی تیّار کرلے یا بہترین کار خریدے یا کسی بھی صورت سے اپنی دنیاوی آسائش کا معیار بلند کرلے تو ہم فوراً اُس سے آگے بڑھنے کی جستجو میں مگن ہو جاتے ہیں، ایک دھن سی لگ جاتی ہے اور بسا اوقات حسد کے باعث زندگی پریشان ہو جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہم متّقی و پرہیزگار بندوں کو دیکھ کر یہ تمنّا کیوں نہیں کرتے کہ جس طرح یہ اسلامی بھائی جنت کے درجوں کی بلندی کی طرف بڑھ رہا ہے، میں بھی اسی طرح کوشش کروں، میں بھی نماز باجماعت کا پابند بنوں، قرآن پاک کی تلاوت کروں، سنتوں کا پیکر بنوں، مدنی انعامات و مدنی قافلوں کا پابند بنوں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کروں اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی برکتیں حاصل کروں۔

مت لگا دل یہاں پچھتائے گا ۔۔۔ کس طرح جنت میں بھائی جائے گا

❁❁❁❁❁❁

[1] ......صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالی یریدون ان یبدلوا کلام اللّٰہ، ج ۴، ص ۵۷۳۔

﴿12﴾ حضرت سیِّدُنا ابو یحیٰی سَلَمَہ بن کُھَیل

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ

حالات:

حضرت سیِّدُ نا سَلَمَہ بن کُھَیل بن حُصَین حَضْرَمِی تِنعی کوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔حَضْرَ مَوت میں رہتے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے13 سال پہلے 47ھ کو پیدا ہوئے۔حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر اور حضرت سیِّدُ نا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُمَا کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل کیا اور حضرت سیِّدُ نا جُنْدَب اور حضرت سیِّدُ نا ابو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُمَا سے حدیث سماعت کی۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ ذہین،ثقہ،ثبت فی الحدیث (حدیث میں پختہ) تھے۔آپ فرماتے ہیں کہ ”میں نے حضرت سیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے سر مبارک کو نیزے پر دیکھا اور سر مبارک سے یہ آواز آرہی تھی: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳۷﴾ (پ ۱،البقرۃ:۱۳۷) ترجمہ کنزالایمان:”تو اے محبوب عنقریب اللّٰہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا۔“ اور آپ کا وصال عاشورہ کے روز 121ھ کو ہوا۔ (1)

{۱٦} رحمت بھری حکایت

مہربان رب جَلَّ جَلَالُہٗ:

ابن الاَجْلَح کہتے ہیں کہ میرے والد (الاَجْلَح) نے حضرت سیِّدُ نا سلمہ بن کُھَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے کہا کہ ہم میں سے جو پہلے فوت ہو وہ خواب میں

......تاریخ مدینۃ دمشق ، الرقم:۲۶۳۴ سلمۃ بن کھیل،ج ۲۲، ص۱۱۶ تا ۱۲۸ ۔

دوسرے کواپنے دیکھے ہوئے احوال پر مطلع کردے۔ حضرت سیّدُنا سَلَمَہ بن کُہَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ، الاَجْلَح سے پہلے انتقال کر گئے ابن الاَجْلَح کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے! حضرت سیّدُنا سَلَمَہ بن کُہَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ ایک دن میرے خواب میں تشریف لائے۔ تو میں نے کہا: ''کیا آپ وصال نہیں فرماگئے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے زندہ کردیا۔'' میں نے پوچھا: ''آپ نے اپنے رب کو کیسا پایا؟'' فرمایا: ''اے ابو حُجَیَّہ! بہت ہی مہربان پایا۔'' میں نے پوچھا: ''جن اعمال کے ذریعے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے افضل کون سا ہے؟'' فرمایا: ''میں نے صلاۃ اللیل سے بہتر کوئی عمل نہیں پایا۔'' میں نے پوچھا: ''معاملہ کو کیسا پایا؟'' فرمایا: ''آسان پایا مگر آپ لوگ بھروسے پر نہ رہیں۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتہ چلا کہ بزرگانِ دین راتوں کو جاگ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ بعد نمازِ عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ ''فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔'' (۲) اسی صَلَاۃُ اللَّیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ نمازِ عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں پھر

......تاریخ مدینۃ دمشق، سلمۃ بن کھیل...الخ، ج ۲۲، ص ۱۳۲۔

......صحیح مسلم، الحدیث: ۱۱۶۳، ص ۵۹۱۔

نوافل پڑھیں اور سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے،اس وقت ایک منادی پکارے گا:''کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟''وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے۔ یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔[1] سیِّدی ومرشدی،عاشقِ رسولِ عربی،مُحِبِّ ہر سید وصحابی وولی،سنتوں کے داعی،دعوت اسلامی کے بانی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر19 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے نمازِ تہجد،اشراق وچاشت اور اوّابین ادا فرمائی؟

❁❁❁❁❁❁

﴿13﴾ حضرت سیِّدُنا ابومستھل کُمَیت بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام کُمَیْت بن زید اَسَدِی اور کنیت ابومُسْتَہِل ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے دنوں میں 60ھ کو پیدا ہوئے۔قبیلہ بنی اسد سے تعلق رکھتے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچا اپنی قوم کے سردار تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلہ بنی اسد کے خطیب،حافظ قرآن،اچھی خطاطی کرنے والے،سخاوت کرنے والے،علم الانساب کے بڑے

---

[1] ......شعب الایمان للبیہقی، الحدیث:۳۲۴۴،ج۳،ص ۱۶۹۔

ماہر، بہادر اور بہت بڑے شاعر تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پانچ ہزار سے زیادہ اشعار ہیں۔اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان میں بھی اشعار کہے ہیں۔حضرت سیِّدُ نا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان کے اشعار سے خوش ہوکر چار لاکھ درہم عطا کئے تو انہوں نے کہا کہ ''اگر آپ پسند کریں تو وہ کپڑے عطا فرما دیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم مبارک سے مَس ہیں تاکہ میں ان سے برکت حاصل کروں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے کپڑے ان کو عطا فرما دیے اور اپنا جبّہ جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز ادا فرمایا کرتے تھے وہ بھی عطا فرما دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''میں ہمیشہ ان کی دعاؤں کی برکتیں حاصل کرتا رہا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 126ھ کو مروان بن محمد کی خلافت میں ہوا۔ [1]

{۱۷} رحمت بھری حکایت

آلِ رسول کی مدح بخشش کا ذریعہ بن گئی:

ثَور بن یزید شامی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا کُمَیت بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: بخش دیا، اور میرے لئے ایک کرسی رکھی گئی مجھے اس پر بٹھایا گیا اور حکم ہوا کہ ''میں اشعار پڑھوں۔'' چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیے، جب میں اس شعر پر پہنچا:

......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۵۸۲۸ کُمَیت بن زید، ج ۵۰، ص ۲۲۹ تا ۲۴۷۔

حَنَانَیْكَ رَبُّ النَّاسِ مِنْ اَنْ یَّغُرَّنِیْ　　　كَمَا غَرَّهُمْ شُرْبُ الْحَيَاةِ الْمُصَرَّد

ترجمہ: یعنی اے لوگوں کے رب! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ زندگی کا فانی گھونٹ مجھے دھوکہ دے جیسا کہ اس نے لوگوں کو دھوکہ دیا۔''

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''کُمَیت نے سچ کہا جس طرح دوسرے لوگ دھوکے میں پڑھ گئے کُمَیْت بچا رہا۔ اے کمیت! میں نے تجھے بخش دیا کیوں کہ تو نے میری مخلوق کے بہترین لوگوں سے محبت کی اور جو شخص بھی تیرے آل محمد کی تعریف میں کہے ہوئے شعر کو پڑھے گا، میں تجھے ایک رتبہ عطا کروں گا اور آخرت میں اسے مزید بلند کردوں گا۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو دنیا کی نیرنگیاں دیکھنے کے باوجود دنیاوی زندگی کے دھوکے میں پڑھ کر اپنی موت اور قبر وحشر کو بھول جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لیے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابل مذمت ہے۔ اس دھوکے سے ہمیں خبردار کرتے ہوئے ہمارا پروردگار عَزَّوَجَلَّ پارہ ۲۲ سورۂ فاطر کی آیت نمبر ۵ میں ارشاد فرماتا ہے: ''یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔''

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے معاملات سے صحیح

......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۵۸۲۸، کمیت بن زید، ج۵۰،ص۲۴۲۔

معنوں میں آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو دنیا کے دھوکے سے بچائے۔ (اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نیز اس حکایت سے معلوم ہوا کہ آلِ رسول رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت دنیا و آخرت میں کامیابی اور حصولِ مراتب کا ذریعہ ہے۔

❁❁❁❁❁❁

﴿14﴾ حضرت سیِّدُنا ابو یحیٰی مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ نہایت متقی و پرہیز گار تھے۔ 131ھ بمطابق 748ء کو بصرہ میں فوت ہوئے۔[1] آپ کی کنیت ابو یحیٰی ہے۔ خواہشات دنیا کے تارک اور غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھتے تھے۔[2] اجرت پر مصاحف لکھا کرتے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔[3] حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے زمانے میں پیدا ہوئے اور آپ کو قابل اعتماد تابعین میں شمار کیا گیا ہے۔[4] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ توبہ سے پہلے محکمۂ پولیس میں سپاہی تھے شراب کے عادی تھے۔[5] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

---

[1] ......الاعلام للزرکلی، مالک بن دینار، ج۵، ص ۲۶۰، ۲۶۱۔

[2] ......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۰۰، مالک بن دینار، ج۲، ص ۴۰۶۔

[3] ......وفیات الاعیان، الرقم: ۵۵۱، ج۴، ص ۶۔

[4] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۷۷۹ مالک بن دینار، ج۶، ص ۱۶۲۔

[5] ......روض الریاحین، ص ۱۷۳۔

توبہ کا تفصیلی واقعہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''**نیک بننے کا نسخہ**'' صفحہ 2 تا 5 سے مطالعہ کیجئے۔

فرامین:

۞...... جس دل میں حزن وغم نہ ہو وہ ویران ہو جاتا ہے جیسا کہ کسی گھر میں کوئی رہائش پذیر نہ ہو تو وہ ویران ہو جاتا ہے۔ (۱)

۞...... ایک مرتبہ آپ سے کہا گیا: ''کیا آپ نکاح نہیں کریں گے؟'' فرمایا: ''اگر میرے بس میں ہوتا تو اپنے آپ کو بھی طلاق دے دیتا۔'' (۲)

۞...... مالِ حلال سے ایک کھجور صدقہ کرنا مجھے مالِ حرام سے ایک لاکھ صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (۳)

{۱۸} رحمت بھری حکایت

نیکوں کی مجالس کی مثل کوئی مجلس نہیں دیکھی:

حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک رفیق تھے جو ہمارے ساتھ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''یَا اَبَا یَحْیٰی! مَاصَنَعَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اے ابو یحییٰ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''بہت

......حلیۃ الاولیا، الرقم: ۲۷۵۶، ج ۲، ص ۴۰۹۔

......حلیۃ الاولیا، الرقم: ۲۷۸۳، ج ۲، ص ۴۱۴۔

......حلیۃ الاولیا، الرقم: ۲۸۱۳، ج ۲، ص ۴۲۰۔

اچھا، ہم نے اچھے عمل کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی، ہم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کی مثل کسی کو نیک نہیں دیکھا، ہم نے سلف صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الۡمُبِیۡن کی مجالس کی مثل کوئی مجلس نہیں دیکھی اور ہم نے نیکوں کی مجالس کی مثل کوئی مجلس نہیں دیکھی۔'' (۱)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول سے اچھی صحبت میسّر ہوتی ہے۔ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے کیونکہ اچھا ماحول اچھی صحبت فراہم کرتا ہے اور کون نہیں جانتا کہ اچھی صحبت کے ثمرات و برکات نہایت ہی مفید ہوتے ہیں علاّمہ جلال الدین رومی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

؎ صُحبتِ صَالِح تُرا صُالِح کُنَد　　　صُحبتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد

یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔ صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ ''نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے، دیکھو صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن سارے جہاں کے اولیا سے افضل ہیں کیوں؟ اس لیے کہ وہ صحبت یافتہ جنابِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔'' (۲) پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کا مدنی کاروان عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لیے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور روح پرور ماحول سے وابستہ ہونا بھی سعادت دارین ہے۔

(۱) ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، ،الرقم :۲۰۸، ج۳،ص۱۱۲۔

(۲) ......مراۃ المناجیح، ج۳،ص ۲۱۲۔

جنتیوں میں ہوگئے:

مَہدِی بن مَیْمُون بیان کرتے ہیں کہ جس رات حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا وصال ہوا اس رات میں نے خواب میں دیکھا گویا کوئی ندا دے رہا ہے کہ ''سنو! مالک بن دینار جنتیوں میں ہوگئے۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

✿✿✿✿✿✿

﴿15﴾ حضرت سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمر
رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ کے بلند پایہ راویانِ حدیث میں سے ایک تھے۔ کوفہ میں ان سے بڑھ کر کوئی حافظ الحدیث نہ تھا اور آپ مستند اور ثبت فی الحدیث (حدیث میں پختہ) تھے۔ (۲)

درخت کا تنا:

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے انتقال کے بعد ایک بچے نے اپنی ماں سے کہا: ''ماں! آلِ فلاں کی چھت پر جو درخت کا تنا تھا وہ آج نظر نہیں آ رہا۔'' ماں نے جواب دیا: ''بیٹا! وہ درخت کا تنا نہیں تھا بلکہ وہ حضرت سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر تھے۔ اب ان کا انتقال

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنيا، كتاب المنامات، الرقم: ۱۰۱، ج۳، ص ۷۱، ۷۲۔

2 ......الاعلام للزركلی، ابن المعتمر (منصور بن المعتمر)، ج ۷، ص ۳۰۵۔

ہو چکا ہے۔'' (۱)

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40 سال تک دن کو روزہ رکھا اور شب عبادت میں بسر کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلسل روتے رہتے تھے، ان کی والدہ محترمہ ان سے ارشاد فرماتیں: ''بیٹا! کیا تم کسی کو قتل کر بیٹھے ہو؟'' جواباً عرض کرتے: ''میں جانتا ہوں جو سلوک میں نے اپنے نفس کے ساتھ کیا ہے۔'' جب صبح ہوتی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی آنکھوں میں سُرمہ، سر میں تیل لگاتے اور ہونٹوں کو (تری سے) آراستہ کرتے پھر لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے (ایسا اس لئے کرتے تاکہ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت پر مطلع نہ ہوں)۔'' (۲)

{۹۱} رحمت بھری حکایت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات 132ھ بمطابق 750ء میں ہوئی۔ حضرت سیِّدُنا امام ابوعبداللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''قریب تھا کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کسی نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) کا سا عمل لے کر حاضر ہوتا۔'' پھر حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 60 سال اس طرح گزارے کہ رات میں

---

1 ......حلیة الاولیاء، منصور بن المعتمر، الرقم: ۶۲۶۰، ج۵، ص۴۶۔

2 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۷۹۶ منصور بن المعتمر، ج۶، ص۱۹۷۔

قیام کیا اور دن میں روزہ رکھا۔ [1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿16﴾ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ عدویہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا

حالات:

حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بنت اسماعیل عَدَوِیَّہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بصرہ کی نہایت ہی مشہور و معروف نیک خاتون تھیں۔ آپ کی جائے ولادت بصرہ ہے، عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ کے متعلق آپ کے کثیر واقعات مشہور ہیں۔ 135ھ بمطابق 752ء کو مقامِ قدس میں وصال ہوا اور مزارِ فائض الانوار ''قدس'' کے مشرقی مضافات میں ''جبلِ طور'' کی چوٹی پر بنا۔ [2]

ساری رات عبادت:

حضرت سیِّدَتُنا عَبْدَہ بنت ابوشَوَّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندی اور حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی خادمہ تھیں، آپ بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ساری رات نوافل ادا فرماتیں اور صبح صادق کی ابتدا میں مصلے ہی پر کچھ دیر نیند کرلیتیں اور جب روشنی پھیلنے لگتی تو گھبرا کر نیند سے بیدار ہو جاتیں اور فرمانے لگتیں: ''اے نفس! تو کب

---

1 ......سیر اعلام النبلاء للذھبی، الرقم: ٧٩٦ منصور بن المعتمر، ج ٦، ص ١٩٩۔

2 ......الأعلام للزركلي، رابعة العدوية، ج ٣، ص ١٠۔

تک سوتا رہے گا اور کب اُٹھے گا؟ عنقریب تو ایسی نیند سوئے گا کہ پھر قیامت تک نہ اٹھ سکے گا۔'' ساری زندگی یہی معمول رہا یہاں تک کہ اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئیں۔ [1]

فرامین:

❁...... جب بندہ نیک کام (اِخلاص کے ساتھ) کرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے عمل کے عیوب ونقائص اس پر ظاہر کر دیتا ہے پس وہ دوسرں کے عیوب کو چھوڑ کر اپنے عیوب ونقائص دور کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ [2]

❁...... میں نے جب بھی اذان سنی قیامت کے دن کے منادی کو یاد کیا اور میں نے جب بھی گرمی محسوس کی محشر کی گرمی کو یاد کیا۔ [3]

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو جن نظر آیا کرتے تھے، اور فرماتی ہیں کہ ''میں حورعین کو اپنے گھر میں آتے جاتے دیکھتی ہوں اور وہ اپنے کپڑوں سے مجھے ڈھانپ لیتی ہیں۔'' [4]

مہلت بہت تھوڑی ہے:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مُسْمَع بن عاصم کہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں اتنی بیمار ہوئی کہ نمازِ

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب التھجد ...، الرقم: ۱۱۲، ج۱، ص ۲٦۸۔
2 ......طبقات الصوفية ، الرقم: ۹٦ رابعة بنت اسماعیل ، ج ۱، ص ۲۹۱۔
3 ......المرجع السابق 4 ......المرجع السابق

تہجد ادا کرنا دشوار ہوگیا تو میں نے خواب میں دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: ''جب تمام لوگ سو رہے ہوں اس وقت تمہارا نماز پڑھنا نور ہے اور تمہاری نیند اُس نماز کی ضد ہے جو تمہارے لیے ستون ہے اور اگر تم سمجھو تو تمہاری زندگی تمہارے لیے بہت بڑی غنیمت ہے اور مہلت بہت تھوڑی ہے اور کسی کام کا عادی یا تو اس کام کے سبب فائدہ اٹھاتا ہے یا نقصان۔'' پھر وہ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا اور اذانِ فجر کے سبب میری آنکھ کھل گئی۔ (1)

{۲۰} رحمت بھری حکایت

سبز رنگ کی عمدہ پوشاک:

ان کی خادمہ بیان کرتی ہیں کہ جب وصال کا وقت قریب آیا تو مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: ''اے عَبْدَہ! میری موت کی خبر کسی کو نہ دینا، اور مجھے میرے اسی جبہ میں کفن دے دینا۔'' یہ بالوں سے بنا ہوا جبہ تھا، اسی میں آپ شب بیداری فرمایا کرتی تھیں، ہم نے اسی جبہ اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی ایک چادر میں آپ کو کفن دے دیا جسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اوڑھا کرتی تھیں۔

تقریباً ایک سال بعد میں نے انہیں خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے موٹے ریشم کی سبز پوشاک پہن رکھی تھی اور باریک ریشم کی سبز چادر اوڑھی ہوئی تھی، اس سے پہلے میں نے کبھی ایسا خوبصورت لباس نہ دیکھا تھا۔ میں نے پوچھا: ''اے رابعہ! وہ جبّہ اور اوڑھنی کہاں گئے جس میں ہم نے

---

(1) ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۲۳، ج۳، ص ۱۱۹۔

آپ کو کفن دیا تھا؟'' ارشاد فرمایا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کفن کے بدلے مجھے یہ عظیم الشان لباس عطا کر دیا گیا ہے جسے تم دیکھ رہی ہو اور میرے اس کفن کو لپیٹ کر محفوظ کر دیا گیا ہے اور مجھے اَعْلٰی عِلِّیِّیْن میں پہنچا دیا گیا ہے تا کہ قیامت کے دن اسی کفن کے بدلے مجھے پورا پورا ثواب عطا کیا جائے۔'' میں نے پوچھا: ''دنیا میں آپ اسی کرم نوازی کی خاطر عمل کیا کرتی تھیں؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے دوستوں کے لیے انعام و اکرام ہے۔'' میں نے عرض کی: ''عَبْدَہ بنت ابی کِلَاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟'' ارشاد فرمایا: ''افسوس ہم تو پیچھے رہ گئے اور وہ بلند درجات پانے میں ہم سے بھی سبقت لے گئیں۔'' میں نے عرض کی: ''وہ کیسے؟ حالانکہ لوگوں میں تو آپ کا مقام و مرتبہ ان سے زیادہ تھا۔'' ارشاد فرمایا: ''انہیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی تھی کہ ان کی صبح اور شام کس حال میں ہوتی ہے۔'' میں نے پھر پوچھا: ''حضرت سیِّدُنا ابو مالک ضُیَغْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا کیا ہوا؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ جب چاہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کر لیتے ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کا کیا حال ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''واہ واہ! ان کے تو کیا کہنے! انہیں ان کی امیدوں سے کہیں بڑھ کر عطا کیا گیا۔'' میں نے کہا: ''مجھے ایسا عمل بتایئے! جس کے سبب میں قربِ الٰہی حاصل کر سکوں۔'' ارشاد فرمایا: ''کثرت کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا کرو، عنقریب اس کی برکت سے تم قبر میں خوش حال ہو جاؤ گی۔'' (1)

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۵۱، ج۳، ص ۵۱۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُ نا سَرِی سَقَطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا جُرجانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ستّو دیکھے، جنہیں آپ پھانک رہے تھے میں نے پوچھا: ''آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟'' تو فرمایا: ''میں نے (روٹی وغیرہ) چبانے اور یہ ستّو کھا کر گزارا کر لینے کے درمیان 70 تسبیحات کا فرق پایا (یعنی اس غذا کو استعمال کرنے کی بدولت میں ستر مرتبہ زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کر لیتا ہوں) لہٰذا 40 سال سے میں نے روٹی نہیں چبائی۔''(۱) تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔''(۲) پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی زبان کو ہر وقت ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے تر رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں کثرت سے ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

{۲۱} رحمت بھری حکایت

نورانی طباق:

حضرت سیِّدُ نا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے: میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

(۱)......احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ج ۳، ص ۱۰۷۔

(۲)......المسند للامام احمد، مسند ابی سعید، الحدیث: ۱۱۶۷۴ ج ۴، ص ۱۴۱۔

تَعَالٰی عَلَیۡھَا کے حق میں دعا کیا کرتا تھا ایک دفعہ میں نے انہیں خواب میں دیکھا، فرما رہی تھیں: ''تمہارے تحائف (یعنی دعائیں اور ایصالِ ثواب) نور کے طباقوں میں ہمارے پاس آتے ہیں جو نور کے رومالوں سے ڈھانپے ہوتے ہیں۔'' [1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ ثواب فوت شدہ مرحومین کو پہنچتا ہے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم فوت شدہ مسلمانوں کو ایصال ثواب کرتے رہیں اس لئے کہ جب کوئی شخص میت کو ایصال ثواب کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام اسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں ''اے قبر والے! یہ ہدیہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔'' یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ [2]

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے فضل سے کردے چاندنا یارب

❁❁❁❁❁❁

موت کو یاد کرنے کا فائدہ

فرمانِ مصطفٰے: ''جسے موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہے قبر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔'' (جمع الجوامع، الحدیث: ۳۵۱۶، ج۲، ص۱٤)

1 ......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ٤٢٤۔

2 ......المعجم الاوسط للطبرانی، الحديث: ٦٥٠٤، ج٥، ص٣٧۔

﴿17﴾ حضرت سَیِّدُنا اَیُّوب بن مسکِین

رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِیْن

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ایوب بن مِسکین قَصَّاب تَمِیْمِی، واسطی اور کنیت ابوالعلاء ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حَنْبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل نے فرمایا: آپ اہل واسط کے مفتی تھے۔ حضرت سیِّدُنا مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ’’آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک انسان اور ثقہ (قابل اعتماد راوی) تھے۔‘‘ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا قَتادَہ، سعید مَقْبُری اور ابوسفیان وغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے علم الحدیث حاصل کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اِسحاق بن یوسف، یزید بن ہارون، خَلَف بن خلیفہ اور ھُشَیْم وغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے علم الحدیث حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 140ھ کو وصال فرمایا۔ (1)

﴿۲۶﴾ رحمت بھری حکایت

نماز روزے کی برکت:

حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوالعلاء ایوب بن مسکین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ بِكَ رَبُّكَ؟

---

(1)......میزان الاعتدال، الرقم: ۱۲۸۵ ایوب بن مسکین، ج ۱، ص ۳۰۷۔
تھذیب التھذیب،الرقم: ٦٦٥ایوب بن ابی مسکین،ج ۱،ص ٤٢٦.

یعنی آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے درگذر فرمایا۔'' میں نے پوچھا: ''کس سبب سے؟'' ارشاد فرمایا: ''روزے اور نماز کی برکت سے۔'' میں نے پھر پوچھا: ''کیا آپ نے منصور بن زاذان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ان کے محلات کو تو ہم دور سے دیکھتے ہیں۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین }

❁❁❁❁❁❁

﴿18﴾ سیِّدُنا امام اَعظم ابوحَنِیفَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

کَشْفُ الْغُمَّہ، سِرَاجُ الْاُمَّہ، اِمَامُ الْاَئِمَّہ حضرت سیِّدُ نا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا نام نعمان بن ثابت تَیْمِی اور کنیت ابو حنیفہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 70ھ میں کوفے میں پیدا ہوئے اور 150ھ میں وفات پائی۔ (2) امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا عطاء بن ابی رَباح، عَلْقَمہ بن مَرْثَد، سَلَمہ بن کُہَیل، ابو جعفر محمد بن علی، ہشام بن عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اور اس کے علاوہ دیگر بڑے بڑے تابعین سے علم حاصل کیا۔ حضرت سیِّدُ نا امام زُفَر، امام ابو یوسف، امام محمد، وکیع، عیسیٰ بن یونس، محمد بن بشر اور بے شمار علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علم حاصل کیا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1 ......موسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ٨٢، ج٣، ص ٦٥۔

2 ......نزھة القاری، ج ١، ص ١٦٥، ٢١٩۔

مجتہد فی الشرع، بہت بڑے فقیہ، صاحبِ کشف، پرہیزگار، سخاوت کرنے والے اور مسائل میں گہری نظر رکھتے تھے۔[1] امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے متعدد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی اور روایات بھی سنیں۔ جن کے نام یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک، جابر بن عبد اللّٰہ، عبد اللّٰہ بن حارث بن جَزْء زُبَیْدِی، عبد اللّٰہ بن اَبی اَوْفٰی، وَاثِلہ بن اَسْقَع، عبد اللّٰہ بن اُنَیْس اور مَعْقِل بن یَسار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔[2] اس کے علاوہ ابو طُفَیْل عامر بن وَاثِلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ایک صحابیہ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ بنت عَجْرَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملاقات کی اور روایت بھی سنی۔[3] امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ریشم کے کپڑوں کا کاروبار کرتے تھے۔ امام عبد الرزاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں جب بھی امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتا تو آپ کی آنکھوں اور گالوں میں رونے کے آثار ہوتے۔''[4] حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ارشاد فرماتے ہیں کہ ''تمام لوگ فقہ میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے محتاج ہیں۔'' ابراہیم بن عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑا فقیہ اور پرہیزگار نہیں دیکھا۔''[5]

---

1 ......تہذیب التہذیب، الرقم: ۷۴۳۳ النعمان بن ثابت، ج ۸، ص ۵۱۶، ۵۱۷۔

2 ......مناقب الامام الاعظم للموفق، الجزء الاول، ص ۲۹، ۳۶۔

3 ......مناقب الامام الاعظم للکردی، الجزء الاول، ص ۱۲، ۱۹۔

4 ......مناقب الامام الاعظم للموفق، الجزء الاول، ص ۱۹۸، ۲۱۴۔

5 ......تاریخ بغداد، الرقم: ۷۲۹۷ النعمان بن ثابت، ج ۱۳، ص ۳۴۵، ۳۴۷۔

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جس کا دل ہم سے تنگ ہو اس کے لیے ہمارا دل کشادہ فرما۔'' (۱)

❁...... حضرت سیِّدُنا امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے شاگرد رشید یوسف بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزت دینا، شرفا کی عزت اور اہل علم کی تعظیم و توقیر کرنا، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں سے پیار ومحبت کرنا، عام لوگوں سے تعلق قائم کرنا، تاجروں سے پیار ومحبت سے پیش آنا، اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، سلطان کی اہانت کرنے سے بچنا، کسی کو بھی حقیر نہ سمجھنا، اپنے اخلاق وعادت میں کوتاہی نہ کرنا، کسی پر اپنا راز ظاہر نہ کرنا۔'' (۲)

مدنی التجا: اِمَامُ الْاَئِمَّہ سِرَاجُ الْاُمَّہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے مزید فرامین اور نصیحتوں کو جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 43 صفحات پر مشتمل رسالہ ''امام اعظم کی وصیتیں'' کا مطالعہ کیجئے۔

{۲۳} رحمت بھری حکایت

مجھے بخش دیا:

حضرت سیِّدُنا جعفر بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت

---

❶......تاریخ بغداد، الرقم: ۷۲۹۷ النعمان بن ثابت، ج ۱۳، ص ۳۵۱۔

❷......مناقب الامام الاعظم للکردی، الجزء الثانی، ص ۸۹۔

سَیِّدُ نا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: ''مجھے بخش دیا گیا۔'' [1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿19﴾ حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمَہ مِسْعَربن کِدَام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پورا نام مِسْعَر بن کِدَام بن ظُھَیْر بن عُبَیْد بن حارث ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عراق کے شیخ تھے۔ حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں جب کسی معاملہ میں اختلاف ہوتا تو ہم حضرت سیِّدُ نا مِسْعَر بن کِدَام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتے۔ حضرت سیِّدُ نا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُ نا مِسْعَر بن کِدَام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 152ھ بمطابق 769ء کو مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں وفات پائی۔ [2]

فرامین:

❁ ...... میری یہ خواہش ہے کہ میں رونے والی غمگین آواز کو سنوں۔

---

[1] ......الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، المجلس الثانی والثلاثون، ص ۱۷٤۔

[2] ......سیر اعلام النبلا، الرقم: ۱۰۵٦ مسعر بن کدام، ج ۷، ص ۱۲۷۔

حلیۃ الاولیا، الرقم: ۳۸۹ مسعر بن کدام، ج ۷، ص ۲٤٦، ۲۵۰۔

۞......بے شک جنت اور دوزخ بنی آدم کے ذکر کو سنتی ہیں جب بندہ یہ دعا کرتا ہے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔ تو جنت کہتی ہے: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اسے پہنچادے۔'' اور جب بندہ یہ دعا کرتا ہے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں تو جہنم کہتی ہے: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی حفاظت فرما۔'' جب بندہ ان دونوں کو یاد نہیں کرتا تو فرشتے کہتے ہیں: ''لوگ دو عظیم چیزوں سے غافل ہوگئے۔'' (۱)

{۲۴} رحمت بھری حکایت

اہل آسمان کی خوشی:

حضرت سیِّدُنا مُصعَب بن مِقدَام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دست اقدس تھاما ہوا ہے اور دونوں طوافِ خانۂ کعبہ میں مصروف ہیں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مِسْعَر بن کِدَام انتقال کر گئے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں اور ان کی وفات پر اہل آسمان کو خوشی حاصل ہوئی۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین}

---

1 ......حلیة الاولیا، الرقم ۳۸۹ مسعر بن کدام، ج ۷، ص ۲۵۶۔

2 ......حلیة الاولیاء، مِسعَر بن کِدام، الرقم: ۱۰۳۷۵، ج۷، ص ۲۴۷۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے نیاز میں دعا گو ہیں:

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے　　یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا　　فرش سے ماتم اٹھے وہ طیّب و طاہر گیا

(حدائقِ بخشش)

❁❁❁❁❁❁

(20) حضرت سیِّدُنا ابو عَمرو امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَـیْہ

حالات:

امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَـیْہ کا نام عبدالرحمٰن بن عَمرو بن ابو عَمرو یُحمَد، کنیت ابو عَمرو اور دِمَشق کی ایک مشہور جگہ اوزاع کی وجہ سے اَوزاعی کہلائے 88ھ کو پیدا ہوئے۔ جلیل القدر ائمۂ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰـہُ السَّلَام سے علم حدیث حاصل کیا جن میں چند نام یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا قَتَادَہ، حضرت سیِّدُنا عَطاء بن ابی رَباح، حضرت سیِّدُنا نافع، حضرت سیِّدُنا امام زُہری، حضرت سیِّدُنا محمد بن سِیرِین رَحْمَۃُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَـیْھِمْ اَجْمَعِیْن اور حضرت سیِّدُنا امام مالک، حضرت سیِّدُنا شُعبہ، حضرت سیِّدُنا امام ثَوری، حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰـہ بن مبارک، حضرت سیِّدُنا امام عبدالرزاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم جیسے بڑے بڑے ائمۂ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ملک شام میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر سنت کا کوئی عالم نہ تھا۔ اہل شام فتوی لینے میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً 70 ہزار مسائل کے جوابات دیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے، حق بات کہتے اور مشکل معاملات سے نہیں گھبراتے تھے۔ آخری عمر میں لبنان کے شہر بیروت آ گئے تھے اور یہیں 158 ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ (۱)

فرامین:

- ...... مومن بات کم اور عمل زیادہ کرتا ہے اور منافق بات زیادہ اور عمل کم کرتا ہے۔
- ...... جو ساعت بھی بندہ دنیا میں گزارے گا، کل بروز قیامت (دنیاوی دنوں اور لمحوں کے اعتبار سے) ہر روز اور ہر لمحہ بندہ پر پیش کی جائیں گی تو جو ساعت اس نے بغیر ذِکْرُاللہ کے گزاری ہو گی اسے دیکھ کر اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اس پر حسرت طاری ہو گی، تو اب بندہ غور کر لے کہ اس وقت کیا کیفیت ہو گی جب ہر دن اور رات، ہر ساعت اس پر پیش کی جائے گی۔
- ...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ ''پانچ چیزیں ایسی ہیں جن پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے لوگ کاربند ہیں: جماعت کو لازم پکڑنا، سنت کی پیروی کرنا، مسجد آباد کرنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (۲)

---

1 ......تهذيب التهذيب، الرقم: ٤٠٧٨ عبدالرحمن بن عمرو، ج ٥، ص ١٤٨، ١٥٠۔

2 ......حلية الاولياء، الرقم: ٣٥٤ ابوعمرو الاوزاعى، ج ٦، ص ١٥٢، ١٥٣۔

﴿۲۵﴾ رحمت بھری حکایت

علما کا درجہ:

یزید بن مَذْعُور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابو عَمْرو! کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جس کے ذریعے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرسکوں۔'' ارشاد فرمایا: ''میں نے یہاں علما کے درجہ سے بڑا درجہ نہیں دیکھا اور ان کے بعد غمزدہ لوگوں کا درجہ ہے۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین اور علمائے حق کے بے شمار فضائل ہیں اور علمِ دین کے باعث عالم عوام سے افضل ہوتا ہے مگر افسوس کہ آج کل علمِ دین کی طرف ہمارا رجحان بالکل کم ہوتا چلا جارہا ہے۔ آج اپنے ہونہار بچوں کو مغربی تعلیم ضرور دلائی جاتی ہے مگر سنّتوں کی تربیت کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ ذہین بچہ کے بارے میں ہر ماں کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ میرا بچہ ڈاکٹر بنے ہر باپ کی تمنّا ہوتی ہے کہ میرا لال انجینئر بن جائے۔ بچہ اگر زیادہ ذہین ہو تو مزید اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لیے امریکا، لندن وغیرہ کے کافروں کے سپرد کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ مگر آہ!

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۳۹۰۷، عبد الرحمن بن عمرو بن یُحمَد ابی عمرو ابو عمرو الاوزاعی، ج ۳۵، ص ۲۲۹۔

عدم دلچسپی ہے تو اسلامی ماحول ودرسگاہوں سے ہے ۔ اگر بچہ بالفرض زیادہ شرارتی ہے یا معذور ہے تو بعض اوقات جان چھڑانے کے لیے ناچار کسی درس گاہ میں داخل کروادیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علم اور علما کی تعظیم کرنے اوراخلاص کے ساتھ علمِ دین سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

❁❁❁❁❁❁

﴿21﴾ حضرت سیِّدُنا ابو بسطام امام واسِطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا ابو بِسطام شُعبہ بن حجَّاج بن وَرُد عتَکی وَاسِطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی حدیث کے بہت بڑے امام تھے، حافظہ، عقل وفہم اور پختگی میں اپنی مثال آپ تھے۔ 82ھ بمطابق 701ء کو مقامِ واسِط میں پیدا ہوئے اور وہیں جوان ہوئے۔ پھر پوری زندگی بصرہ میں رہائش پذیر رہے۔ حتی کہ 160ھ بمطابق 776ء کو بصرہ میں انتقال فرما گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عراق میں محدثین کے مراتب کی جانچ پڑتال کی اور ضعیف اور متروک راویوں کو ظاہر کیا۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں: ''حدیث کے معاملہ میں حضرت سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ تنہا ایک جماعت کے قائم مقام ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''اگر

حضرت سیِّدُ ناشُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نہ ہوتے تو عراق میں حدیث کی معرفت نہ پہنچتی۔'' حضرت سیِّدُ ناشُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے ادیب اور شاعر بھی تھے۔ حضرت سیِّدُ ناامام اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''ہم نے علمِ شعر میں حضرت سیِّدُ ناشُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں دیکھا۔'' (1)

{۲۶} رحمت بھری حکایت

خدمت حدیث کے سبب مغفرت ہوگئی:

حضرت سیِّدُ ناعبدالقدُّوس بن محمد الحَبْحَابِی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے حضرت سیِّدُ ناشُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے انتقال کے 7 دن بعد خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت سیِّدُ نامِسْعَر بن کِدَام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں اور ان دونوں پر نور کی قمیصیں ہیں۔ میں نے پوچھا: ''اے ابو بِسطام! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔'' میں نے پوچھا: ''کس سبب سے؟'' ارشاد فرمایا: ''روایتِ حدیث میں سچائی سے کام لینے، اس کی نشر و اشاعت اور اس معاملے میں امانت کا حق ادا کرنے کے سبب۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے (جن کا ترجمہ یہ ہے):

(۱)...... مجھے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے جنت میں ایک محل عطا فرمایا جس کے ایک ہزار دروازے ہیں اور وہ چاندی اور جواہرات سے بنے ہوئے ہیں۔

(۲)...... مجھے جنت میں خالص شراب (طَہُور)، خالص سونے کا زیور اور جگمگاتا

1......الأعلام للزركلي، شعبة بن الحجاج، ج ٣، ص ١٦٤۔

تاج عطا کیا گیا ہے۔(۳)......میرے لئے شراب طَہُور کے ساتھ پھل کے بجائے حوروں کا بوسہ تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خاص طور پر مجھے عقیق (یعنی سرخ ہیروں) کا ایسا محل عطا ہوا ہے جس کی مٹی عنبر کی ہے۔(۴)......اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے تمام علوم کے ماہر شُعبہ! میرے قرب سے لطف اندوز ہو کیونکہ میں تم سے اور شب بیداری کرنے والے اپنے بندے مِسْعَر سے راضی ہوں۔ (۵)......مِسْعَر کے لیے یہ اعزاز کافی ہے کہ وہ عنقریب میری زیارت کرے گا۔ میں اسے اپنا قرب عطا کروں گا تو وہ بلا حجاب میرا دیدار کرے گا۔''[1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿22﴾ حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔[2] 97ھ بمطابق 716ء کو کوفہ میں پیدا ہوئے۔ وہیں زندگی گزاری۔ علوم دینیہ اور تقویٰ و پرہیز گاری

1 ......سیر اعلام النبلاء للذہبی ،الرقم: ۱۰۸۱ شعبة بن الحجاج بن الورد، ج ۷،ص ۱٦۷۔

2 ......علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے حدیث کے راویوں کے درجہ، فہم کی قوت اور کثرت حفظ وغیرہ کی بنا پر ان کے کچھ القاب رکھے ہیں اور وہ یہ ہیں:

(i)......مُسنِد: جو حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ روایت کرے خواہ وہ حدیث کی مراد جانتا ہو یا نہ جانتا ہو

(ii)......محدِّث: جو روایت و درایت کے اعتبار سے حدیث میں مشغول ہو اور اس نے راویوں کے ناموں کو جمع کیا ہو اور وہ اپنے زمانے میں کثیر راویوں اور روایات پر مطلع ہو اور اس معاملے............

میں اپنے زمانے کے امام تھے۔عباسی خلیفہ منصور نے آپ کو گورنر بنانا چاہا لیکن آپ نے انکار کردیا۔144ھ بمطابق 761ء میں کوفہ سے تشریف لے گئے اور پہلے مکہ مکرمہ پھر مدینہ منورہ زَادَھُمَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں رہائش پذیر ہوگئے۔ پھر خلیفہ مَہدِی نے آپ کو اپنے عہد میں طلب کیا مگر آپ رُوپوش ہوگئے۔ پھر حرمین شریفین سے بصرہ تشریف لے گئے اور وہیں 161ھ بمطابق 778ء کو گمنامی کی حالت میں انتقال فرماگئے۔حدیث میں دو کتابیں "جامع کبیر"اور "جامع صغیر" اورعلم فرائض میں ایک کتاب تالیف فرمائی۔(1)

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قوت حافظہ میں اعلیٰ نمونہ تھے،خود فرماتے ہیں:

......میں وہ نمایاں وممتاز ہو حتی کہ اس بارے میں اس کی کتابت اورضبط مشہور ومعروف ہو۔

(iii)......حافظ الحدیث:وہ محدث جو ایک لاکھ احادیث کی اسانید ومتون کا عالم ہو۔

(iv)......حُجَّت فی الحدیث:وہ محدث جسے تین لاکھ حدیثیں اسانید ومتوں کے ساتھ یاد ہوں۔

(v)......حاکِم فی الحدیث :وہ محدث جسے جملہ احادیث مرویہ اسانید ومتون کے ساتھ یاد ہوں اور وہ راویوں کے حالات سے پوری طرح واقف ہو۔

(vi)......امیر المومنین فی الحدیث:جو حفظ واتقان کے اعتبار سے علم حدیث میں فائق ہو اس منصب پر فائز بعض کے نام یہ ہیں:حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری،حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مبارک، حضرت سیِّدُ ناامام احمد بن حنبل،حضرت سیِّدُ ناامام بخاری،حضرت سیِّدُ نا مسلم،حضرت سیِّدُ نا حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی اورمجدد اعظم،سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِم۔

(نصابِ اصول حدیث،ص ۲۰_تذکرۃ الحفاظ،ج ۱،ص ٤-۳_جامع الاحادیث ،ج ۱،ص ٤۰۷)

1......تہذیب التہذیب، الرقم: ۲۵۱۹ سفیان بن سعید،ج ۳، ص ۳۹۹_الاعلام للزرکلی، سفیان الثوری،ج ۳،ص ١٠٤

’’میں نے جو بات بھی یاد کی اسے بھولا نہیں۔‘‘

❁...... جو نیک کام میں حرام مال خرچ کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو پیشاب سے کپڑے کو پاک کرتا ہے، کپڑا پانی سے ہی پاک ہوتا ہے اور گناہوں کو صرف حلال ہی مٹاتا ہے۔ (۱)

﴿۲۷﴾ رحمت بھری حکایت

روزانہ دومرتبہ دیدار الٰہی:

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ’’مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟‘‘ فرمایا: ’’مجھ پر رحم فرمایا۔‘‘ پوچھا گیا: ’’حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا کیا حال ہے؟‘‘ ارشاد فرمایا: ’’وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو ہر روز دومرتبہ اپنے رب عزوجل کے ہاں حاضر ہوتے ہیں۔‘‘ (۲)

﴿۲۸﴾ رحمت بھری حکایت

طلب حدیث کے سبب بخشش:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علی بن بُدَیل نے کہا کہ میں نے حضرت سیدنا

---

1 ......الأعلام للزركلي، سفيان الثوري، ج ٣، ص ١٠٥۔
كتاب الكبائر للذهبي، الكبيرة الثامنة والعشرون، ص ١٣٥۔

2 ......احياء علوم الدين، باب منامات المشائخ، ج ٥، ص ٢٦٦۔

سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا صُنِعَ بِکَ یعنی آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے طلب حدیث کے سبب میری بخشش فرمادی۔'' (1)

{۲۹} رحمت بھری حکایت

سرکار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قرب:

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافُعِلَ بِکَ یعنی آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟'' جواب دیا: ''میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے جاملا ہوں۔'' (2)

{۳۰} رحمت بھری حکایت

تقویٰ کے سبب نجات:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن حمَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوخواب میں دیکھا کہ جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت تک اُڑتے پھر رہے

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ٤٦، ج٣، ص ٤٩۔

2 ......المرجع السابق، الرقم: ٤٥۔

ہیں تو عرض کی: ''اے ابو عبداللہ! آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟'' فرمایا: ''تقویٰ و پرہیز گاری کی وجہ سے۔'' پھر پوچھا: حضرت سیِّدُنا علی بن عاصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کیا حال ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ ہم سے اتنے بلند ہیں کہ ہم انہیں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے زمین سے ستارے کو دیکھا جاتا ہے۔'' (۱)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تقویٰ کہتے ہیں ہر اس چیز سے بچنا جس سے دین کو نقصان پہنچنے کا خوف و اندیشہ ہو۔ تقویٰ ایک ایسی خصلت ہے کہ جو اسے اختیار کر لیتا ہے دنیا و آخرت کی بھلائیاں اس میں جمع ہو جاتی ہیں، خدائے احکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ نے اگلے پچھلے تمام لوگوں کو تقویٰ و پرہیز گاری کی تاکید فرمائی ہے اور جا بجا اس کا عام حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَ اِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ'' (پ۵، النساء: ۱۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ کے ساتھ، تم سب آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہو اور وہ مٹی سے بنائے گئے ہیں۔'' (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (تعلیم امت کے لئے) اس طرح دُعا مانگا

(۱)......المرجع السابق، باب ما روی من الشعرفی المنام، الرقم: ۲۷۵، ص ۱۳۵۔

(۲)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶، ج ۱۸، ص ۱۳، مفہوماً۔

کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَ الْغِنٰی یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔''[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

{۳۱} رحمت بھری حکایت

دوسرا قدم جنت میں:

حضرت سیِّدُنا امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہَوَازِن قُشَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''میں نے پہلا قدم پل صراط پر رکھا اور دوسرا جنت میں۔''[2]

{۳۲} رحمت بھری حکایت

رات میں عبادت کے سبب بخشش ہوگئی:

ابو حاتم رازی کہتے ہیں قَبِیْصَہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: میں نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو بلا حجاب دیکھا۔ اس نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابن سعید!

1 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب التعوذ من شر ما عمل الخ، الحدیث: ۲۷۲۱، ص ۱۴۵۷۔

2 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۲۔

مبارَک ہو! میں تجھ سے راضی ہوں کیونکہ جب رات ہوجاتی تھی تم آنسوؤں اور رقت قلبی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے۔ (جنت) تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور میری زیارت کرو کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔'' [۱]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

﴿23﴾ حضرت سیِّدُنا ہَمَّام بن یَحْیٰی بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی

حالات:

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ کا نام ہَمَّام بن یحیٰ بن دینار العَوْذِی، المُحَلِّمی، البصری، کنیت ابوبکر ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ ابوعبداللّٰہ ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ نے حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡہ کے غلام نافع اور حضرت سیِّدُ ناامام حسن بصری، انس بن سِیْرِ ین، عطاء بن ابی رَباح، قتادہ، ثابت بُنانی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡھُم اور ان کے علاوہ کثیر ائمۂ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت سیِّدُ ناسفیان ثَوری، حضرت سیِّدُ ناابن مبارک، وَکِیع، عبدالرحمٰن بن مَہدِی، ابوداود، شَیْبَان بن فَرُّوْخ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡھِم اور اس کے علاوہ خلقِ کثیر نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ حدیث کے معاملے میں قابل اعتماد تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیۡہِ نے 164ھ کو رمضان المبارک کے مہینے میں وصال فرمایا۔ [۲]

---

1 ......حلیة الاولیاء، سفیان الثوری، الرقم: ۹۷۰۰، ج۷، ص ۷۷۔

2 ......سیراعلام النبلاء، الرقم: ۱۰۹۴ ھمام بن یحیی، ج ۷، ص ۲۲۸-۲۲۵۔

{۲۳} رحمت بھری حکایت

احسان جتانے والا جہنّم میں:

مُؤمّل بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ ناھَمَّام بن یحییٰ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: بخش دیا اور مجھے جنت میں داخل فرمایا اور عَمْرو بن عُبَیْد کو جہنم میں جانے کا حکم دیا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں یہ یہ کہا کرتا تھا اور اس کی مشیت کو جھٹلاتا تھا اور دو رکعت نماز پڑھنے کے ذریعے احسان جتاتا تھا۔ [1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ابن یحی پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

{24} حضرت سیِّدُنا داوٗد بن نُصَیر طائی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه

حالات:

حضرت سیِّدُ نا ابوسلیمان داوٗد بن نُصَیْر طائی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه صوفی امام تھے۔ عبّاسی خلیفہ ''مہدی'' کے دور کے ہیں، آبائی وطن خُراسان ہے جب کہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی ولادت کوفہ میں ہوئی۔ طلب علم میں بغداد کا سفر کیا، سِرَاجُ الْاُمَّہ، کَاشِفُ الْغُمَّہ حضرت سیِّدُ نا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه اور

---

1 ......میزان الاعتدال، الرقم: ٦٨٤٤عمرو بن عبیدبن باب، ج ٣،ص ٢٦٨۔

دیگر ائمۂ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے اکتساب علم کیا پھر کوفہ میں گوشہ نشینی اختیار فرمالی اور ساری زندگی عبادت میں گزار دی یہاں تک کہ 165 ھ بمطابق 781ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک ہم عصر عالم بیان کرتے ہیں کہ ''اگر حضرت سیِّدُنا داؤد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پچھلی امتوں میں ہوتے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ضرور ان کا کوئی واقعہ (قرآن مجید میں) بیان فرماتا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اپنے زمانے کے حکمرانوں اور علمائے دین کے ساتھ کئی اہم واقعات منقول ہیں۔ (1)

فرامین:

❁...... دنیا سے اس طرح دور رہو جس طرح درندے سے دور رہتے ہو۔

❁...... اکثر فرمایا کرتے: ''زہد کے لیے یقین کافی ہے، عبادت کے لیے علم کافی ہے اور کسی کام میں مشغول ہونے کے لیے عبادت کافی ہے۔''

❁...... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''دنیا کو اس ایک دن کی طرح بناؤ جس میں روزہ رکھو اور افطار موت پر کرو۔'' (2)

{۳۴} رحمت بھری حکایت

آخرت کی بھلائی:

حضرت سیِّدُنا ابو بکر عبد اللّٰہ بن محمد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1......الأعلام للزركلي، ابو سليمان الطائي، ج ٢، ص ٣٣٥۔

2......حلية الاولياء، الرقم: ٣٩٣داود بن نصير الطائي، ج ٧، ص ٣٩٩۔

تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حَفْص بن بُغَیْل مُرْھِبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوسلیمان! آپ نے آخرت کی بھلائی کو کیسا پایا؟'' فرمایا: ''آخرت میں تو بھلائی ہی بھلائی ہے۔'' میں نے پھر پوچھا: ''آپ کہاں تک پہنچے؟'' فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بھلائی تک پہنچ چکا ہوں۔'' پھر میں نے حضرت سیِّدُ نا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے متعلق پوچھا جو بھلائی اور بھلائی والوں سے محبت کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُ نا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکرا کر فرمایا: ''انہیں بھلائی نے بھلائی والوں تک پہنچا دیا۔'' (۱)

{۳۵} رحمت بھری حکایت

استقبال کے لیے جنت سجائی گئی:

حضرت سیِّدُ نا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُ نا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی رات میں نے خواب میں نور کی بارش اور آسمان سے فِرِشتوں کو نیچے اترتے اور اوپر چڑھتے دیکھا تو پوچھا: ''آج کون سی رات ہے؟'' انہوں نے کہا: ''آج رات حضرت داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے استقبال کے لیے جنت سجائی جا رہی ہے۔'' (۲)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین }

---

1 ......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ٦٤، ج٣، ص ٥٨۔

2 ......الرسالة القشیریة، باب رؤیا القوم، ص ٤٢٠۔

﴿25﴾ حضرت سیّدُنا حَمَّاد بن سَلَمَہ بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا نام حَمَّاد بن سَلَمَہ بن دینار بصری اور کنیت ابو سَلَمَہ ہے۔ حضرت سیّدُنا حُمَیْدُ الطَّوِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَکِیل آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے ماموں اور استاذ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ ثقہ (قابلِ اعتماد راوی)، فصیح کلام کرنے والے، کثیر احادیث روایت کرنے والے اور بصرہ کے مفتی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے تلاوتِ قرآن، اخلاص واستقامت کے ساتھ عمل اور بھلائی کے کام کرتے تھے۔ حضرت سیّدُنا شِہاب بن مُعَمَّر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیّدُنا حَمَّاد بن سَلَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ ابدالوں میں شمار کئے جاتے تھے۔'' آپ کا انتقال ذوالحجہ 167 ھ کو مسجد میں نماز کی حالت میں ہوا۔ [1]

فرامین:

✿...... اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میرا حساب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لے یا میرے والدین، تو میں یہ اختیار کروں گا کہ میرا حساب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لے کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین سے زیادہ مجھ پر رحم فرمانے والا ہے۔

✿...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: ''اگر تجھے حاکم بلائے کہ تو اس کو [illegible] تو اس کے پاس مت جانا۔'' [2]

---

❶...... تهذيب التهذيب، الرقم: ١٥٥٨ حمّاد بن سلمة، ج ٢، ص ٤٢٦-٤٢٣۔
ميزان الاعتدال، الرقم: ٢٥٠٢، حمّاد بن سلمة، ج ١، ص ٥٧٧۔

❷...... حلية الاولياء، الرقم: ٣٧٢ حمّاد بن سلمة، ج ٦، ص ٢٧٠۔

﴿۳۶﴾ رحمت بھری حکایت

جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائی:

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُ ناحمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَاذَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''بخش دیا، مجھ پر رحم فرمایا اور جنت الفردوس میں مجھے جگہ عطا فرمائی۔'' میں نے کہا: ''کس سبب سے؟'' فرمایا: ''یہ کلمات کہنے کے سبب: یَاذَا الطَّوْلِ، یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، یَاکَرِیْمُ اُسْکُنِّی الْفِرْدَوْسَ۔ ترجمہ: اے بڑے انعام والے، اے عظمت و بزرگی والے، اے سب خوبیوں والے، مجھے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما۔ پس اس نے مجھے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائی۔'' [1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿26﴾ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح بن حَیّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقیہ، زاہد اور عبادت گزار تھے اور روایت حدیث میں ثقہ ومعتمد راوی اور حافظ الحدیث ہیں۔ یحیٰ بن بُکَیْر کہتے ہیں کہ ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ ''غسلِ میت کا طریقہ بیان فرما دیجیے مگر آپ

1 ......موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۳۴۰، ج۳، ص ۱۵۷۔

رونے کی وجہ سے بیان پر قادر نہ ہوسکے۔'' وکیع کہتے ہیں آپ، آپ کی والدہ اور بھائی حضرت سیِّدُ ناعلی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عبادت کے لیے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا (کہ رات کا ایک تہائی آپ، ایک تہائی آپ کی والدہ، اور ایک تہائی آپ کے بھائی عبادت کرتے تھے) جب آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو دونوں بھائیوں نے رات کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا۔ پھر جب آپ کے بھائی کا انتقال ہوگیا تو آپ پوری رات عبادت کرتے تھے۔ (۱)

حضرت سیِّدُ نامحمد بن عبداللّٰہ بن نُمَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حافظ ابو نُعَیْم کہا کرتے تھے: ''میں نے حضرت سیِّدُ ناحسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ آج تک کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس سے کسی معاملہ میں کوئی خطا نہ ہوئی ہو۔'' (۲)

169 ھ بمطابق 786ء کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیائے ناپائیدار سے سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے۔ (۳)

فرامین:

❁ ...... نیک عمل بدن میں قوت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی کا سبب ہے اور برا عمل بدن میں کمزوری، دل کی سیاہی اور بینائی سے محرومیت کا سبب ہے۔

---

(1) ......تذکرة الحفاظ، ج ۱، ص ۱۵۹۔

تھذیب التھذیب، الرقم: ۱۳۰۷ حسن بن صالح، ج ۲ ،ص ۲٦٦۔

(2) ......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم: ٤٤٨ الحسن بن صالح، ج ۳،ص ۱٤۷۔

(3) ......تھذیب التھذیب،الرقم: ۱۳۰۷ حسن بن صالح، ج ۲،ص ۲٦۷۔

﴾......بعض اوقات شیطان کسی کے لیے برائی کا ایک دروازہ کھولنے کے لیے اچھائیوں کے 99 دروازے کھول دیتا ہے۔ [1]

﴾......اسحاق بن خَلَف کہتے ہیں ایک مرتبہ میں آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ بازار گیا۔ دیکھا کہ لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہیں تو آپ رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: ''لوگ اپنے اپنے معاملات میں مشغول ہیں حتی کہ اسی حالت میں انھیں موت آجائے گی۔'' [2]

﴾......ایک وہ وقت تھا میں اس حالت میں صبح کرتا کہ میرے پاس ایک درھم بھی نہ ہوتا تھا اور اب گویا تمام دنیا میرے لیے اکٹھی کردی گئی ہے اور میری مٹھی میں ہے۔ [3]

رحمت بھری حکایت ۳۷

سب سے بہتر عمل:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمّار بن سَیف رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر کہا: ''مجھے آپ سے ملنے کی بڑی خواہش تھی، بتائیے آپ کے پاس کیا خبریں ہیں؟'' فرمایا: ''تمھیں خوشخبری ہو! میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حسن ظن رکھنے

1 ......حلیة الاولیاء، الرقم: ۳۹۲علی والحسن، الحدیث: ۱۰۹٤۱، ۱۰۹٤۳،ج۷، ص ۳۸۵

2 ......المرجع السابق،الحدیث: ۱۰۹۳۲، ج۷، ص ۳۸٤۔

3 ......المرجع السابق، الحدیث: ۱۰۹۳٤، ج۷،ص ۳۸٤۔

سے بہتر کوئی عمل نہیں پایا۔'' (۱)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علما فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حسن ظن رکھنے کا معنی یہ ہے کہ بندہ یہ گمان رکھے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم فرما کر اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔'' اور فرماتے ہیں کہ حالت صحت میں بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عذابات کا خوف بھی رکھے اور اس کی رحمت کا امیدوار بھی رہے اور اس کی یہ دونوں حالتیں برابر رہیں اور ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ ''حالت صحت میں خوف زیادہ غالب رہے اور جب موت کی علامتیں ظاہر ہوں تو امید زیادہ غالب ہو جائے یا صرف اور صرف امید باقی رہے۔'' کیونکہ خوف سے مقصود گناہوں سے بچنا اور نیک اعمال کی کثرت پر ابھارنا ہوتا ہے اور اب یہ مُتَعَذَّر ہیں (یعنی نہیں ہو سکتے)۔ اسی طرح مریض کے حق میں بھی حالت امید بہتر ہے۔ (۲)

{۳۸} رحمت بھری حکایت

کثرتِ گریہ وزاری کے سبب مغفرت:

حضرت سیِّدُنا ابو بکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بنو تَمِیم کے ایک شخص کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبح صادق تک نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ٤٨، ج٣، ص ٥٠۔

2 ......شرح النووی علی مسلم، ج ٩، جزء ١٧، ص ٢١٠۔فیض القدیر، ج ٢، ص ٥٦٦۔

پھر اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھ کر زارو قطار روتے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی اپنے حجرے میں بیٹھ کر روتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ محترمہ دن رات خوفِ خدا کے سبب روتی رہتی تھیں پھر ان کا انتقال ہو گیا، ان کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی حضرت سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا اور ان کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ خواب میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ کر آپ کی والدہ کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ''خوفِ خدا میں ہمیشہ رونے کے سبب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ابدی سرور عطا فرمایا ہے۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ''وہ بھی خیریت سے ہیں۔'' اور جب خود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق پوچھا گیا تو یہ فرماتے ہوئے چلے گئے کہ ''ہم تو صرف **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے عفو و کرم پر بھروسا رکھتے تھے۔'' [1]

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین }

❁❁❁❁❁❁

کامل مومن کی نشانی

حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو نیکی پر خوش اور برائی پر غمگین ہوتا ہے، وہ (کامل) مومن ہے۔''

(المستدرک، کتاب الایمان، باب لیس المومن......الخ، الحدیث: ۳۶، ج۱، ص ۱۶۳)

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۶۷، ج۳، ص ۵۹۔

﴿27﴾ حضرت خلیل بن احمد بن عَمرو بن تَمِیم الفَرَاھِیدی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھَادِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لغت وادب کے امام تھے۔علم عروض کے بانی اور مشہور نحوی سیبویہ کے استاذ بھی تھے۔حضرت سیِّدُ نا خلیل بن احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بصرہ میں 100ھ بمطابق 718ء کو پیدا ہوئے اور ساری زندگی حالت فقر وصبر میں گزار دی۔سادگی اور عاجزی کا عالم یہ تھا کہ بال بکھرے ہوئے، کپڑے پھٹے پرانے اور پاؤں میلے ہوتے اور لوگوں میں اس طرح گمنام تھے کہ پہچانے نہیں جاتے تھے۔نَضْر بن شُمَیْل کہتے ہیں: ''دیکھنے والوں نے حضرت سیِّدُ نا خلیل بن احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی مثل کوئی شخص نہیں دیکھا، یہاں تک کہ خود انہوں نے اپنا کوئی ثانی نہیں پایا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں کی سہولت کے لیے علم حساب میں ایک نیا طریقہ ایجاد کرنے پر غور وفکر شروع کیا اور ایک دفعہ اسی میں غور وخوض کرتے ہوئے جا رہے تھے کہ اسی دوران ایک مسجد میں داخل ہوئے تو بے خیالی میں مسجد کے ایک ستون سے ٹکرا گئے، جس کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 170ھ بمطابق 786ء کو شہید ہو گئے۔سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرت سیِّدُ نا خلیل بن احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کے والد گرامی سے پہلے کسی اور کا نام احمد نہیں رکھا گیا تھا۔[1]

---

[1]......الأعلام للزركلي، الخليل بن احمد، ج ۲،ص ۳۱۴۔

فرامین:

۞......انسان اپنے معلم کی خطا کو اس وقت تک نہیں جانتا جب تک کہ وہ کسی دوسرے معلم کے پاس نہ بیٹھے۔

۞......انسان اپنی عقل اور ذہن کے اعتبار سے اس وقت کامل و اکمل ہوتا ہے جب وہ 40 سال کی عمر کو پہنچتا ہے اور یہی وہ عمر ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا۔

۞......انسان کا ذہن سب سے زیادہ پاک وصاف (تروتازہ) سحر کے وقت ہوتا ہے۔ (۱)

{۳۹} رحمت بھری حکایت

افضل عمل:

علی بن نَصر کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا خلیل بن احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کو خواب میں دیکھا تو کہا: ''میں نے آپ سے زیادہ عقل مند کسی کو نہیں دیکھا۔'' پھر میں نے ان سے پوچھا: ''مَاصَنَعَ اللہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''ہم جو دنیا میں عمل کیا کرتے تھے وہ کچھ نہیں، ہم نے ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ'' سے بڑھ کر افضل کوئی عمل نہیں پایا۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

1......وفیات الاعیان، الرقم: ۲۲۰، ج۲، ص ۲۰۷۔

2......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۷۳، ج۳، ص ۶۲۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان کلمات کو پڑھنے کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے ہمیں بھی چاہیے کہ ان کلمات کو وِردِ زبان رکھیں کہ حضور نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**افضل کلمات چار ہیں:** سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔'' (1)

اور ایک روایت میں یوں ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو پیارے **کلمات** چار ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ **جس کلمہ** سے ابتدا کرو نقصان دہ نہیں۔'' (2)

مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''یہ ترتیب عزیمت ہے اور اس کے خلاف رخصت ہے یعنی بہتر یہ ہے کہ اس ترتیب سے ان کا ورد کرے، (یعنی پہلے سُبْحٰنَ اللّٰہِ پھر وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پھر وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) اگر اس کے خلاف بھی کیا تو حرج نہیں۔'' (3) رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مجھے ان سب سے پیارا ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (4) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان کلمات کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

❁❁❁❁❁❁

1 ......صحيح البخاری، كتاب الايمان والنذور، ج ٤، ص ٢٩٧۔

2 ......صحيح مسلم، كتاب الاداب، الحديث: ٢١٣٧، ص ١١٨١۔

3 ......مراۃ المناجیح، ج ٣، ص ٣٣٦۔

4 ......صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء..الخ، الحديث: ٢٦٩٥، ص ١٤٤٦۔

﴿28﴾ حضرت سیِّدُنا اِمام مالک بن اَنس

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام مالک بن اَنَس بن اَبی عامر بن عَمْرو ہے۔ مذہب المہذَّب مالکیہ کے عظیم المرتبت پیشوا، کامل عقل والے، پروقار، پرہیز گار اور حدیث کا بہت ادب کرنے والے تھے۔ ایک مرتبہ حدیث کا درس دیتے ہوئے بچھو کاٹنے لگا تو شاید دس مرتبہ آپ کے کاٹا اس تکلیف کے سبب آپ کا چہرہ کچھ متغیر ہو کر مائل بہ زردی ہو جاتا تھا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ درسِ حدیث ختم فرمایا اور نہ کچھ لغزش آپ کے کلام میں ظاہر ہوئی، مجلس ختم ہونے کے بعد چہرہ متغیر ہونے کا سبب پوچھا گیا تو سارا واقعہ بیان کر کے فرمایا: ''یہ صبر اپنی طاقت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ محض حدیثِ نبوی کی تعظیم کی وجہ سے تھا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں کبھی سوار ہو کر نہ نکلتے تھے اور اس کی وجہ یہ بیان فرماتے کہ ''مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میرے جانور کے پاؤں ایسی زمین کو روندیں جس میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر شریف ہو۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت 93ھ میں ہوئی اور وصال ربیع الاول 179ھ کو ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب ''المُؤطّا'' بہت مشہور ومعروف ہے۔ (1)

---

1 ......تذکرۃ الحفاظ للذھبی، الرقم: ۱۹۹ مالك بن انس، ج ۱، الجزء الاول، ص ۱۵۷۔ بستان المحدثین، ص ۲۰، ۲۲۔

فرامین:

❁...... علم ایک نور ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور یہ کثرت روایت سے حاصل نہیں ہوتا۔

❁...... مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک بروز قیامت علما سے اس چیز کے بارے میں سوال ہوگا جس چیز کے بارے میں انبیا سے سوال ہوگا۔ (۱)

{۴۰} رحمت بھری حکایت

جنازہ دیکھ کر دعا پڑھنے کی برکت:

حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: ''مجھے اس دعا کی بدولت بخش دیا گیا جو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنازہ دیکھ کر پڑھا کرتے تھے یعنی سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ ترجمہ: وہ زندہ پاک ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

---

(1)...... حلیة الاولیاء، الرقم: ۳۸٦ مالك بن انس، ج ٦، ص ۳۴۸۔

(2)......الرسالة القشیریة، باب رؤیا القوم، ص ۴۱۸۔

﴿29﴾ حضرت سیّدُنا امام ابوبشر سِیْبَوَیْہ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام عَمْرو بن عثمان بن قُنْبَر، کنیت ابو بِشر ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گال چونکہ سیب کی طرح تھے اس لئے آپ کو سِیْبُوَیْہ کہا جاتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ نحو کے بہت بڑے امام تھے اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امام النحو کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ بصرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علم فقہ اور علم حدیث حاصل کیا اور علم نحو حضرت سیّدُنا خلیل بن احمد، حضرت سیّدُنا عیسٰی بن عمر اور حضرت سیّدُنا یونس بن حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم وغیرہ سے حاصل کیا۔ بصرہ سے بغداد آئے پھر فارس کی طرف سفر کیا۔ 32 سال کی عمر میں 180ھ کو شیراز میں انتقال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لکھی ہوئی ''کِتَابُ السِّیْبُوَیْہ'' بہت مشہور ہے۔ (1)

﴿41﴾ رحمت بھری حکایت

امام النحو کی بخشش کا سبب:

حکایت ہے کہ حضرت سیّدُنا امام سِیْبُوَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' انہوں نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے کثیر بھلائی عطا فرمائی کیونکہ میں نے

(1)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ١٢٦٩ سیبویہ، ج٧، ص ٥٨٣۔

اس کے نام پاک کو اَعْرَفُ الْمَعَارِف (خاص الخاص) قرار دیا تھا۔" (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿30﴾ حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور سَلِیمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا بِشر بن منصور سَلِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ بصرہ کے نیکوکار اور عبادت گزار لوگوں میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار ہوتا تھا۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ 500 رکعت نوافل اور ایک تہائی قرآن مجید تلاوت فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانی، سعید جُرَیرِی اور عاصم اَلْاَحْوَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہْدِی، فُضَیل بن عِیاض اور بِشر حافی، شَیْبَان بن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم وغیرہ نے علم حدیث حاصل کیا۔ 180ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وفات پائی۔ (۲)

مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا

---

1 ......اللباب فی علوم الکتاب، ص ۱۳۸۔

2 ......تهذيب التهذيب، الرقم: ۷۴۹ بشربن منصور، ج ۱، ص ۴۷۸۔

کس قدر ذوق ہوتا تھا اور افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حصول مال ہی کا شوق ہوتا ہے اول تو عبادت کرتے ہی نہیں اور اگر ٹوٹی پھوٹی عبادت کر بھی لیں تو ناز کرتے پھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ مساجد کی خدمت خلقِ خدا کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود کے کاموں وغیرہ کو اپنے خیال میں ''کارنامہ'' تصور کرتے ہوئے ہر جگہ چہکتے اعلان کرتے پھرتے ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے آہ! ان کا ذہن کس طرح بنایا جائے ان کو تعمیری اور اخلاقی سوچ کس طرح فراہم کی جائے انہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ میرے نادان بھائیوں! اس طرح بلاضرورتِ شرعی اپنی نیکیوں کا اعلان ریا کاری ہے اور ریا کاری سراسر تباہ کاری ہے ایسا کرنے سے نہ صرف اَعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ ریا کاری کا گناہ نامۂ اَعمال میں درج کر دیا جاتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ریا کاری سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرامین:

۞......میں جب کسی دنیوی کام کے بارے میں سوچتا ہوں تو آخرت کی یاد سے غافل ہو جاتا ہوں اور مجھے یہ خوف لاحق ہو جاتا ہے کہ کہیں میری عقل ضائع نہ ہو جائے۔

۞......جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی کہ ''آپ اپنے دَین (قرض) کے بارے میں وصیت فرما دیجیے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''جب میں اپنے رب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرما دے گا تو کیا میں یہ امید نہ رکھوں کہ وہ

میرے دَین کو بھی معاف فرمادے گا۔'' جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا تو بعض لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دَین ادا کر دیا۔ (۱)

✿...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل نماز پڑھا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ایک شخص پیچھے کھڑا دیکھ رہا تھا۔آپ جان گئے ۔جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا:''میری عبادت تجھے حیرت وتعجب میں نہ ڈالے کہ شیطان نے بھی ملائکہ کے ساتھ زمانۂ دراز تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی ہے۔''

✿...... میں جس شخص کے پاس بھی بیٹھا جب اس سے جدا ہوا تو میں نے یہ جان لیا کہ اگر اس کے ساتھ نہ بیٹھتا تو یہ میرے لئے بہتر ہوتا۔ (۲)

{۴۲} رحمت بھری حکایت

معاملے کو آسان پایا:

بِشْر بن مُفَضَّل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَاصَنَعَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' انہوں نے جواب دیا: ''میں نے معاملے کو اس سے زیادہ آسان پایا جتنا میں خود کو تھکا دیا کرتا تھا۔'' (۳)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

---

1 ......حلیة الاولیاء، الرقم : ٣٦٨ بشربن منصور،الحدیث: ٨٥٣٠، ٨٥٣٢ ج ٦، ص ٢٦٠۔

2 ......سیر اعلام النبلاء،الرقم: ١٢٧٦ ،بشر بن منصور، ج ٧،ص ٥٩٠۔

3 ......المرجع السابق ۔

﴿31﴾ حضرت سیّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پورا نام حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مبارک بن واضح حَنظَلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہے اور حافظ الحدیث، شیخ الاسلام، مجاہد، تاجر اور صاحب تصانیف تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی حج، تجارت اور جہاد کے لیے سفر کرتے گزاری۔ حدیث، فقہ، عربی لغت، ایام الناس، شجاعت اور سخاوت کے متعلق کئی کتب تصنیف فرمائیں۔ 118ھ بمطابق 736ء کو خراسان میں پیدا ہوئے اور 181ھ بمطابق 797ء کو روم کی جنگ سے واپسی پر فرات کے کنارے مقامِ ہِیْت پر انتقال فرماگئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے جہاد کے متعلق کتاب تصنیف فرمائی۔ اور "الرقائق" نامی ایک کتاب بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیف ہے۔ [1]

فرامین:

❁...... جس نے علما کو حقیر سمجھا اس کی آخرت کو نقصان ہوگا، جس نے حاکم کو حقیر جانا اس کی دنیا کو نقصان ہوگا اور جس نے اپنے بھائیوں کو حقیر سمجھا اس کی مروت ختم ہوجائے گی۔ [2]

❁...... مومن معافی کا بہانہ تلاش کرتا ہے اور منافق غلطیاں تلاش کرتا ہے۔ [3]

1 ......الأعلام للزركلی، ابن المبارك (عبد الله بن المبارك)، ج ٤، ص ١١٥۔

2 ......تاريخ الاسلام للذهبی، عبد الله بن المبارك، ج ١٢، ص ٢٣٢۔

3 ......احياء علوم الدين، كتاب آداب الالفة، الباب الثانی، ج ٢، ص ٢٢١۔

﴿43﴾ رحمت بھری حکایت

جنگ میں شرکت کے سبب مغفرت:

حضرت سیِّدُ نا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَافَعَلَ بِكَ رَبُّكَ یعنی آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما دی۔'' عرض کی گئی: ''حدیث کی خدمت کرنے کی وجہ سے؟'' فرمایا: ''روم کی جنگ میں شرکت کرنے کی وجہ سے۔'' (1)

﴿44﴾ رحمت بھری حکایت

بہترین رفیق:

حضرت سیِّدُ ناصَخر بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاجِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصال نہیں فرماگئے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں؟'' میں نے عرض کی: ''فَمَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ یعنی آپ کے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔'' میں نے پوچھا: ''حضرت سیِّدُ ناسفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کیا حال ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''واہ واہ! وہ توان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۲۷۳، ج۳، ص ۱۳۵۔

نے اِنعام فرمایا ہے یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدیقین، شہدائے کرام اور صالحین رَحْمَۃُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور یہ کتنے بہترین رفیق ہیں۔'' (۱)

﴿۴۵﴾ رحمت بھری حکایت

عظیم مغفرت:

حضرت سیِّدُنا محمد بن فُضَیْل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کون سا عمل افضل پایا؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ جو میں دنیا میں کرتا تھا۔'' میں نے کہا: ''کیا سرحد کی نگہبانی اور جہاد؟'' فرمایا: ''جی ہاں۔'' میں نے پھر پوچھا: ''آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟'' ارشاد فرمایا: ''مجھے دائمی مغفرت عطا کی گئی اور مجھ سے ایک جنتی عورت اور ایک حور نے کلام کیا۔'' (۲)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرحد کی نگہبانی اور جہاد کرنے کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے جن میں سے چار فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:

۞...... ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کرنا دنیا وَمَافِیْھَا (اور جو

---

(۱)......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ٦٣، ج٣، ص ٥٧۔

(۲)......المرجع السابق، الرقم: ٧٢، ص ٦١۔

کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے۔'' (۱)

۞...... ''ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر وہ مرگیا تو اس کا یہ عمل جاری رہے گا اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔'' (۲)

۞...... ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے جو شخص بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں زخمی ہوگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے، تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا (کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا)، رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔'' (۳)

۞...... ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر میں زندہ کیا جاؤں پھر مجھے قتل کیا جائے، پھر میں زندہ کیا جاؤں پھر مجھے قتل کیا جائے پھر میں زندہ کیا جاؤں پھر مجھے قتل کیا جائے۔'' (۴)

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب فضل رباط یوم فی سبیل اللّٰه، الحدیث: ۲۸۹۲، ج۲، ص ۲۷۹۔

2 ......صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب فضل الرباط فی ..الخ، الحدیث: ۱۹۱۳، ص ۱۰۵۹۔

3 ......صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من یجرح فی سبیل اللّٰه، الحدیث: ۲۸۰۳، ج۲، ص ۲۵٤۔

4 ......المرجع السابق، باب تمنی الشهادة، الحدیث: ۲۷۹۷، ج۲، ص ۲۵۲۔

﴿۴۶﴾ رحمت بھری حکایت

حدیث کی خاطر سفر:

زَکَرِیَّا بن عَدِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشادفرمایا: ''حدیث کی خاطر سفرکرنے کی وجہ سے مجھے بخش دیا۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہواوران کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿32﴾ حضرت سیِّدُناابومعاو یہ یزید بن زُرَیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظ الحدیث اور بصرہ کے محدث تھے۔ 101ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت سیِّدُ نابِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا یزید بن زُرَیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم حدیث میں مہارت رکھنے والے اور حافظ الحدیث ہیں، میں نے آپ کی مثل کسی کونہیں دیکھا اور جس طرح آپ حدیث کی صحت کا لحاظ رکھتے تھے اس طرح کسی کونہیں دیکھا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ''اُبُلَّہ'' کے حاکم تھے۔ انہوں نے ترکے میں 5لاکھ درہم

---

1 ......الرحلة فی طلب الحدیث، باب ذکرالرحلة فی طلب الحدیث...الخ، ص ۹۰۔

چھوڑے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان میں سے کچھ نہ لیا۔ 182ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ (۱)

47 رحمت بھری حکایت

نوافل کی کثرت جنت میں لے گئی:

حضرت سیِّدُ نا امام ابو عبد اللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ نَصر بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا یزید بن زُرَیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔'' میں نے عرض کی: ''کس سبب سے؟'' فرمایا: ''کثرت سے نوافل ادا کرنے کی وجہ سے۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فارغ وقت یوں ہی پڑے پڑے گزارنے کے بجائے ذکر و درود اور نوافل وغیرہ میں گزارنا چاہیے کہ پھر مرنے کے بعد موقع نہیں مل سکے گا۔ زندگی میں کافی وقت فارغ مل سکتا ہے لہٰذا ''فراغت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو'' کے تحت ہو سکے تو نوافل کی کثرت کیجیے۔ نوافل کا شوق بڑھانے

---

1 ......سیر اعلام النبلاء للذهبی، الرقم: ۱۲۵۰ یزید بن زُریع، ج ۷، ص ۵۴۵، ۵۴۷۔

2 ......سیر اعلام النبلاء للذهبی، الرقم: ۱۲۵۰ یزید بن زُریع، ج ۷، ص ۵۴۶۔

کے لیے نوافل کی فضیلت پر مشتمل حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے۔ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اُس کو میں نے اعلانِ جنگ دے دیا اور میرا بندہ میری کسی محبوب شے سے اس قدر قرب حاصل نہیں کرتا جتنا کہ فرائض سے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے محبوب بنالیتا ہوں۔''[1] سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! نوافل کی کتنی برکتیں ہیں کہ نوافل پڑھنے والے کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ لٰہذا ابھی زندگی میں موقع ہے کچھ کر لیجیے ورنہ مرنے کے بعد بندہ ترسے گا کہ کاش! مجھے دو رکعت نماز کا موقع مل جائے مگر آہ! اس وقت اجازت نہیں ملے گی۔ لٰہذا ابھی زندگی میں جو چاہیں نیکیاں کما لیں بعد میں موقع ہاتھ نہ آئے گا۔

۞۞۞۞۞۞

تعریف اور سعادت

حضرت سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔'' (تفسیر البیضاوی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۷۱، ج ۴، ص ۳۸۸)

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ج ۴، ص ۲۴۸۔

﴿33﴾ حضرت سیّدُنا خالد بن حارث ہُجَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظ الحدیث تھے، کنیت ابو عثمان اور بصرہ کے رہنے والے تھے۔ علم کے منبع و سر چشمہ، ہر معاملہ میں سوجھ بوجھ سے کام لینے والے، کامل مہارت رکھنے والے اور دیانت داری کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے۔ حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن سعید قطّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُ نا سفیان اور حضرت سیِّدُ نا خالد بن حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔'' 119ھ بمطابق 737ء کو ولادت ہوئی اور 186ھ بمطابق 802ء کو وصال ہوا۔ بصرہ میں آپ جیسا مستقل مزاج کوئی شخص نہ تھا، انتہائی عقلمند اور دانا تھے۔ (۱)

{۴۸} رحمت بھری حکایت

آخرت کا معاملہ سخت مگر بخشش ہوگئی:

حضرت سیِّدُ نا ابوبکر عبد اللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا علی بن مَدِینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بیان کیا: میں نے خواب میں حضرت خالد بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا تو پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے

......الأعلام للزركلي، الهُجَيمي، ج ۲، ص ۲۹۵۔

سير اعلام النبلاء، الرقم: ۱۳۵۵ خالد بن الحارث، ج ۸، ص ۷۷۔

ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: ''اگرچہ آخرت کا معاملہ نہایت ہی سخت ہے لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔'' پھر پوچھا: حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن سعید قطّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا: ''ان کا مقام ومرتبہ ہم سے بلند ہے۔'' میں نے پھر پوچھا: حضرت سیِّدُ نا یزید بن زُرَیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: '' وہ عِلِّیِّیْن میں ہیں اور روزانہ دو مرتبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿34﴾ حضرت سیِّدُنا ابو علی فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

شیخ حرم حضرت سیِّدُ نا ابو علی فُضَیل بن عِیاض بن مسعود تَمِیمِی یَربُوعِی مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بڑے عبادت گزار اور نیک آدمی تھے۔ روایت حدیث میں ثقہ (بااعتماد) تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اکتسابِ فیض کیا جن میں سے حضرت سیِّدُ نا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی بھی ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 105 ھ بمطابق 723 ء کو سمرقند میں پیدا ہوئے۔ اَبِیوَرْد میں پرورش پائی۔ جوانی میں کوفہ تشریف لائے پھر مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا

......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، باب ما روی من الشعر فی المنام، الرقم: ۲۶۸، ج۳، ص ۱۳۴۔

وَتَعْظِیمًا میں مستقل سکونت اختیار کی۔ پہلے آپ اَبِیْوَرْد اور سَرْخَسْ کے درمیانی علاقے میں ڈاکے ڈالتے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی توبہ کا سبب یہ بنا کہ آپ کو ایک لونڈی سے عشق ہو گیا تھا۔اس سے ملنے کے لیے دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ آپ نے ایک تلاوت کرنے والے کو اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا: ”اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ(پ۲۷،الحدید:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لیے۔“تو آپ نے کہا اے میرے رب وہ وقت آ گیا ہے پھر آپ وہاں سے لوٹ گئے اور رات گزارنے کے لیے ایک ویرانے میں تشریف لے گئے وہاں ایک قافلہ رکا ہوا تھا ان قافلے والوں میں سے بعض نے کہا کہ چلو ہم یہاں سے روانہ ہوتے ہیں تو بعض نے کہا کہ ”ہم صبح کو روانہ ہوں گے کیونکہ اس راستے پر فُضَیل نامی ایک ڈاکو ہے جو ہمیں لوٹ لے گا۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب ان کی گفتگو سنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کی اور ان قافلے والوں کو امان دی پھر حرم میں تشریف لے گئے اور مرتے دم تک وہیں رہے۔ابو علی رازی کہتے ہیں کہ میں 30 سال تک حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا مگر میں نے آپ کو نہ کبھی ہنستے دیکھا اور نہ ہی مسکراتے دیکھا سوائے اس دن کے جس دن آپ کے بیٹے علی کا وصال ہوا میں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا تو ارشاد فرمایا: ”جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس معاملے کو پسند فرمایا تو میں نے بھی اسے پسند کیا۔“ 187 ھ بمطابق 803 ء کو مکہ ہی میں وصال ہوا۔ [1]

[1] ......الاعلام للزرکلی، الفضیل بن عیاض، ج۵، ص۱۵۳ ـ تاریخ دمشق، ج۴۸، ص۳۸۲ـ

مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہا کرتے تھے اور مصیبت پر صبر کر کے اجر وثواب کے خزانے لوٹا کرتے تھے ہمارے اسلاف کی تو یہ شان ہوتی تھی کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے تھے جیسے راحت کا۔ آنچہ اَز دوست مِیرَسَد نیکوست یعنی وہ چیز جو دوست کی طرف سے پہنچتی ہے، اچھی ہوتی ہے۔ مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع فزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ کسی عزیز کے انتقال پر گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام اور حرام ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے بیٹے کو دفن کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسکرانے لگے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ''میں نے سوچا کہ شیطان کو رسوا کروں۔''[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اول صدمے پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرامین:

❁...... اپنے مسلمان بھائیوں کی غلطیوں کو معاف کرنا بہادری ہے۔[2]

---

[1] ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، ج ۱، ص ۳۱۰۔

[2] ......احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ، الباب الثانی، ج ۲، ص ۲۲۱۔

❁......اگر تم سے پوچھا جائے کہ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھتے ہو؟ تو تم خاموش رہنا، کیونکہ اگر تم کہو گے ''نہیں'' تو یہ کفر ہوگا اور اگر کہو گے ''ہاں'' تو جھوٹ ہوگا۔ (۱)

❁......اگر تم سے پوچھا جائے کہ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے ہو؟ تو تم خاموش رہنا، کیونکہ اگر کہو گے ''نہیں'' تو یہ کفر ہوگا اور اگر کہو گے ''ہاں'' تو تمہارا انداز محبت کرنے والوں جیسا نہیں ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے ڈرو۔ (۲)

❁......جس نے لوگوں کو جان لیا اس نے راحت وسکون کو پا لیا۔ (۳)

❁......جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو اس کے غم کثیر ہو جاتے ہیں اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندہ کو ناپسند فرماتا ہے تو اس پر دنیا وسیع ہو جاتی ہے۔ (۴)

❁......لوگوں کی وجہ سے عمل چھوڑ دینا ریا ہے اور لوگوں کیلئے عمل کرنا شرک ہے۔ (۵)

{۴۹} رحمت بھری حکایت

مصیبت پر صبر:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مکی شخص نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن سالم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اس قبرستان میں سب سے افضل کون ہے؟''

(۱)......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان درجات الخوف، ج۴، ص۱۹۳۔

(۲)......احیاء علوم الدین، کتاب المحبۃ والشوق، باب القول فی علامۃ ..الخ، ج۵، ص۴۹۔

(۳)......الاعلام للزرکلی، الفضیل بن عیاض، ج۵، ص۱۵۳۔

(۴)......تاریخ دمشق، الرقم: ۵۶۳۰ فضیل بن عیاض، ج۴۸، ص۳۸۲۔

(۵)......المرجع السابق۔

جواب دیا: ''حضرت سیِّدُ نا صالح بن عبدالعزیز عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز۔'' میں نے پوچھا: ''وہ آپ پر کس سبب سے فضیلت پا گئے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''اس لئے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی تو وہ اس پر صبر کرتے تھے۔'' میں نے پھر پوچھا: ''حضرت سیِّدُ نا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَـیْہِ کا کیا ہوا؟'' فرمایا: ''انہیں ایسا لباس پہنایا گیا ہے جس کے کناروں کے مقابلے میں دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

﴿35﴾ حضرت سیِّدُنا ابو عبداللّٰہ امام محمد عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد

حالات:

محررِ مذہب حنفی حضرت سیِّدُ نا امام محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کا مکمل نام محمد بن حسن بن فَرقَد شَیْبَانی اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آباؤ اجداد ''دِمَشق'' کے شہر حَرَسْتَا سے تعلق رکھتے تھے۔ والد گرامی دمشق سے عراق کے شہر واسِط میں آ گئے اور یہیں حضرت سیِّدُ نا امام محمد عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد 132ھ کو پیدا ہوئے پھر کوفہ چلے آئے اور یہیں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَـیْہِ کی نشو نما ہوئی۔ علم فقہ حضرت سیِّدُ نا امام اعظم سے اور علم حدیث حضرت سیِّدُ نا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے حاصل کیا۔ ان کے علاوہ

......موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۲۷۰، ج۳، ص ۱۳۴۔

حضرت سیِّدُ ناامام ابویوسف، سفیان ثوری، مِسْعَر بن کِدَام، عمر بن ذَر اور مالک بن مِغْوَل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم سے بھی علم حاصل کیا۔ آپ بہت بڑے عالم اور مجتہد فی المسائل تھے۔ بے شمار کتب تصنیف فرمائیں۔ حضرت سیِّدُ ناامام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں کہ ''مجھ پر فقہ میں سب سے زیادہ احسان حضرت سیِّدُ ناامام محمد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الصَّمَد کا ہے۔'' حضرت سیِّدُ ناامام محمد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الصَّمَد نے ''رے'' میں 189ھ کو انتقال فرمایا اور یہیں آپ کا مزار ہے۔ (۱)

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے فرمایا: دنیا کی کسی حاجت کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرو تا کہ میرا دل مشغول نہ ہو جائے جس چیز کی ضرورت ہو میرے وکیل سے لے لیا کرو کیونکہ اس سے میری فکر کم اور دل کو فراغت نصیب ہوتی ہے۔ (۲)

❁...... آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا جو کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے اور اگر کوئی ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد مجھ سے فتوی طلب کرے گا تو میں نماز کے لوٹانے کا حکم دوں گا۔'' (۳)

---

(۱)......لسان المیزان، الرقم: ۷۲۵۷محمد بن الحسن، ج۶،ص۲۴ - ۲۷۔
تاریخ بغداد، الرقم:۵۹۳محمد بن الحسن، ج۲، ص ۱۶۹تا ۱۷۸۔

(۲)......تاریخ بغداد، الرقم:۵۹۳محمد بن الحسن، ج۲،ص۱۷۳۔

(۳)......شرح اصول اعتقاد اھل السنّت،سیاق ماروی من افتی فی...الخ،ج۱،ص۲۶۵۔

{۵۰} رحمت بھری حکایت

میری روح کب نکلی:

کسی نے حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: ''کَیْفَ کُنْتَ فِیْ حَالِ النَّزْع یعنی نزع کے وقت آپ کی کیا کیفیت تھی؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں اس وقت مُکاتَب غلام(۱) کے متعلق ایک مسئلہ میں غور وفکر کر رہا تھا مجھے تو پتا ہی نہیں چلا کہ میری روح کب نکلی۔'' (۲)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں اس واقعے سے ہمارے بزرگان دین کے وقت کی قدر کے بارے میں پتہ چلتا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بزرگان دین کوعلم دین سے کس قدر محبت ہوا کرتی تھی کہ مرتے وقت بھی علم دین سیکھنے میں مشغول رہا کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن حضرات نے وقت کی قدر کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لیے بڑے بڑے کام آسان کردیے اوران کے لئے اپنی توفیق کی راہیں کھول دیں اوران کے ہاتھوں اپنے دین کے بڑے بڑے کام لئے۔ خود حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

......**مُکاتَب غلام کی تعریف:** '' آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کردے تو تُو آزاد ہے اورغلام اس کوقبول بھی کرلے تو ایسے غلام کومکاتب کہتے ہیں۔'' (بہارشریعت ، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۲)

......راہِ علم، ص ۸۲۔

نے 999 کتب تصنیف فرمائیں ہیں۔

{ ۵۱ } رحمت بھری حکایت

امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اعلیٰ علیین میں:

کسی نے حضرت سیِّدُ نا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے فرمایا: ''میں نے تیرے سینے کو علم کا مخزن اس لئے نہ بنایا تھا کہ عذاب دوں۔'' پوچھا: ''امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ مجھ سے اوپر درجے میں ہیں۔'' دریافت کیا: ''حضرت سیِّدُ نا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ تو اعلیٰ علیین میں ہیں۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿36﴾ حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن خالد بَرْمَکِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مکمل نام یحیٰ بن خالد بن بَرْمَکِی اور کنیت ابوالفضل ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت عقل مند، فصیح و بلیغ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

(1)......الخیرات الحسان، ص ۹۶۔

عَلَیْہ کی زوجہ نے خلیفہ ہارون رشید کو دودھ پلایا تھا، اس لیے خلیفہ ہارون رشید آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یا اَبِی (اے میرے والد) کہہ کر پکارتے تھے۔ ہارون رشید نے خلیفہ بننے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اور اپنی انگوٹھی آپ کے سپرد کردی۔ آخری عمر میں خلیفہ ہارون رشید نے کسی وجہ سے ناراضی کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور آپ کے بیٹے کو قید کرلیا اور اسی قید میں محرم الحرام 190ھ کو 70 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوگیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز جنازہ آپ کے بیٹے فضل بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پڑھائی اور دریائے فرات کے کنارے "رَبَضِ ھَرْثَمَہ" کے مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفن کیا گیا۔ (۱)

فرامین:

❁...... جو اچھی بات سنو اسے لکھ لیا کرو اور جب لکھ لو تو اسے یاد کرلیا کرو اور جب یاد کرلو تو بیان کردیا کرو۔

❁...... دنیا آنے جانے والی چیز ہے اور مال عارضی ہے، ہم سے پہلے لوگ ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم اپنے بعد والوں کے لیے عبرت ہیں۔ (۲)

---

(۱)......وفیات الاعیان لابن خلکان، الرقم:۸۰۶، ابو الفضل یحیی بن خالد، ج۵، ص ۱۸۲، ۱۹۰۔
اعلام للزرکلی، یحیی البرمکی، ج۸، ص ۱۴۴۔

(۲)......وفیات الاعیان لابن خلکان، الرقم:۸۰۶، ابو الفضل یحیی بن خالد، ج۵، ص ۱۸۴۔

{۵۲} رحمت بھری حکایت

عالم دین کی خدمت کا صلہ:

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن خالد بَرْمَکِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہارون رشید کے وزیر تھے آپ ہر مہینے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک ہزار درہم بھیجتے تھے اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے سجدوں میں ان کے لئے یہ دُعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّ یَحْیٰی کَفَانِی اَمْرَ دُنْیَایَ فَاکْفِہٖ اَمْرَ اٰخِرَتِہٖ۔ ترجمہ: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! یحییٰ نے دُنیاوی معاملات میں مجھے دوسروں سے بے نیاز کر دیا ہے تو بھی آخرت کے معاملے میں اسے کافی ہو جا۔'' جب حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن خالد بَرْمَکِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا انتقال ہوا تو کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا صَنَعَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی دُعا کی برکت سے مجھے بخش دیا۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمیں علما کی خدمت کرتے رہنا چاہیے کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صفحہ 140، 141 پر

(۱)......وفیات الاعیان، الرقم: ۸۰۶، ابو الفضل یحیی بن خالد بن برمک، ج۵، ص۱۹۰۔

صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''(بروزِ محشر) علما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا کوئی کہے گا: کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا، علما ان تک کی شفاعت کریں گے۔'' امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فضائل علما کے پیشِ نظر ان کی خدمت کی ترغیب دلاتے ہوئے مدنی انعام نمبر 62 میں فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس ماہ کسی سنّی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کو ۱۱۲ یا ۱۲ روپے تحفۃً پیش کیے؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم سے نہیں دے سکتا) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علما کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

❁❁❁❁❁❁

﴿37﴾ حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد بن یزید بن سعید کِلاعی واسِطی اور کنیت ابوسعید ہے۔ آباؤ اجداد ''ملکِ شام'' سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات، ثقہ، ثبت فی الحدیث (حدیث میں پختہ) تھے۔ حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے آپ کو ابدالوں میں شمار کیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال واسط (عراق) میں 190ھ کو ہوا۔ (1)

---

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۷۱۰۹ محمد بن یزید، ج۵۶، ص ۲۳۹، ۲۴۵۔

{۵۳} رحمت بھری حکایت

دُعائے ولی کی تاثیر:

یزید بن ہارون کہتے ہیں میں نے حضرت سیِّدُ نا محمد بن یزید واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَاصَنَعَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' انہوں نے ارشاد فرمایا: ''بخش دیا۔'' میں نے پوچھا: ''کس سبب سے؟'' فرمایا: ''ایک مرتبہ جمعہ کے دن بعد نماز عصر مجلس میں حضرت سیِّدُ نا ابو عَمْرو بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہمارے پاس تشریف لائے۔ پس دعا فرمائی اور ہم سب نے اٰمین کہا۔ بس اسی سبب سے ہم سب کو بخش دیا گیا۔''[1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیِّدُ نا ابو عَمْرو بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی دعا کا کیسا فائدہ ہوا کہ تمام حاضرین کی بخشش ہوگئی۔ مجدد اعظم، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پہلی بار کی حاضری میں مِنٰی شریف کی مسجد میں مغرب کے وقت حاضر تھا، اس وقت میں وظیفہ بہت پڑھا کرتا تھا اب تو بہت کم کر دیا ہے۔ بِحَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جس میں فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ ''سنّتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں۔'' لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سنّتیں کبھی نہ چھوڑیں۔ نفل البتہ اسی روز سے چھوڑ دیے

[1] ...... موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، الرقم: ۳۳۷، ج۳، ص ۱۵۶، ۱۵۷۔

ہیں، خیر جب سب لوگ مسجد سے چلے گئے تو مسجد کے اندرونی حصے میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبلہ رو وظیفہ میں مصروف ہیں۔ میں صحن مسجد میں دروزے کے پاس تھا اور کوئی تیسرا مسجد میں نہ تھا۔ یکا یک ایک آواز گنگناہٹ کی سی اندر مسجد کے معلوم ہوئی جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔ فوراً میرے قلب میں یہ حدیث آئی: ''اھل اللّٰہ کے قلب سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔'' میں وظیفہ چھوڑ کر ان کی طرف چلا کہ ان سے دعائے مغفرت کراؤں، کبھی میں کسی بزرگ کے پاس بِحَمْدِاللّٰہِ تَعَالٰی دنیاوی حاجت لے کر نہ گیا، جب گیا اسی خیال سے کہ ان سے دعائے مغفرت کراؤں گا۔ غرض دو ہی قدم ان کی طرف چلا تھا کہ ان بزرگ نے میری طرف منہ کرکے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا (اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے اس بھائی کو بخش دے، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے اس بھائی کی مغفرت فرما، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے اس بھائی کو معاف فرما۔) میں نے سمجھ لیا کہ فرماتے ہیں: ''ہم نے تیرا کام کردیا اب تو ہمارے کام میں مخل نہ ہو۔'' میں ویسے ہی لوٹ آیا۔[1] ہمیں بھی چاہیے کہ جب ہم بزرگانِ دین سے دعا کروایا کریں تو کوشش کریں کہ خاتمہ بالخیر، مغفرت اور آخرت کی بہتری کی دعا کروائیں۔

❁❁❁❁❁❁

[1] ......ملفوظات اعلی حضرت، حصہ چھارم، ص ۴۸۹۔

﴿38﴾ حضرت سیّدُنا ابو عبداللہ عبدالرحمن بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دیارِ مصر کے عالم و مفتی تھے۔ علمِ فقہ میں حضرت سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَالِك کے شاگرد تھے۔ بڑے مالدار تھے لیکن اپنا سارا مال تحصیل علم میں خرچ کردیا تھا۔ بادشاہ کے انعامات وعطیات سے اجتناب فرماتے تھے۔ سخاوت کرنے والے، عبادت گزار، بہادر، متقی اور پرہیزگار شخص تھے۔ 132ھ میں پیدا ہوئے اور 191ھ ماہِ صفر میں وفات پائی۔ [1]

فرامین:

❁ ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! بے شک رات کی قلیل عبادت تقوی کے ساتھ کثیر ہے اور بغیر تقوی کے کثیر عبادت قلیل ہے۔ [2]

❁ ...... حارث بن مِسْکِین بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: ''اَللّٰھُمَّ امْنَعِ الدُّنْیَا مِنِّیْ وَامْنَعْنِیْ مِنْھَا یعنی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا کو مجھ سے اور مجھے دنیا سے دور رکھ۔'' [3]

---

[1] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۳۵۳ عبد الرحمٰن بن القاسم، ج۸، ص ۷۲، ۷۶۔
تذکرۃ الحفاظ، الرقم: ۳۴۶، عبد الرحمن بن القاسم، ج ۱، الجزء الاوّل، ص ۲۶۰۔

[2] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۳۵۳ عبد الرحمٰن بن القاسم، ج۸، ص ۷۴۔

[3] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۳۵۳ عبد الرحمٰن بن القاسم، ج۸، ص ۷۳۔

{۵۴} رحمت بھری حکایت

اسلامی سرحد پر پہرا داری:

علی بن مَعْبَد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ'' آپ نے مسائل کو کیسا پایا؟'' اس پر انھوں نے اُف اُف کہا۔ میں نے کہا کہ'' پھر کس عمل کو آپ نے سب سے اچھا پایا؟'' فرمایا: '' اسلامی سرحد پر پہرا داری کو سب سے افضل پایا۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿39﴾ حضرت سیِّدُنا ابومحمد عبداللّٰہ بن وَھْب مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

حافظ الحدیث، فقیہ الامت حضرت سیِّدُ نا امام ابومحمد عبد اللّٰہ بن وَہب بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَالِك کے شاگردوں میں سے ہیں۔ 17 سال کی عمر میں طلب علم میں مصروف ہوئے۔ جلیل القدر فقیہ اور محدث ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے عبادت گزار بھی تھے۔ 125ھ بمطابق 743ء میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف میں سے "اَلْجَامِعُ فِی الْحَدِیْث" اور "اَلْمُوَطَّأ" ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عہدۂ قضا کی پیش کش

(1) ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۳۵۳ عبد الرحمٰن بن القاسم، ج۸، ص ۷۳۔

کی گئی لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اسے ٹھکرا دیا اور گمنام ہوگئے اور اپنے آپ کو اپنے گھر تک محدود کرلیا۔ (۱)

بحرِ علم:

حافظ الحدیث احمد بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ابن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ایک لاکھ حدیثیں بیان کی ہیں۔ میں نے ان سے زیادہ کثیر الحدیث کسی کو نہیں دیکھا، ان سے مروی 70 ہزار حدیثیں ہمیں حاصل ہوئیں ہیں۔ حضرت سیِّدُ نا امام ابوعبد اللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کیسے علم کا سمندر نہ ہوں کہ انہوں نے حضرت سیِّدُ نا امام مالک، حضرت سیِّدُ نا لَیث، حضرت سیِّدُ نا یحیٰی بن ایوب اور حضرت سیِّدُ نا عَمْرو بن حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن جیسے جلیل القدر آئمہ سے علم حاصل کیا ہے۔'' (۲)

زندگی کی تقسیم:

حضرت سیِّدُ نا سُحنُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زندگی کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک تہائی سرحدوں کی حفاظت میں، ایک تہائی اہل مصر کو علم دین سکھانے میں اور ایک تہائی بیت اللّٰہ شریف کا حج کرنے میں۔ منقول ہے کہ ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۱۳۷۷ عبد اللّٰہ بن وهب بن مسلم، ج ۸، ص ۱۴۰۔
الأعلام للزرکلی، ابن وهب (عبد اللّٰہ بن وهب بن مسلم الفهری)، ج ۴، ص ۱۴۴۔
......سیر اعلام النبلاء للذهبی، الرقم:۱۳۷۷ عبد اللّٰہ بن وهب بن مسلم، ج ۸، ص ۱۴۲۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے 36 بار حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔'' ابن زید نے کہا کہ ''ہم ابن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ''**علم کا دیوان**'' کہا کرتے تھے۔'' (۱)

خوفِ خدا کے سبب غشی طاری ہوگئی:

حضرت سیِّدُنا احمد بن سعید ہَمْدَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بیان کیا کہ ''ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حمام میں داخل ہوئے تو ایک قاری کو یہ آیت مبارکہ پڑھتے سنا ﴿وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ﴾ (پ۲۴، الغافر:۴۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے۔ تو خوفِ خدا کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غشی طاری ہوگئی۔'' (۲) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 197 ھ بمطابق 813ء کو مصر میں ہوا۔ (۳)

مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزاں وترساں رہا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اپنے دل میں بٹھائیں اور قرآن پاک کی ان آیات اور ان احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے رہیں جن سے ہمارے اندر خوف خدا پیدا ہو۔ خوف خدا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے۔ اگر

......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۱۳۷۷ عبد اللہ بن وھب بن مسلم، ج۸، ص۱۴۳۔

......حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن وھب، الرقم: ۱۲۵۱۱، ج۸، ص۳۶۳۔

......الأعلام للزرکلی، ابن وھب، ج۴، ص۱۴۴۔

ہمارے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا ہوگیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں ہمارا گمان بھی نہ ہوگا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ ۲۸، سورۂ طلاق میں ارشاد فرماتا ہے: ''وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔'' ہمارے دنیا و آخرت کے معاملے کو آسان فرمادے گا جیسا کہ آگے ارشاد فرماتا ہے: ''وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا ﴿۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔'' اور گناہوں کو مٹا کر بڑا ثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ آگے فرمایا: ''وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا۔''

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''میں نے نذر مانی کہ جب بھی کسی کی غیبت کروں گا تو ایک روزہ رکھوں گا۔ اس کام نے مجھے مشقت میں ڈال دیا پس اگر غیبت ہوجاتی تو میں ایک روزہ رکھ لیتا، پھر میں نے نیت کی کہ جب بھی کسی انسان کی غیبت کروں گا تو ایک درہم صدقہ کروں گا تو دراہم کی محبت کی وجہ سے میں نے غیبت چھوڑ دی۔'' (۱)

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق سے علم کے مقابلے میں ادب زیادہ سیکھا۔'' (۲)

(۱)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۳۷۷ عبد اللہ بن وھب، ج۸، ص ۱۴۴۔

(۲)......جامع بیان العلم، باب جامع فی آداب العالم والمتعلم، الحدیث: ۵۶۹، ص ۱۷۲۔

{۵۵} رحمت بھری حکایت

سب سے افضل عمل:

حضرت سیِّدُنا امام ابوعبداللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سُحْنُون بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''میں نے اس کی بارگاہ سے وہی پایا جو میں پسند کرتا تھا۔'' انہوں نے پھر پوچھا: ''اپنے اعمال میں سے کس عمل کو افضل پایا؟'' ارشاد فرمایا: ''قرآن حکیم کی تلاوت کو۔'' فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اور مسائل کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' تو اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''ان کو رہنے دو۔'' پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ''وہ اعلٰی عِلِّیِّیْن میں ہیں۔'' (1)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگان دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن قرآنِ مجید کی تلاوت کثرت سے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بزرگانِ دین کی عادتیں تلاوتِ قرآن پاک کے متعلق جداگانہ تھیں

(1) ......سیر اعلام النبلاء للذہبی، الرقم: ۱۳۷۷ عبد اللّٰہ بن وھب...، ج۸، ص۱۴۵۔

بعض حضرات تو ایک دن رات میں آٹھ ختم کر لیتے تھے چار دن میں اور چار رات میں۔ بعض حضرات چار، بعض دو اور بعض ایک اور بعض لوگ دو دن میں ایک ختم اور بعض تین دن میں، بعض پانچ دن بعض سات دن میں اور سات دن میں ختم کرنا اکثر صحابۂ کرام کا معمول تھا اس میں لوگوں کے حالات مختلف ہیں بعض تو نہایت تیز پڑھنے کی صورت میں بھی حروف کو ان کے مخرجوں (مخارج) سے ادا کرنے اور صحیح پڑھنے پر قادر ہوتے ہیں اور بعض لوگ اکثر تیز پڑھیں تو صحیح نہیں پڑھ سکتے لہٰذا تلاوت کرنے والوں کو چاہیے کہ صحیح پڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ ثواب صحیح پڑھنے میں ہے نہ کہ محض جلدی پڑھنے میں۔"[1] پیارے اسلامی بھائیو! قرآن مجید کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے چنانچہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: "جو شخص کتاب اللّٰه کا ایک حرف پڑھے گا، اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔"[2]

معلوم ہوا کہ "الٓمّٓ" پڑھنے والے کو 30 نیکیاں ملتی ہیں اور اگر ہم "الٓمّٓ" کے ہر حرف یعنی "اَلِف، لَام اور مِیْم کو مزید پھیلانے کا اعتبار کریں تو ان تینوں کے اپنے حروف 9 بنیں گے تو یوں تمام کے مجموعے کے برابر 90 نیکیاں ہوں گی۔"[3]

❁❁❁❁❁❁

[1] ......تفسیر نعیمی، مقدمہ، ج ۱، ص ۳۵، ۳۶۔

[2] ......سنن الترمذی، الحدیث: ۲۹۱۹، ج ۴، ص ۴۱۷۔

[3] ......الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة، ج ۱، ص ۶۸۔

﴿40﴾ شاعر ابونواس حسن بن ھانی

حالات:

ابونُواس حسن بن ہانی کی ولادت 146 ھ بمطابق 763ء کو "خُوزِسْتَان" کے شہر "اَھْــوَاز" میں ہوئی۔ بصرہ میں جوان ہوئے اور پھر بغداد چلے گئے اور 198ھ بمطابق 814ء کو وہیں انتقال ہوا۔ جاحظ معتزلی نے ان کے متعلق کہا کہ "میں نے ابونُواس سے بڑھ کر فصیح اور ان سے بڑا الغت کا کوئی عالم نہیں دیکھا۔" ابوعُبَیْدَہ کہتے ہیں: "دورِجاہلیت کے شعرا میں جو مقام اِمْرَءُ الْقَیْس کا تھا ویسا ہی مقام دورِاسلام کے شعرا میں ابونُواس ہے۔" (۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عفووکرم بہت بڑا ہے:

سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عفووکرم تمہارے گناہوں سے بہت بڑا ہے۔"

شیخ اسماعیل بن محمد بن عبد الھادی جرّاحی عجلونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کو ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: اس حدیث کو عَسْکَرِی، ابونُعَیْم اور دَیْلَمِی نے ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: یہ فرمان حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا حبیب بن حَرْث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا۔ عَسْکَرِی کہتے ہیں کہ اسی فرمان کے مفہوم کو عبد الملک بن مروان

......الأعلام للزركلي، ابو نُواس، ج ٢، ص ٢٢٥۔

نے برسرِ منبر کہا: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ قَدْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِی وَکَثُرَتْ وَاِنَّ عَفْوَكَ لَاَعْظَمُ مِنْھَا وَاَکْثَر یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک میرے گناہ بہت زیادہ ہوگئے مگر تیرا عفو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔'' اور اسی فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے ابونواس حسن بن ھانی نے (اپنے آپ کو مخاطب کرکے) کہا: ''یَا کَثِیْرَ الذُّنُوْبِ عَفْوُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ ذَنْبِكَ یعنی اے کثیر گناہوں والے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عفو تیرے گناہوں سے بڑا ہے۔'' پھر انہیں اشعار میں بیان کیا جن کا ترجمہ ومفہوم درج ذیل ہے:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگرچہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ تیرا عفو وکرم ان سے بہت بڑا ہے۔ اگر تو صرف نیکوں کی بخشش فرمائے گا تو تیرے گنہگار بندے کس کے در پر جا کر دعا کریں گے اور کس سے امید رکھیں گے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے گڑگڑا کر دعا کرتا ہوں جیسا تو نے حکم دیا۔ اگر تو نے میری دعا قبول نہ کی تو مجھ پر کون رحم کرے گا؟ میرے پاس تیری بارگاہ میں امید اور تیرے عفو وکرم کے سوا کچھ نہیں ہے اور میں مسلمان ہوں۔ [1]

{٥٦} رحمت بھری حکایت

اچھے اشعار بخشش کا ذریعہ بن گئے:

حضرت سیِّدُنا علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دَمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ابونُواس حسن بن ہانی کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب

[1] ...... کشف الخفاء للعَجلونی، حرف العین المھملۃ، تحت الحدیث:١٧٣٧، ج٢، ص٥٧۔

دیا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے توبہ کرنے اور ان (مذکورہ) اشعار کی وجہ سے بخش دیا جو میں نے بیماری کی حالت میں کہے تھے۔'' (۱)

{۵۷} رحمت بھری حکایت

بخشش کا سبب:

حافظ ابنِ کثیر نے بیان کیا کہ ابونُواس حسن بن ہانی کے کسی دوست نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان اشعار کے سبب بخش دیا جو میں نے نرگس کے پھول کے بارے میں کہے تھے (ان کا ترجمہ ہے) کہ ''زمین کی نباتات میں غور وفکر کرو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بنائی ہوئی اشیا کو دیکھو! آنکھوں سے دکھائی دینے والے چشمے اور وہ صاف دھلا ہوا سونا، زبرجد کی ٹہنیوں پر یہ سب گواہی دے رہے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی شریک نہیں۔'' (۲)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا انعام

حضرت سیِّدُنا ابوکاہل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے قبر کی تکلیف سے بچائے گا۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۹۲۸، ج۱۸، ص ۳۶۱)

---

(۱)...... کشف الخفاء للعَجلونی، حرف العین المھملۃ، تحت الحدیث ۱۷۳۷، ج۲، ص۵۸۔

(۲)...... البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، أحداث سنۃ خمس وتسعین ومائۃ، ج۷، ص۲۳۴۔

﴿41﴾ حضرت سیِّدُنامعروف بن فیروزکرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

حضرت سیِّدُ نامعروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہت بڑے زاہداور حضرت سیِّدُ ناامام علی رضا بن موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے غلاموں میں سے تھے۔ بغداد کے علاقہ کَرُخ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں اپنی زندگی گزاری۔لوگ برکت حاصل کرنے کی غرض سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے حتی کہ حضرت سیِّدُ ناامام اَحمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بھی حُصُولِ بَرَکت کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت عرصہ حضرت سیِّدُ ناداود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں گزارااور اکتسابِ فیض کیا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کَرُخ میں 200ھ بمطابق 815ء کووفات پائی۔

فرامین:

۞...... نیک اعمال کے بغیر جنت کی طلب،اتباعِ سنت کے بغیر شفاعت کی امید اورنافرمانی کے بعدرحمت کی تمنا کرنا حماقت ہے۔

۞...... دنیا کی محبت سے دور رہنے والامحبت الٰہی کے ذائقہ سے لذت حاصل کرتا ہے لیکن یہ محبت بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے کرم سے نصیب ہوتی ہے۔

۞...... حضرت سیِّدُ ناسَرِی سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ ''جب تمہیں کچھ طلب کرنا ہو تو اس طرح طلب کیا کرو، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! معروف کرخی کے صَدَقے مجھے فلاں چیز عطا فرما تو یقیناً وہ چیز تمھیں مل جائے گی(۱)۔'' (۲)

محبتِ الٰہی میں مدہُوش:

حضرت سیِّدُنا امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہَوازِن قُشَیرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

......ارشاد باری تعالیٰ ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ...الایۃ اس آیت کے فوائد بیان کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو نیک اعمال کے ساتھ کوئی اور وسیلہ بھی ڈھونڈنا ضروری ہے صرف نیک اعمال پر ہی قناعت نہ کرے یہ فائدہ اتَّقُوا اللّٰهَ کے بعد وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ فرمانے سے حاصل ہوا۔ سارے نیک اعمال تو اتَّقُوا اللّٰهَ میں داخل ہیں پھر وسیلہ کیا چیز ہے وہ وسیلہ مقبولین ہی تو ہے اس لئے بزرگان دین کی بیعت عہد صحابہ سے آج تک کی جاتی ہے مزید فرماتے ہیں زندہ بزرگوں سے ملاقات کے لئے سفر کرنا وفات یافتہ بزرگوں کے مزارات پر سفر کر کے حاضری دینا وہاں جا کر رب تعالی سے ان کے وسیلہ سے دعا کرنا اور مدینہ منورہ سفر کر کے جانا عرس بزگان دین میں سفر کر کے حاضر ہونا سب بہت ہی بہتر ہے ان سب سفروں کا ماخذ یہ ہی آیت ہے مزید شامی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جب ڈاکٹروں حکیموں کے پاس علاج کے لئے سفر کر کے جانا جائز ہے تو مقبول بندوں کے پاس قبروں پر سفر کر کے جانا بھی جائز ہے کہ صاحب مزارات کے فیوض تفاوت ہیں بلکہ بزرگوں کے عرسوں میں اولیاء اللّٰہ کا، علماء کا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں حاضری سے بہت سے بزرگوں سے ملاقات ہو جاتی ہے ابتغاء وسیلہ کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور پر مدینہ پاک سے تشریف لے گئے حالانکہ ابواء شریف جہاں جناب آمنہ کی قبر ہے مدینہ منورہ سے قریباً دو سو میل دور ہے یہ فقیر وہاں حاضر ہوا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج ۶، ص ۳۹۵، ۳۹۶)

......تذکرۃ الاولیاء، ذکر معروف الکرخی، الجزء الاول، ص ۲۴۱، ۲۴۴۔

الاعلام للزرکلی، معروف الکرخی، ج ۷، ص ۲۶۹

نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناسَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُ نا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوخواب میں اس حال میں دیکھا گویا کہ وہ عرش کے نیچے ہیں اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: ''یہ کون ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تو ان کے متعلق خوب جانتا ہے۔'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''یہ معروف کرخی ہے، میری محبت میں مدہوش ہے۔ اسے میری ملاقات سے ہی افاقہ ہوگا۔'' (1)

{۵۸} رحمت بھری حکایت

فقرا سے محبت:

حضرت سیِّدُ ناحسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''بخش دیا۔'' میں نے پوچھا: ''آپ کے زہد وتقویٰ کی وجہ سے۔'' فرمایا: ''نہیں! بلکہ اس لئے کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابن سمّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحت کو قبول کیا، فقر کو اختیار کیا اور فقرا سے محبت کی۔''

حضرت سیِّدُ نا ابن سمّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحت: ''جو شخص مکمل طور پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے منہ پھیر لیتا ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی طرف توجہ کم کر دیتا ہے اور جو شخص دل سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو جائے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت کو

(1) ......الرسالة القشيرية، ابو محفوظ معروف بن فيروز الكرخي، ص۲۷۔

اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور تمام مخلوق کا رخ اس کی طرف پھیر دیتا ہے اور جو کبھی کبھی ایسا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کبھی کبھی اس پر رحمت فرماتا ہے۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿42﴾ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا نام محمد بن ادریس بن عباس اور کنیت ابو عبد اللہ ہے مقام غَزَّہ میں 150 ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باعمل عالم دین، بلند شرف والے، اچھے اخلاق والے، سخاوت کرنے والے، تاریکیوں میں روشنی اور تبع تابعین میں سے ہیں۔ رمضان المبارک میں 60 قرآن پاک ختم فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام مالک اور حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما سے بھی علم حاصل کیا۔ مذہب المُہَذَّب شافعیہ کے عظیم المرتبت پیشوا ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مصر میں 204ھ کو رجب المرجب کی آخری تاریخ میں جمعرات کی رات وصال فرمایا اور جمعہ کے دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفن کیا گیا۔ (۲)

۱......الرسالة القشيرية، ابو محفوظ معروف بن فيروز الكرخی، ص۲۷۔

۲......حلية الاولياء، الرقم: ۴۴۲ الامام الشافعی، ج ۹، ص ۱۴۳، ۱۷۱۔
مرقاة المفاتيح، شرح مقدمة المشكاة، ج ۱، ص ۶۲۔

فرامین:

❁......علم وہ نہیں جو یاد کیا بلکہ علم وہ ہے جو نفع دے۔ (۱)

❁......علم حاصل کرنا نفل نماز سے افضل ہے۔ (۲)

❁......اگر علما ولی نہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی ولی نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بناتا۔ (۳)

{۵۹} رحمت بھری حکایت

سونے کی کرسی:

حضرت سیِّدُنا رَبیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے وصال کے بعد ان کوخواب میں دیکھا کر پوچھا: ''اے ابوعبد اللہ!: مَاصَنَعَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا'': مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور مجھ پر نفیس موتی بکھیرے۔'' (۴)

{۶۰} رحمت بھری حکایت

دُرودِ پاک کے سبب بخشش:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن حَکَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے

......حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، الرقم: ۱۳۳۶۶، ج۹، ص ۱۳۱۔

......المرجع السابق، الرقم: ۱۳۳۴۷، ج۹، ص ۱۲۶۔

......مرقاۃ المفاتیح، شرح مقدمۃ المشکاۃ، ج ۱، ص ۶۶۔

......احیاء علوم الدین ،باب منامات المشائخ ،ج۵، ص۲۶۷۔

خواب میں حضرت سیّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لئے جنت یوں سجائی گئی جیسے کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے کہ دولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''کس سبب سے آپ نے یہ مقام پایا؟'' فرمایا: ''میری کتاب ''الرِّسَالَۃ'' میں جو درود پاک لکھا ہے اس کے سبب سے۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کس طرح ہے؟'' فرمایا: ''وہ یوں ہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ. یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کرنے والوں اور ان کے ذکر سے غافل رہنے والوں کی تعداد کے برابر ان پر رحمت نازل فرما۔'' صبح کو میں نے کتاب ''الرِّسَالَۃ'' کو دیکھا تو وہی درود پاک لکھا ہوا تھا جو آپ نے خواب میں بتایا تھا۔ (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❀❀❀❀❀❀

﴿43﴾ حضرت سیِّدُنا ابو خالد یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام یزید بن ہارون بن زَاذی بن ثابِت اور کنیت ابو خالد ہے۔ واسط میں 118ھ کو پیدا ہوئے اور آبا و اجداد ''بخاریٰ'' کے رہنے والے تھے۔ نیکی کی دعوت دینے والے، برائی سے منع کرنے والے، عبادت الٰہی

(1)......سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما... الخ، اللطیفۃ الحادیۃ والعشرون، ص ١٣٤۔

میں اعلیٰ مقام رکھنے والے اور حافظ الحدیث تھے، خود فرماتے ہیں کہ میں نے 25 ہزار (ایک روایت کے مطابق 24 ہزار) احادیث مبارکہ کی اسناد یاد کیں ہیں اور کوئی فخر نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغداد آئے اور وہاں احادیث بیان کیں پھر واپس واسِط لوٹ آئے۔ بغداد میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس 70 ہزار لوگوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ آپ نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے گویا کوئی ستون ہے۔

حسن بن عَرَفَہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو واسِط میں دیکھا آپ کی آنکھیں لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں، پھر میں نے دیکھا کہ آپ ایک آنکھ سے نابینا ہو گئے، کچھ عرصہ بعد دیکھا تو آپ دونوں آنکھوں سے نابینا ہو گئے تھے، میں نے آپ سے پوچھا: ''اے ابوخالد! آپ کی دونوں خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''رات کے آخری حصہ میں رونے کے سبب دونوں آنکھیں چلی گئیں۔'' ربیع الآخر 206ھ کو واسط میں وفات پائی۔ [1]

فرامین:

❁ ...... ہارون حَمَّال کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد سے ایک شخص جس کی علم کی ایک مجلس فوت ہو گئی تھی اس نے حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ مجھے دوبارہ بیان کر دیں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو فلاں! کیا تجھے معلوم نہیں، جو شخص (علم کی مجلس سے) غیر حاضر رہا وہ محروم ہو گیا اور اس کے

[1] ...... تاریخ بغداد، الرقم: ۷۶۱۱ یزید بن ھارون، ج ۱۴، ص ۳۳۸-۳۴۷۔

دوستوں نے اس کا حصہ لے لیا۔'' [۱]

۞......جس نے بے وقت حکومت طلب کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے وقت میں حکومت سے محروم کردے گا۔ [۲]

{۶۱} رحمت بھری حکایت

قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ:

وَہب بن بَیَان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوخالد! کیا آپ وصال نہیں فرما گئے؟'' فرمایا: ''میں اپنی قبر میں ہوں اور میری قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔'' [۳]

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ مرنے کے بعد اور بروز قیامت اٹھنے سے قبل بھی ایک زندگی ہے، جس کا نام ''برزخی زندگی'' رکھا گیا ہے اس زندگی میں لوگوں کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔کوئی خوشی میں ہے، تو کوئی غم میں، کسی کی قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، تو کسی کی دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، کوئی رو رہا ہے، کوئی ہنس رہا ہے۔کوئی اپنی سابقہ

[۱]......الجامع لاخلاق الراوی للخطیب، والمحفوظ عن ابن شهاب، الحدیث:۱۴۲۴، ج۲، ص۱۳۷۔

[۲]......صفة الصفوة، الرقم:۷۷۳ یزید بن هارون، ج۲، الجزء الثالث، ص۱۰۔

[۳]......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۲۹۹، ج۳، ص۱۴۳۔

دنیاوی زندگی کے بارے میں مطمئن ہے، تو کوئی شدید غم و پچھتاوے کی آگ میں جل رہا ہے۔ غرض یہ کہ وہاں کی زندگی کا دارومدار، اکثر دنیاوی اعمال پر موقوف ہے۔ یہاں جیسے عمل کیے ہوں گے، وہاں ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم ایسے کام کریں جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو جائیں تاکہ ہماری قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جائے۔ صحیح اسلامی زندگی گزارنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72 اور اسلامی بہنوں کے لیے 63 مدنی انعامات بصورت سوالات دیے گئے ہیں کئی خوش نصیب روزانہ "فکر مدینہ" کرتے ہوئے حسب توفیق جوابات کی خانہ پوری کرتے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ سے "مدنی انعامات" کا رسالہ ہدیّۃً حاصل کرکے اس کی خانہ پوری کیا کریں۔

{۶۲} رحمت بھری حکایت

ذکر کی محافل اختیار کرنے کی فضیلت:

حَوْثَرَہ بن محمد مِنْقَرِی بصری کہتے ہیں میں نے حضرت سیِّدُ نا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے وصال کی 4 راتوں کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" فرمایا: "میری نیکیوں کو قبول فرمایا اور میرے گناہوں سے چشم پوشی فرمائی اور حقوق العباد میرے سپُرد کر دیے (کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حقوق والوں سے حقوق معاف کروا دے گا)۔" میں نے

کہا: ''اس کے بعد کیا ہوا؟'' فرمایا: ''کریم صرف کرم فرماتا ہے اس نے میرے گناہوں کی بخشش فرما کر مجھے جنت میں داخل فرما دیا۔'' میں نے کہا: ''کس سبب سے آپ نے یہ مقام پایا؟'' فرمایا: ''ذکر کی محافل اختیار کرنے، حق بات کہنے، گفتگو میں سچ بولنے، نماز میں طویل قیام کرنے اور فقر پر صبر کرنے کے سبب۔'' میں نے کہا: ''منکر نکیر حق ہیں؟'' فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! ہاں! حق ہیں، انہوں نے مجھے بٹھا کر سوالات کرتے ہوئے پوچھا: ''مَنْ رَّبُّكَ وَمَادِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ یعنی تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے، تیرے نبی کون ہیں؟'' میں نے اپنی داڑھی کو مٹی سے صاف کرتے ہوئے کہا: ''کیا میرے جیسے شخص سے بھی اب سوالات کیے جائیں گے میں یزید بن ہارون ہوں، میں دنیا میں 60 سال سے لوگوں کو تمہارے سوالات کے جوابات سکھا رہا ہوں۔'' ان دونوں میں سے ایک نے کہا: ''یزید بن ہارون نے سچ کہا۔'' پھر کہا: ''سو جا جس طرح دلہن سوتی ہے آج کے بعد تجھ پر کوئی خوف نہیں۔'' (۱)

{۶۳} رحمت بھری حکایت

دُگنا اجر عطا فرمایا:

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے پوتے یا نواسے ابو نافع نے یہ بات بیان کی کہ میں حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَوَّل

......الحاوی للفتاوی للسیوطی، ج۲، ص۲۳۵۔

کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں دو شخص اور بھی تھے ان میں سے ایک نے کہا: میں نے حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی، مجھے دگنا اجر عطا فرمایا اور مجھ پر عتاب کرتے ہوئے فرمایا: ''تم حَرِیز بن عثمان سے احادیث بیان کرتے تھے؟'' میں نے عرض کی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اسے بھلا سمجھتا تھا۔'' ارشاد فرمایا: ''وہ علی سے بغض رکھتا تھا۔''

پھر دوسرے شخص نے بیان کیا کہ میں نے بھی انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''کیا منکر نکیر آپ کے پاس آئے تھے؟'' جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے سوال کیا: ''تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟'' میں نے کہا کہ ''کیا مجھ جیسے شخص سے بھی یہ سوالات کئے جاتے ہیں میں دنیا میں لوگوں کو اسی کی تعلیم دیتا رہا ہوں۔'' تو انہوں نے کہا: ''یہ سچ کہتے ہے۔'' [1]

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

سب سے زیادہ عذاب

حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سے زیادہ عذاب اس عالم ہوگا جس کے علم نے اسے نفع نہ دیا ہوگا۔''

(شعب الایمان، فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۷۸، ج۲، ص۲۸۵)

---

[1] ......سیر اعلام النبلاء للذھبی، الرقم: ۱۴۳۲ یزید بن ھارون، ج۸، ص۲۳۲۔

﴿44﴾ حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان عبدالرحمن بن احمد بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زاہد، عبادت گزار اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں میں سے ایک ہیں۔ داریا میں رہنے کی وجہ سے دارانی کہلاتے ہیں اور داریا دمشق میں ایک بستی ہے۔215ھ بمطابق 830ء میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ (۱)

فرامین:

- ...... جب امید، خوف پر غالب آجاتی ہے تو وقت برباد ہو جاتا ہے۔ (۲)
- ...... جو دنیا سے مقابلہ کرتا ہے یہ اسے پچھاڑ دیتی ہے۔ (۳)
- ...... جو دن میں نیکی کرے گا اُسے رات میں بدلہ دیا جائے گا اور جو رات میں نیکی کرے گا اُسے دن میں بدلہ دیا جائے گا اور جو ترکِ خواہش میں سچا ہو گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے دل سے نکال دے گا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان نہیں کہ کسی دل کو اس خواہش کی وجہ سے تکلیف دے جسے اس کی رضا کے لیے ترک کر دیا گیا ہو۔ (۴)
- ...... بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق و موافق ہو۔ (کہ جس چیز کی

---

(۱) ......طبقات الصوفیۃ للسُّلَمی، الطبقۃ الاولی، الرقم: ۹ ابو سلیمان الدارانی (عبد الرحمن بن عطیۃ)، ص ۷۴۔

(۲) ......المرجع السابق، ص ۷۵۔

(۳) ......المرجع السابق، ص ۷۶۔

(۴) ......المرجع السابق۔

سامنے والے کو حاجت ہو وہ دی جائے۔) (١)

❁...... سچا انسان وہ ہے جس کا ظاہر و باطن ایک ہو۔ (٢)

❁...... جو سچ بولے گا اسے بدلہ دیا جائے گا اور جو نیکی کرے گا اسے عافیت دی جائے گی۔ (٣)

❁...... بسا اوقات میرے دل میں (تصوف کا) کوئی نکتہ پیدا ہوتا ہے جو کئی دنوں تک رہتا ہے لیکن میں اسے دو عادل گواہوں یعنی قرآن وحدیث (کی تائید) کے بغیر قبول نہیں کرتا۔ (٤)

❁...... جس عمل کا دنیا میں ثواب نہیں، اس کی آخرت میں جزا نہیں۔ (٥)

❁...... جب دل بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو نرم اور صاف ہوتا ہے اور جب سیر و سیراب ہوتا ہے اندھا ہو جاتا ہے۔ (٦)

❁...... بندہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ترین کرنے والی چیز محاسبہ ہے۔ (٧)

❁...... ہر چیز کا مہر ہوتا ہے اور جنت کا مہر دنیا و مافیہا کو ترک کر دینا ہے۔ (٨)

❁...... ہر چیز کا ایک زیور ہے اور سچائی کا زیور خُشُوع ہے۔ (٩)

❁...... ہر چیز کا ایک ٹھکانہ ہے اور سچائی کا ٹھکانہ پرہیزگاروں کے دل ہیں۔ (١٠)

❁...... ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے اور ذلت و رسوائی کی علامت گریہ وزاری

---

(١)......طبقات الصوفية للسُّلَمی، ص٧٦۔ (٢)......المرجع السابق۔
(٣)......المرجع السابق۔ (٤)......المرجع السابق۔
(٥)......المرجع السابق، ص٧٧۔ (٦)......المرجع السابق۔
(٧)......المرجع السابق، ص٧٨۔ (٨)......المرجع السابق۔
(٩)......المرجع السابق۔ (١٠)......المرجع السابق۔

کو ترک کر دینا ہے۔ (۱)

❁...... خواہش نفس کی خلاف ورزی افضل ترین عمل ہے۔ (۲)

❁...... جب دل میں خوفِ خدا گھر کر لیتا ہے، تو وہ نفسانی خواہشات کو جلا ڈالتا اور دل سے غفلت کی چادر اتار دیتا ہے۔ (۳)

❁...... ہر چیز کو زنگ لگتا ہے اور دل کی نورانیت کو پیٹ بھرنے سے زنگ لگتا ہے۔ (۴)

❁...... جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے لو لگانے میں غالب آنا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنی گردن سے غیروں کی محبت کے پٹے کھول دے۔ (۵)

❁...... سچائی جس کا وسیلہ ہو گا اس کا انعام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے۔ (۶)

❁...... ہر چیز کی ایک سچائی ہے اور یقین کی سچائی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔ (۷)

❁...... جس گروہ کے لئے کوئی غمگین شخص روئے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس گروہ پر ضرور رحم فرمائے گا۔ (۸)

❁...... عیال (بال بچے) صاحبِ یقین کے یقین کو کمزور کر دیتے ہیں کیونکہ اکیلے میں اسے بھوک لگے تو وہ صبر کر لیتا ہے لیکن جب عیال کو بھوک ستائے گی تو وہ ان کے لئے طلب کرے گا اور جب طلب آ جاتی ہے یقین کمزور ہو جاتا ہے۔ (۹)

......طبقات الصوفیة للسُّلَمی، الطبقة الاولی، الرقم: ۹ ابو سلیمان الدارانی، ص ۷۹۔

......المرجع السابق۔ ......المرجع السابق۔

......المرجع السابق۔ ......المرجع السابق۔

......المرجع السابق۔ ......المرجع السابق۔

......المرجع السابق۔ ......المرجع السابق، ص ۷۸۔

دل میں مخلوق کا خیال:

حضرت سیِّدُنا احمد بن اَبِی حَوَارِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے عرض کی کہ ''جب میں نے تنہائی میں نماز پڑھی تو بہت لذت محسوس کی۔'' ارشاد فرمایا: ''کس چیز کی لذت محسوس کی؟'' میں نے کہا: ''اس چیز کی کہ وہاں مجھے کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔'' ارشاد فرمایا: ''تمہارا ایمان کمزور ہے کیونکہ دورانِ نماز تمہارے دل میں مخلوق کا خیال رہتا ہے۔'' (1)

{٦٤} رحمت بھری حکایت

مغفرت ہوگئی:

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی لیکن میرے لیے صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے اشارات سے بڑھ کر کوئی چیز نقصان دہ ثابت نہ ہوئی۔'' (2)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

---

(1) ......طبقات الصوفیة للسُّلَمی، الطبقة الاولی، الرقم: ۹ ابو سلیمان الدارانی، ص۷۷۔

(2) ......الرسالة القشیریة، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۲۔

﴿45﴾ حضرت سیِّدَتُنا زُبَیدَۃ بِنتِ جَعفَر بِن منصور ھاشمیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا اپنے زمانے کی افضل اور مشہور و معروف خواتین میں سے ہیں۔ عباسی خلیفہ امین کی والدہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کا نام اَمَۃُ العزیز ہے لیکن زبیدہ کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔ 165ھ میں خلیفہ ہارون رشید نے آپ سے نکاح کیا۔ آپ انتہائی مالدار خاتون تھیں۔ عَیْنُ زُبَیْدَہ (یعنی زبیدہ کا چشمہ) کے علاوہ بھی کئی نفع بخش یادگاریں چھوڑی ہیں۔

ابن تغری بردی نے آپ کی تعریف میں کہا کہ ''حضرت سیِّدَتُنا زبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا اپنے زمانے کی عورتوں میں دین، حسب نسب، حسن و جمال، عفت و پاکدامنی اور بھلائی کرنے میں عظیم خاتون تھیں۔''

ابنِ جُبَیر نے حج کے راستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ حوض و تالاب، کنویں اور چشمے جو بغداد سے مکہ مکرمہ تک بنے ہوئے ہیں، یہ سب حضرت سیِّدَتُنا زُبَیدَہ بنت جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کے بنوائے ہوئے ہیں۔ آپ تمام زندگی ایسے ہی نیک کاموں کو سرانجام دیتی رہی ہیں اور اس راستے میں کئی ایسی ضروریات و لوازماتِ زندگی چھوڑ گئیں کہ آپ کی وفات سے اب تک ہر سال حجاج کرام ان سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اگر آپ کی یہ کاوشیں نہ ہوتیں تو یہ راستے کب کے ویران ہو جاتے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا 216ھ بمطابق 831ء کو

بغداد میں انتقال فرما گئیں۔ (۱)

{۶۵} رحمت بھری حکایت

اچھی نیت کے سبب بخشش ہو گئی:

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا زُبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما دی۔'' پوچھا گیا: ''کیا مکہ مکرمہ کے راستے میں بکثرت مال خرچ کرنے کی وجہ سے؟'' ارشاد فرمایا: ''نہیں! اس کا اجر تو اس کے مالکوں کو مل گیا اور مجھے میری نیت کی وجہ سے بخش دیا گیا۔'' (۲)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''انسان کو چند روز کے عمل سے نہیں اچھی نیت سے جنت حاصل ہوگی۔''(۳) حدیث مبارکہ میں ہے کہ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''(۴) پیارے اسلامی بھائیو! جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی، اتنا ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

......الأعلام للزركلي، زبيدة بنت جعفر، ج۳، ص ۴۲۔

......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ۴۲۲۔

...... کیمیائے سعادت ، ج ۲، ص ۸۶۱۔

......المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵۔

چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّانَوٰی ترجمہ: اعمال (کے ثواب) کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔[1] اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کے لیے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سنتوں بھرا بیان ''نیت کا پھل'' اور مختلف اعمال کی نیتوں سے متعلق آپ زِیْدَمَجْدُہ کے مرتب کردہ کارڈ اور پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیّۃً حاصل فرمایئے۔

{٦٦} رحمت بھری حکایت

احترامِ اذان کے سبب بخشش ہوگئی:

منقول ہے کہ ایک نیک شخص نے حضرت سیِّدَتُنا زُبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر ان کا حال دریافت کیا تو فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔'' اس نے پوچھا: ''کیا ان حوضوں کی وجہ سے جو آپ نے حرمین شریفین کے مابین بنوائے ہیں؟'' فرمایا: ''نہیں، وہ تو غصب شدہ مالوں سے بنے تھے ان کا ثواب ان کے مالکوں کو مل گیا۔'' پوچھا: ''کس سبب سے آپ کی مغفرت ہوئی؟'' فرمایا: ''ایک دن میں اور میری نوکرانیاں اور سہیلیاں خوش طبعی میں مصروف تھیں کہ اذان شروع ہوگئی۔ مؤذن نے جیسے ہی اَللّٰہُ اَکْبَر کہا، میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عظمت وجلال کی وجہ سے ان کو خاموش

[1] ......صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، ج ۱، ص۶۔

کرادیا یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوگیا(۱)۔بس اسی وجہ سے **اللّٰــہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ مقام عطا فرمایا ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔'' (۲)

{۶۷} رحمت بھری حکایت

چار دعائیہ کلمات:

حضرت سیِّدَتُنا زُبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکِ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ان چار کلمات کی وجہ سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی:

(۱)......لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُفْنِیْ بِھَا عُمُرِیْ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اسی پر اپنی زندگی تمام کروں۔(۲)......لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُدْخَلُ بِھَا قَبْرِیْ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر مجھے قبر میں داخل کیا جائے۔(۳)......لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَخْلُوْبِھَا وَحْدِیْ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کلمے کے ساتھ میں خلوت وتنہائی اختیار کروں۔

......**دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1250 صفحات** پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' جلد اول، حصہ سوم کے صَفْحَہ **473** پر لکھا ہے کہ ''جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور جوابِ سلام، تمام اشغال موقوف کردے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت موقوف کردے اوراذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ یوہیں اقامت میں۔(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ج ۲، ص ۸۱) جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذاللّٰہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔''اذان اوراذان واقامت کا جواب دینے کے فضائل وطریقہ جاننے کے لئے **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کا مطبوعہ ۳۲ صفحات پر مشتمل رِسالہ ''**فیضانِ اذان**'' کا مطالعہ فرمالیجئے۔

......تفسیر روح البیان، ج ۶، ص ۶۰ ملخصًا۔

(۴)......لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْقِیْ بِھَا رَبِّیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کلمے کے ساتھ میں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کروں۔ (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین }

❁❁❁❁❁❁

﴿46﴾ حضرت سیِّدُنا فَتْح بن سعید مَوْصِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام فَتْح بن سعید مَوْصِلی اور کنیت ابو نَصر ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا سے بے رغبت، عبادت گزار اور عرب کے معزز شخص تھے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دردِ سر میں مبتلا ہوئے تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس مرض میں مبتلا کیا جس میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مبتلا کیا، اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رکعت نفل پڑھوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 220ھ میں ہوا۔ (۲)

فرامین:

❁......جو ہمیشہ اپنے دل پر نظر رکھتا ہے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنے کی توفیق ملتی ہے اور جو اپنی خواہشات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ترجیح دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت اس کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا طالب ہو، اس کے

---

(۱)......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت... الخ، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۵۔

(۲)......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۱۶۹۷ فتح الموصلی، ج۹، ص۱۷۹۔

علاوہ ہر چیز سے کنارہ کشی اختیار کرلے، اس کے حق کی رعایت کرے اور تنہائی میں اس سے خوف رکھے تو اسے ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کو پیشِ نظر رکھنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ (۱)

{۶۸} رحمت بھری حکایت

خون کے آنسو:

حضرت سیِّدُ نافَتْح مَوْصِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا ایک عقیدت مند آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کو روتے ہوئے اس حال میں پایا کہ آنسوؤں میں پیلا پن واضح تھا۔ تو اس نے دریافت کیا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خون کے آنسو رو رہے ہیں؟'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' اس نے دوبارہ عرض کی: ''کس بات پر رو رہے ہیں؟'' آپ نے جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واجب کردہ حق سے کوتاہی برتنے پر۔'' پھر آپ کے انتقال کے بعد اسی شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے مجھے بخش دیا۔'' اس شخص نے پوچھا: ''آپ کے آنسوؤں کا کیا ہوا؟'' تو آپ نے جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے سبب مجھے اپنے قرب سے مشرف فرمایا اور مجھ سے پوچھا: ''اے فَتْح! تو کس بات پر رویا کرتا تھا؟'' میں نے عرض کی: ''میں تیرے واجب کردہ حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی پر روتا تھا۔'' پھر پوچھا: ''خون کے آنسو کیوں

---

(۱) ...... صفۃالصفوۃ، الرقم: ۷۲۴فتح بن سعید ، ج ۲، الجزء الرابع، ص ۱۵۸ ۔

روتا تھا؟'' تو میں نے عرض کی: ''اس خوف سے کہ کہیں تو میرے لئے توبہ کا دروازہ بند نہ کردے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے فَتْح! اس (رونے) سے تیرا ارادہ کیا تھا؟ مجھے اپنی عزت کی قسم! 40 سال تک تیرے محافظ فرشتے آسمانوں پر اس طرح آئے کہ تیرے اعمال نامے میں ایک بھی گناہ نہیں تھا۔''[1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿47﴾ حضرت سیِّدُنا ابو فیاض ذوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا ابو فَیَّاض ثَوبان بن ابراہیم ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مشہور عابد وزاہد بزرگ تھے۔ صاحبِ فصاحت وحکمت اور شاعر بھی تھے۔ اپنے وقت میں علم اور پرہیز گاری کے اعتبار سے یکتا تھے۔ اِبنُ الجَلَّاء کہتے ہیں: ''میں نے 600 شیوخ سے ملاقات کی ہے مگر میں نے چار شیوخ کی مثل کسی کو نہیں پایا ان میں حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مقامِ جِیزَہ میں 245ھ بمطابق 859ء کو وصال فرمایا۔[2]

---

[1] ......الزواجرعن اقتراف الکبائر، مقدمة المولف، ج ۱، ص ۳۷۔

[2] ......اعلام للزرکلی، ذوالنون المصری، ج ۲، ص ۱۰۲۔
تاریخ دمشق، الرقم: ۲۱۱۱ ذو النون بن ابراہیم، ج ۱۷، ص ۴۰۱، ۴۰۴۔

فرامین:

✿...... تین چیزیں راہ راست پر ہونے کی علامت ہیں: (۱)......مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنا (۲)......نعمت کے وقت توبہ کرنا (۳)......غضب کے وقت احسان (اچھا برتاؤ) باقی رکھنا۔

✿...... تین چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ انسیت کی علامت ہیں: (۱)...... خلوت میں لذت محسوس کرنا (۲)......لوگوں کی صحبت سے وحشت وگھبراہٹ محسوس کرنا (۳)......تنہائی کو اچھا سمجھنا۔

✿...... تین چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب متوجہ رہنے کی علامت ہیں: (۱)...... ہر شے سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لولگانا (۲)...... ہر شے کا اس سے سوال کرنا (۳)...... ہر وقت اس سے محبت کرنا۔ [1]

{٦٩} رحمت بھری حکایت

تین باتوں کا سوال:

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: میں دنیا میں اس سے تین باتوں کا سوال کیا کرتا تھا تو اس نے مجھے بعض عطا کر دیں اور امید ہے کہ باقی بھی عطا فرمائے گا۔ میں اس سے سوال کرتا تھا: (۱)......کہ وہ مجھے ان دس چیزوں میں سے جو رضوان عَلَیْہِ السَّلَام (جنت کا دربان فرشتہ) کے ہاتھ

[1] ......تاریخ دمشق، الرقم: ۲۱۱۱ ذو النون بن ابراهیم، ج۱۷، ص۴۱۴، ۴۱۵۔

میں ہیں، ایک عطا کرے نیز یہ کہ وہ بذات خود عطا کرے۔(۲)……جو عذاب مالک عَلَیْہِ السَّلَام (جہنم کا دربان فرشتہ) کے ہاتھ میں ہے اس کے مقابلے میں دس گنا عذاب دے لیکن خود دے اور(۳)……یہ کہ مجھے ابدی زبان کے ساتھ ذکر کی توفیق عطا فرمائے۔[۱]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿48﴾ حضرت سیِّدُنا بِشْر بن حارث حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

حضرت سیِّدُ نابِشْر بن حارث بن عبدالرحمٰن بن عطاء المَرْوَزِی البغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کنیت ابونَصر ہے۔"حافی" کے لقب سے مشہور ہیں، اولیائے صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن میں شمار کئے جاتے ہیں اور حدیث بیان کرنے میں ثقہ راوی ہیں۔مقام"مَرْو" میں 152ھ کو پیدا ہوئے اور 227ھ کو جمعہ کے دن ربیع الاول کے مہینے میں بغداد میں انتقال فرمایا۔ایک دفعہ خلیفہ مامون رشید نے کہا:"اس علاقے میں حضرت سیِّدُ ناشیخ بِشْر بن حارث حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے سوا کوئی ایسا نہیں جس سے حیا کی جاتی ہو۔"[۲]

……الرسالة القشيرية ،باب رويا القوم، ص ۴۱۹۔

……سیراعلام النبلاء للذھبی، الرقم: ۱۶۹۱ بشر بن الحارث، ج۹،ص ۱۷۰۔

تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۸۸۱ بشر بن الحارث، ج ۱۰،ص ۱۸۹، ۲۲۱۔

فرامین:

✿...... جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ عبادت کی مٹھاس نہیں پا سکتا۔

✿...... تو اس لئے عمل نہ کر کہ لوگوں میں تیرا چرچا ہو اپنی نیکیوں کو ایسے چھپا جیسے اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔ (۱)

{۷۰} رحمت بھری حکایت

لوبیا کی خواہش:

حضرت سیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کو کئی سال تک لوبیا کی خواہش رہی لیکن آپ نے اسے نہ کھایا۔ وصال کے بعد آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: بخش دیا اور مجھ سے فرمایا: ''اے نہ کھانے والے! کھاؤ اور اے نہ پینے والے! پیو۔'' (۲)

{۷۱} رحمت بھری حکایت

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کی مغفرت:

ابو العباس قُرَشی کہتے ہیں حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی موت کے چند دن بعد میں حضرت سیِّدُنا ابو نَصر تمَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے پاس آیا۔ ان کی ڈھارس بندھائی۔ حضرت سیِّدُنا ابو نَصر تمَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں نے

......سیر اعلام النبلاء للذھبی، الرقم: ۱۶۹۱ بشر بن الحارث، ج۹، ص ۱۷۲، ۱۷۴۔

......الرسالة القشیریة، ابو نصر بشر الحافی، ص ۳۲۔

گذشتہ رات حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو اچھی حالت میں دیکھ کر ان سے پوچھا: ''بِمَا صَنَعَ بِکَ رَبُّکَ یعنی آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: '' مجھے اپنے رب سے حیا آئی کیونکہ اس نے مجھے کثیر بھلائی عطا فرمائی اور جو اس نے مجھے عطا فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ اس نے میرے جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کی مغفرت فرمادی۔'' (۱)

{۷۲} رحمت بھری حکایت

کبھی حق ادا نہ کر پاتا:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر عبداللّٰہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: '' مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا: '' اے بشر! اگر تو پتھروں پر بھی مجھے سجدے کرتا تو بھی اس مقام و مرتبہ کا حق ادا نہ کر پاتا جو میں نے اپنے بندوں کے دلوں میں تیرے لئے پیدا کیا ہے۔'' (۲)

{۷۳} رحمت بھری حکایت

محبوبِ الٰہی:

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

(۱)......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم: ۳۰۲، ج۳، ص۱۴۴۔

(۲)......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، باب ماروی من الشعر فی المنام، الرقم: ۲۷۸، ج۳، ص۱۳۶

فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''مرحبا اے بشر! جس دن میں نے تجھے وفات دی اس دن روئے زمین پر مجھے تجھ سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا۔'' (۱)

{۷۴} رحمت بھری حکایت

جنتی نعمتوں کے دستر خوان:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم حَرْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو خواب میں دیکھا گویا مسجد رُصافہ سے باہر تشریف لارہے ہیں اور دامن میں کوئی چیز حرکت کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور مجھے اعزاز واکرام سے نوازا۔'' میں نے پھر پوچھا: ''آپ کے دامن میں کیا ہے؟'' جواب دیا: ''گزشتہ رات حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کی روح ہمارے پاس تشریف لائی، اس پر موتیوں اور یاقوت کی بارش کی گئی، یہ وہ موتی ہیں جو میں نے چن لیے تھے۔'' میں نے پوچھا: ''حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مُعِین اور حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا گیا؟'' جواب دیا: ''میں ان دونوں سے اس

......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ۴۲۴۔

حالت میں جدا ہوا تھا کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کر رہے تھے اور ان کے لیے (جنتی نعمتوں کے) دستر خوان بچھائے گئے تھے۔''

میں نے کہا:'' تو آپ نے ان کے ساتھ جنتی نعمتیں کیوں نہیں کھائیں؟''

جواب دیا:'' میرے سامنے وہ نعمتیں بالکل بے وقعت تھیں کیونکہ میں تو خود دیدارِ الٰہی میں گم تھا۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿49﴾ حضرت سیِّدُنا ابونَصُر عبدالملک بن عبدالعزیز تَمَّار عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار

حالات:

آپ کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ہے۔ اور کنیت ابونَصُر ہے۔ ابوحاتم نے کہا:'' ان کا شمار ابدالوں میں ہوتا ہے۔'' ابن سَعُد نے کہا: منقول ہے کہ آپ ابومسلم کے قتل کے چھ ماہ بعد پیدا ہوئے اور بغداد تشریف لا کر کھجوروں کی تجارت فرمائی (شاید یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام کے ساتھ تمار آتا ہے کہ تمار کھجور فروش کو کہتے ہیں) آپ فاضل، قابل اعتماد راوی، متقی و پرہیز گار تھے۔ 228ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ (۲)

---

(۱)......وفیات الاعیان، الرقم: ۲۰، ابن حنبل، ج ۱، ص ۸۸۔

(۲)......تھذیب التھذیب، الرقم: ۴۳۱۸ عبد الملک بن عبدالعزیز، ج ۵، ص ۳۰۷۔

{۷۵} رحمت بھری حکایت

صبر اور غریبی کا صلہ:

حضرت سیِّدُنا امام ابوعبداللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن محمد بن اَبِی الوَرد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: مجھے حضرت سیِّدُنا بِشر بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث کے موذن نے بتایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بِشر بن حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔'' میں نے عرض کی: ''حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی مغفرت فرمادی۔'' میں نے پھر پوچھا: ''حضرت سیِّدُنا ابونَصر تَمَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے ساتھ کیا ہوا؟'' جواب دیا کہ ''وہ اعلٰی عِلِّیِّیْن میں ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''انہیں یہ مقام کیسے حاصل ہوا جو آپ دونوں نہ پاسکے؟'' ارشاد فرمایا: ''ان کے اپنی چھوٹی بچیوں کے معاملے میں صبر کرنے اور اپنی غریبی کی وجہ سے۔''(۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

---

(۱)......سیراعلام النبلاء، الرقم:۱۷۳۷ ابو نصر التمار (عبد الملک بن عبد العزیز)، ج ۹، ص ۲۳۴۔

﴿50﴾ حضرت سیّدُنا ابوعلی حسن بن عیسٰی نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

حضرت سیّدُ نا ابوعلی حسن بن عیسٰی بن ماسَرجِس نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عظیم الشان اور جلیل القدر محدث، متقی اور پرہیز گار تھے۔حضرت سیّدُ ناعبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔طلب علم کے لئے سفر اختیار کیا اور مشائخ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے۔

آپ کے اسلام لانے کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدُ نا عبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کی گلی میں تشریف لائے اور مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ سوار ہوکر قریب سے گزرے انتہائی خوبصورت نوجوان تھے۔حضرت سیّدُ ناعبداللّٰہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لوگوں سے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ جواب دیا: ”یہ نصرانی ہے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے حق میں دعا کی کہ ”یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسے اسلام لانے کی توفیق عطا فرما۔“ دعا کی قبولیت ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئی اور آپ مسلمان ہوگئے۔ (1)

دعائے ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

---

(1)......تاریخ بغداد، الرقم ۳۸۷۳ الحسن بن عیسی، ج۷، ص ۳۶۴۔

{۷۶} رحمت بھری حکایت

جنازہ میں شرکت کرنے والوں کی بخشش:

حضرت سیِّدُ نا امام ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا محمد بن مؤمَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا: حضرت سیِّدُ نا ابو یحییٰ بزّاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا قاضی ابورجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت سیِّدُ نا حسن بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ان کے وصال کے سال حج کیا۔ میں اپنے اونٹ کی حفاظت میں مشغول ہونے کی وجہ سے ان کے جنازے میں شریک نہ ہوسکا۔ میں نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور ان تمام لوگوں کی بھی مغفرت فرمادی جو میرے جنازے میں شریک تھے۔'' میں نے کہا: ''میں اپنے اونٹ کے بھاگ جانے کے خوف سے آپ کے جنازہ میں شریک نہ ہوسکا۔'' ارشاد فرمایا: ''غم نہ کرو ان کو بھی بخش دیا گیا جنہوں نے میرے لیے رحمت کی دعا کی۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نمازِ جنازہ میں

---

(۱)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۹۷۱ الحسن بن عیسی، ج۱۰، ص۴۹۔

حاضری کس قدر سعادت مندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رہنا چاہیے، ہوسکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شُمُولیت ہمارے لیے سامانِ مغفرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفرت فرمادیتا ہے تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کو بعد موت سب سے پہلا صلہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کے جنازہ کے پیچھے چلنے والے سب لوگوں کو بخش دیا جاتا ہے۔''[۱]

❁❁❁❁❁❁

﴿51﴾ حضرت سیِّدُنا ابوزکریا یحیٰی بن مَعِین عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن

حالات:

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا نام یحیٰی بن مَعِین بن عَوۡن بن زِیاد اور کنیت ابوزَکَرِیَّا ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ 158ھ بمطابق 775ء کو اَنۡبار کے قریب نِقۡیَا نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے والد نے آپ کیلئے کثیر مال وزر چھوڑا جسے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے طلب حدیث میں خرچ کردیا۔[۲] آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے حضرت سیِّدُنا عبدالسلام بن حَرۡب، حضرت سیِّدُنا

......شعب الایمان للبیھقی، الحدیث: ۹۲۵۸، ج۷، ص۷۔

......تاریخ بغداد، الرقم: ۷۴۸۴ یحیی بن مَعِین بن عون، ج۱۴، ص۱۸۲۔

عبداللہ بن مبارک، حضرت سیِّدُنا حَفص بن غِیاث، حضرت سیِّدُنا عبدالرزاق، حضرت سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ، حضرت سیِّدُنا وکیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم وغیرہ نے علم حدیث حاصل کیا۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تنقیدِ روایات میں ماہر اور احوالِ رجال کی معرفت رکھتے تھے اور کثیر معلومات میں اپنی مثال آپ تھے۔[2] امام ابوداوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعین رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اسمائے رجال کے عالم ہیں۔“ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل فرماتے ہیں کہ ”جس حدیث مبارکہ کو یحییٰ بن مَعین رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں۔“[3]

وصال:

حضرت سیِّدُنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعین رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے ذوالقعدہ 233ھ کو وصال فرمایا اور جس تختے پر حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غسل دیا گیا تھا اسی پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غسل دیا گیا۔[4]

فرامین:

۞...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”جب تک ہم حدیث مبارکہ کو

[1] ......تهذيب التهذيب، الرقم: ٧٩٣٠ يحيى بن معين، ج ٩، ص ٢٩٨ ـ
[2] ......بستان المحدّثين، يحيى بن معين، ص ١٧٢ ـ
[3] ......تهذيب التهذيب، الرقم: ٧٩٣٠ يحيى بن معين، ج ٩، ص ٢٩٩، ٣٠٢ ـ
[4] ......بستان المحدثين، ص ١٧٣ ـ

30 سندوں سے نہ لکھ لیں اس کو نہیں سمجھتے ہیں۔'' (۱)

۞...... حدیثِ پاک کی سب سے پہلی برکت اس کا بندے کو فائدہ پہنچانا ہے۔ (۲)

{۷۷} رحمت بھری حکایت

300 حوروں کے ساتھ نکاح:

حُبَیْش بن مُبَشِّر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن مَعِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''مجھے بخش دیا اور مجھے بہت کچھ عطا کیا گیا۔ 300 حوروں کے ساتھ میرا نکاح کر دیا اور مجھے دو مرتبہ اپنے ہاں حاضری کی توفیق عطا فرمائی۔'' (۳)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

﴿52﴾ حضرت سیِّدُنا سلیمان بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام سلیمان بن داؤد بن بِشْر مِنْقَرِی بصری شَاذَکُونی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عالم دین، حافظ الحدیث اور باکمال شخص تھے۔ 236ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا۔

......تهذيب التهذيب، الرقم: ۷۹۳۰ يحيى بن معين، ج ۹، ص ۲۹۹ ۔

......تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۸۲۱۴ يحيى بن معين، ج ۶۵، ص ۲۸ ۔

......تهذيب التهذيب، الرقم: ۷۹۳۰ يحيى بن معين، ج ۹، ص ۳۰۳ ۔

{٧٨} رحمت بھری حکایت

کتابوں کی تعظیم کے سبب بخشش ہوگئی:

حضرت سیِّدُ نا امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا اسماعیل بن فضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابن شاذ کُونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔'' میں نے عرض کی: ''کس سبب سے؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک دفعہ میں اَصْفَہان جارہا تھا کہ اچانک بارش شروع ہوگئی۔ میرے پاس کتابیں تھیں اور بارش سے بچاؤ کے لئے کوئی چھت وغیرہ نہیں تھی تو میں اپنی کتابوں پر جھک کر کھڑا رہا یہاں تک کہ اسی حالت میں صبح ہوگئی، بس یہی عمل (یعنی کتابوں کی تعظیم) میری بخشش کا سبب بن گیا۔'' (١)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا اَدَبَ لَہٗ یعنی جو باادب نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔'' (٢) پیارے اسلامی بھائیو!

......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ١٧٨٩ الشاذ کونی، ج ٩، ص ٣٠٥، ٣٠٨۔

......فتاویٰ رضویه (مخرَّجه)، ج ٢٨، ص ١٥٨۔

''باادب بانصیب'' کے مقولے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی کتابوں، کاپیوں اور قلم کی تعظیم کرنی چاہیے انہیں اونچی جگہ پر رکھیں۔ دورانِ مطالعہ ان کا تقدس برقرار رکھیں۔ کتابیں اوپر تلے رکھنے کی حاجت ہو تو ترتیب یوں ہونی چاہیے: سب سے پہلے قرآن حکیم، اس کے نیچے تفاسیر، پھر کتب حدیث، پھر کتب فقہ، پھر دیگر کتب صرف ونحو وغیرہ۔ کتاب کے اوپر بلاضرورت کوئی دوسری چیز مثلاً پتھر اور موبائل وغیرہ نہ رکھیں۔

حضرت سیِّدُنا شیخ امام حُلْوَانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ ''میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم وتکریم کرنے کے سبب حاصل کیا، وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بھی بغیر وُضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁

﴿53﴾ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد شَیْبَانی اور کنیت ابوعبداللّٰہ ہے۔ ربیع الاول کے شروع میں 164ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بغداد ہی میں حاصل کی اس کے بعد دیگر شہروں کی طرف سفر اختیار کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجتہد فی المذہب، بہت بڑے فقیہ، پرہیزگار، سنت کی پیروی کرنے والے، استقامت کے ساتھ عبادت وریاضت کرنے

(1)......البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج ۱، ص ۳۵۰۔

والے اوراپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے افضل تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک موئے مبارک تھا اس کو کبھی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر چومتے کبھی آنکھوں پر رکھتے اور بیماری میں پانی میں ڈال کر اس کا دھووَن پیتے اور شفا حاصل کرتے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال جمعہ کے دن 241 ھ کو ہوا۔جب حضرت سیِّدُنا ابوجعفر بن ابی موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آپ کے برابر میں دفنایا جارہا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر کھل گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ قبلہ رو لیٹے ہیں اور کفن بالکل صحیح وسالم ہے۔یہ واقعہ انتقال کے 230 سال بعد پیش آیا[1]۔ [2]

---

[1] ......حضرت سیِّدُنا ملاّ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی ارشاد فرماتے ہیں: ''اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی دونوں حالتوں یعنی حیات وممات میں اصلاً فرق نہیں، اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔'' (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۴۵۹) جب صحابہ واولیائے کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ مرتبہ ہے تو حضرات انبیائے عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کیا شان ہوگی۔پھر حضور نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اطہر کا کیا کہنا، یقیناً آپ اپنی قبر منور میں جسمانی حیات مقدسہ کے ساتھ زندہ ہیں۔حدیث مبارکہ ہے: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) زندہ ہیں اور ان کو روزی بھی دی جاتی ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۶۳۷، ج۲، ص۲۹۱)

[2] ......تھذیب التھذیب، الرقم: ۱۰۶ احمد بن محمد بن حنبل، ج۱، ص۹۷،۱۰۰۔
حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۴۴۳ الامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۳۶۶۸، ج۹، ص۱۹۵۔

فرمان:

۞...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ارشاد ہے کہ ”جب تم قبرستان جاؤ تو سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھو اور قبرستان والوں کو اس کا ثواب ایصال کر دو کہ یہ ثواب مردوں تک پہنچتا ہے۔“ [1]

مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے مردوں کو ایصال ثواب کرتے رہیں اور ان کے معاملے میں غفلت نہ برتیں کہ حدیث پاک میں آتا ہے: ”مردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا وَمَا فِیْھَا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (تحفہ) مردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔“ [2]

ایصال ثواب کا طریقہ اور اس کے متعلق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”فاتحہ کا طریقہ“ کا مطالعہ کیجئے۔

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، بیان زیارت القبور، ج۵، ص۲۴۵۔

[2] ......شعب الایمان، الحدیث: ۷۹۰۵، ج۶، ص۲۰۳۔

{۷۹} رحمت بھری حکایت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام قدیم ہے:

حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کو بعد وفات ان کے ایک مصاحب نے خواب میں دیکھا کہ ناز و انداز سے چل رہے ہیں ۔انھوں نے پوچھا: ''یہ کیسی چال ہے؟'' فرمایا: ''یہ دارالسلام (جنت) میں خادموں کی چال ہے۔'' پوچھا: '' مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: بخش دیا، سونے کے جوتے پہنائے اور ارشاد فرمایا: ''تم نے جو کہا تھا کہ قرآن کلام اللّٰہ غیر حادث ہے، یہ اس کی جزا ہے۔'' اور مجھے اجازت دی کہ '' اے احمد! جہاں چاہو جاؤ۔'' پس میں جنت میں داخل ہوا۔وہاں میں نے حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو دیکھا، ان کے دو سبز پر ہیں جن کے ذریعے ایک درخت سے دوسرے درخت اڑتے پھر رہے ہیں اور یہ آیت تلاوت کر رہے ہیں: '' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۷۴) ترجمہ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنّت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا۔'' مصاحب نے دریافت کیا: ''حضرت سیِّدُنا عبدالواحد ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی کیا خبر ہے۔'' فرمایا: ''میں نے انھیں دریائے نور میں کشتیٔ نور پر سوار ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیارت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اسی حال میں انھیں چھوڑ کر آیا ہوں۔'' پوچھا: '' حضرت سیِّدُنا بِشر بن

حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟''فرمایا: واہ واہ! ان کی طرح کون ہوسکتا ہے۔ میں ان کے پاس سے اس حال میں واپس آیا ہوں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے ارشاد فرما رہا تھا: ''اے نہ کھانے والے! کھاؤ اور اے نہ پینے والے! پیو اور اے پریشانی میں زندگی گذارنے والے! اب خوش حال اور آسودہ رہو۔''(۱)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿54﴾ حضرت سیِّدُنا ابوعبداللّٰہ محمد بن مُصَفّٰی بن بُھْلُول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظ الحدیث، اہل حِمْص کے عالم اور نیک آدمی تھے۔ جُحْفَہ کے مقام پر بیمار ہوئے اور مِنٰی میں 246ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔

{۸۰} رحمت بھری حکایت

صاحبِ سنت:

حضرت سیِّدُنا امام ابوعبداللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عَوْف طائی کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن مُصَفّٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوعبداللّٰہ!

......روض الریاحین، ص۱۸۸۔

کیا آپ انتقال نہیں فرما گئے ہیں؟ آپ کا انجام کیسا ہوا؟'' فرمایا: '' اچھا! اوراس کے ساتھ ساتھ ہم ہر دن دو بار اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کرتے ہیں۔'' میں نے عرض کی: '' اے ابو عبد اللہ! آپ دنیا میں تو صاحبِ سنت تھے کیا آخرت میں بھی صاحبِ سنت ہیں؟'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿55﴾ حضرت سیِّدُنا ابو محمد محمود بن خِدَاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظ الحدیث، ثقہ (قابل اعتماد) راوی تھے، 160ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 250ھ کو ہوا۔

{۸۱} رحمت بھری حکایت

پیروی کرنے والوں کی مغفرت:

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ یعقوب دَورَقی نے بیان کیا کہ '' میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت سیِّدُنا ابن خِدَاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غسل دیا،

(1) ......سیر اعلام النبلاء للذہبی، الرقم: ۱۹۹۲ محمد بن مصفی، ج ۱۰، ص ۹۰۔

میں نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے تمام مُتَّبِعین کی مغفرت فرمادی۔'' میں نے عرض کی: ''میں بھی تو آپ کا پیروکار ہوں۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی آستین سے ایک ورق نکالا جس پر لکھا ہوا تھا: ''یعقوب بن ابراہیم بن کثیر (یعنی یہ بھی بخشے ہوؤں میں شامل تھے)۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

﴿56﴾ حضرت سیِّدُنا ابومحمد یحیٰی بن اَکْثَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم

حالات:

حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن اَکْثَم بن محمد بن قَطَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کنیت ابومحمد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خلافت مہدی میں پیدا ہوئے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ اور حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن اَبی حازِم وغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے علم حاصل کیا اور حضرت سیِّدُنا امام ترمذی، حضرت سیِّدُنا امام بخاری اور حضرت سیِّدُنا ابوحاتم وغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے علم حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بصرہ کے قاضی، فقہ میں وسیع علم رکھنے والے، بہت ادب کرنے والے، عمدہ کلام کرنے والے اور ہر مشکل کا سامنا کرنے والے تھے۔ حضرت سیِّدُنا امام حاکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۲۰۲۷ محمود بن خداش، ج ۱۰، ص ۱۴۴، ۱۴۵۔

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ ''جس نے ان کی کتاب ''اَلتَّنْبِیْہ''کوتوجہ سے پڑھا وہ ان کی علمیت کو جان لے گا۔'' ذوالحجہ 242 ھ کو جمعہ المبارک کے دن حج سے واپسی پر مقام''ربذہ''میں وصال فرمایا۔ (۱)

فرمان:

❁......ایک شخص حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن اَکْثَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ''اَصْلَحَ اللّٰہُ الْقَاضِیَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قاضی کے معاملات کو درست فرمائے، مجھے کتنا کھانا چاہیے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا:''جب بھوک لگے تب کھاؤ اور سیر ہونے سے پہلے ہاتھ روک لو۔''

اس نے عرض کی:''مجھے کتنا ہنسنا چاہیے؟''ارشاد فرمایا:''اتنا کہ تمہارا چہرا کھل اٹھے اور آواز بلند نہ ہو۔''عرض کی:''مجھے کتنا رونا چاہیے؟''ارشاد فرمایا: ''اتنا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتے روتے اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جاؤ۔''اس نے پھر پوچھا:''میں اپنے عمل کو کتنا چھپاؤں؟'' ارشاد فرمایا:''جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔''

اس نے عرض کی:''اپنے عمل کو کتنا ظاہر کروں؟''ارشاد فرمایا:''نیکی اور بھلائی میں جتنی تمہاری پیروی کی جاتی ہے اور تم لوگوں کی تنقید سے محفوظ رہو۔''اس شخص نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیا ہی میانہ روی کی بات ہے۔ (۲)

---

(۱)......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۱۹۶۶ یحیی بن اکثم، ج ۱۰، ص ۳۴، ۴۰۔

(۲)......تاریخ بغداد، الرقم: ۷۴۸۹ یحیی بن اکثم، ج ۱۴، ص ۲۰۳۔

{٨٢} رحمت بھری حکایت

واہ! یہ تو خوشی کی بات ہے:

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن اَکْثَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے وصال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: ''اے بوڑھے! تو نے فلاں فلاں کام کیا۔'' فرماتے ہیں: مجھ پر اس قدر رُعب طاری ہو گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔ پھر میں نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! حدیث شریف کے ذریعے مجھے تیرا یہ حال نہیں بتایا گیا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''تیرے سامنے میرے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟'' میں نے کہا: مجھ سے حضرت سیِّدُنا عبدالرزاق نے بیان کیا وہ حضرت سیِّدُنا مَعْمَرْ سے، وہ حضرت سیِّدُنا زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے، وہ حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اور وہ تیرے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے نقل کرتے ہیں کہ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) تو نے ارشاد فرمایا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں پس وہ میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھے۔'' اور میرا گمان یہ تھا کہ تو مجھے عذاب نہیں دے گا۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''جبریل نے سچ کہا، میرے نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) نے سچ کہا، اَنَس، زُہری، مَعْمَرْ، عبدالرزاق نے بھی سچ کہا اور میں نے بھی سچ کہا۔'' حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن اَکْثَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں:

پھر مجھے لباس پہنایا گیا اور جنت تک میرے آگے آگے غلام چلے تو میں نے کہا: ''واہ! یہ تو خوشی کی بات ہے۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿57﴾ حضرت سیِّدُنا حارث بن مِسْکِین اُمَوِی مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو حارث بن مِسْکِین بن محمد اُمَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے وقت کے قاضی، فقہ مالکیہ کے بہت بڑے عالم اور مصر کے محدثین میں ثقہ ومعتمد راوی تھے۔ آپ کی ولادت 154ھ بمطابق 771ء کو ہوئی۔ دونوں ٹانگوں سے معذور تھے جس کی وجہ سے آپ کو پالکی میں سوار کیا جاتا تھا اور کبھی کسی جانور پر چارزانوں سواری بھی فرمالیا کرتے تھے۔ اُمراوسلاطین سے دور ہی رہنا پسند کرتے تھے۔ 250ھ بمطابق 864ء کو اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف روانہ ہوگئے۔ (۲)

حضرت سیِّدُنا امام نَسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ''معتمد ومستند راوی حدیث تھے۔'' حضرت سیِّدُنا امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ ''علم وتقویٰ اور عبادت میں سب سے مقدم ہونے کے ساتھ ساتھ بیانِ حق میں بھی نمایاں تھے اور انصاف

......احیاء علوم الدین، باب فضیلۃ الرجاء... الخ، ج ۴، ص ۱۷۸۔

......الأعلام للزرکلی، الحارث بن مسکین، ج ۲، ص ۱۵۷۔

پسند قاضی تھے۔''

{۸۳} رحمت بھری حکایت

سفارش قبول کر لی گئی:

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن عبدالعزیز جَرَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک گنہگار شخص کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھ کر حال پوچھا گیا تو اس نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس سبب سے بخش دیا کہ حضرت سیِّدُنا حارث بن مِسْکِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن میرے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری سفارش کی تو میرے حق میں ان کی سفارش قبول کر لی گئی۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

58 حضرت سیِّدُنا امام بُخاری شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام نامی اسم گرامی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مُغِیْرَہ، کنیت ابو عبداللہ اور بخارٰی کی نسبت سے بخارِی مشہور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ

(1) ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۹۷۷ الحارث بن مسکین، ج ۱۰، ص ۶۵، ۶۶۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت 13 شوال المکرّم 194 ھ کو جمعۃ المبارک کے دن ہوئی۔ تقریباً 62 سال کی عمر میں 256 ھ کو ہفتہ کی رات وصال فرمایا۔ [1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شافعی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ بچپن میں نابینا ہوگئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ محترمہ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت زِیادہ گریہ وزاری کی جس کی برکت سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی لوٹادی۔ [2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مَعین اور حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بخاری شریف میں ہر حدیث مبارکہ لکھنے سے پہلے غسل کرتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھ رہے تھے کہ بھڑ (دھموڑی) نے سترہ جگہوں پر ڈنک مارا لیکن آپ نے نماز نہیں توڑی۔ [3] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کلام بہت کم کرتے تھے، لوگوں کے اموال میں لالچ نہیں کرتے تھے، لوگوں کے معاملات میں دخل نہیں دیتے تھے اور علم حاصل کرنے میں مشغول رہتے تھے۔ بہت بڑے فقیہ، پرہیزگار اور دنیا سے بے رغبت تھے۔ [4] حضرت سیِّدُنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے بے شمار کتب تصنیف فرمائی ہیں جن میں سب سے زیادہ مقبول **"صحیح بخاری"** ہے۔

---

[1] ......تاریخ بغداد، الرقم: ۴۲۴ محمد بن اسماعیل، ج ۲، ص ۵، ۶۔

[2] ......طبقات الشافعیة الکبری، الرقم: ۵۰ محمدبن اسماعیل، ج ۲، ص ۲۱۴، ۲۱۶۔

[3] ......تاریخ بغداد، الرقم: ۴۲۴ محمدبن اسماعیل، ج ۲، ص ۵، ۱۳۔

[4] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۲۱۳۶ ابو عبد اللہ البخاری، ج ۱۰، ص ۳۰۸۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب کو تقریباً 16 سال میں مکمل فرمایا۔(۱) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر مبارک کی مٹی سے بہت عرصہ تک مشک کی خوشبو آتی رہی اور لوگ اسے برکت کے لیے لے جاتے۔ (۲)

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوں گا کہ وہ مجھ سے غیبت کا حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔'' (۳)

❁...... میں نے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد کی ہیں۔ (۴)

{۸۴} رحمت بھری حکایت

بارگاہِ مصطفٰی میں امام بخاری کا انتظار:

حضرت سیِّدُنا عبدالواحد طَوَاوِیسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ایک مقام پر کھڑے تھے۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب مرحمت

......تاریخ بغداد، الرقم: ۴۲۴ محمدبن اسماعیل، ج ۲، ص ۱۴۔

......طبقات الشافعیة الکبری، الرقم: ۵۰ محمد بن اسماعیل، ج ۲، ص ۲۳۳، ۲۳۴

......تاریخ بغداد، الرقم: ۴۲۴ محمدبن اسماعیل، ج ۲، ص ۱۳

......تاریخ بغداد، الرقم: ۴۲۴ محمدبن اسماعیل، ج ۲، ص ۲۵

فرمایا۔ پھر میں نے کھڑے ہونے کا سبب دریافت کیا تو آپ صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''میں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔'' کچھ دن کے بعد معلوم ہوا کہ امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا وصال ہو گیا ہے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ جس رات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تھا اسی رات میں نے حضور صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی تھی۔ (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

﴿59﴾ حضرت سیِّدُنا امام سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا امام سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا نام سَرِی بن مُغَلِّس اور کنیت ابو حسن ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مرید اور حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے ماموں اور استاذ تھے۔ صوفیا کے امام، عابد و زاہد اور اہل بغداد کے استاذ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ اپنی دکان میں پردہ ڈال کر ایک ہزار نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے رمضان المبارک 253ھ کو اذانِ فجر کے بعد وفات پائی اور مزارِ فائض الانوار شُوْنِیْزِیَّہ کے قبرستان میں ہے۔

(1)......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۲۱۳۶ ابو عبد اللّٰہ البخاری، ج۱۰، ص۳۱۹۔

فرامین:

❁...... کاش سارے عالَم کے دکھ مجھے مل جاتے تاکہ تمام لوگوں کو غموں سے رہائی حاصل ہوجاتی۔

❁...... مخلوق سے کچھ نہ طلب کرتے ہوئے دنیا سے متنفر رہنے کا نام زہد ہے۔''

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے بوقت وفات حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''مخلوق میں رہتے ہوئے خالق عَزَّوَجَلَّ سے غافل نہ ہونا۔'' یہ فرما کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (۱)

{۸۵} رحمت بھری حکایت

حاشیہ میں نام لکھا تھا:

ابو عُبَیْد بن حَرْبُوَیْہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا سَرِی سَقَطی عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے جنازہ میں شریک ہوا رات کو انھیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہونے والوں کی مغفرت فرمادی۔'' اس شخص نے عرض کی: ''حضور! میں بھی آپ کے جنازہ میں شریک تھا۔'' تو آپ نے ایک کاغذ نکال کر اس میں دیکھا لیکن اس میں اس کا نام نہ تھا۔ اس نے عرض کی حضور بے شک میں حاضر ہوا تھا۔ تو آپ نے دوبارہ نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں اس

(1) ......تذکرۃ الاولیاء، ذکر سری سقطی، الجزء الاول، ص ۲۴۵، ۲۵۴۔
تاریخ بغداد، الرقم: ۴۷۶۹ السری بن المغلس، ج ۹، ص ۱۸۶، ۱۹۱۔

کا نام حاشیہ میں لکھا ہوا تھا۔ [1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿60﴾ حضرت سیِّدُنا امام مُسلِم بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مکمل نام مسلم بن حجّاج بن مسلم قُشَیْرِی نیشاپوری اور کنیت ابو حسین ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی وفات کے سال 204ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ہوئی اور وفات رجب المرجب 261ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔

علم حدیث کی طلب میں عراق، حجاز، شام، مصر اور بغداد کا سفر کیا اور حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا اسحاق بن راھَوَیْہ، حضرت سیِّدُنا قَعْنَبِی، حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ، حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن اَبِی اویس، حضرت سیِّدُنا داؤد بن عَمْرو، حضرت سیِّدُنا سعید بن منصور، حضرت سیِّدُنا شَیْبان بن فَرُّوخ وغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے علم حدیث حاصل کیا۔ بغداد کا سفر کئی بار کیا اور روایات بیان کیں۔ حضرت سیِّدُنا امام ترمذی، حضرت سیِّدُنا احمد بن سَلَمہ، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ابی طالب، حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو خَفَّاف، حضرت سیِّدُنا ابن خُزَیمہ، حضرت سیِّدُنا ابن صاعِد، حضرت سیِّدُنا ابن ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اور اس

[1] ......تاریخ مدینة دمشق، الرقم:۲۴۰۶ السری بن مغلّس، ج۲۰، ص۱۹۸۔

کے علاوہ خلقِ کثیر نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ (۱)

علم کا خزانہ:

حضرت سیِّدُنا ابو عَمْرو مُسْتَمْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا اسحاق بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر ہمیں احادیث لکھوا رہے تھے اور امام مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس میں سے احادیثِ مبارکہ کا انتخاب کر رہے تھے اور میں مکمل لکھنا چاہ رہا تھا، اچانک حضرت سیِّدُنا اسحاق بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر نے امام مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف نظر اٹھائی اور ارشاد فرمایا: ''جب تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو باقی رکھے گا ہم خیر سے محروم نہیں ہوں گے۔'' حضرت سیِّدُنا محمد بن عبدالوہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں کہ ''امام مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عالم ہیں اور علم کا خزانہ ہیں، میں نے ان میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں پایا۔'' حضرت سیِّدُنا ابن اَبی حاتم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں کہ ''میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حدیثِ مبارکہ لکھی ہے، حفاظ میں قابلِ اعتماد اور حدیث میں معرفت رکھتے تھے۔'' (۲)

استاذ کا ادب:

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے پاس آئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

......تھذیب التھذیب، الرقم: ۶۸۹۴ مسلم بن حجّاج، ج۸، ص ۱۵۰، ۱۵۱۔
مرقاۃ المفاتیح، شرح مقدمۃ المشکاۃ، ج ۱، ص ۶۰۔

......تھذیب التھذیب، الرقم: ۶۸۹۴ مسلم بن حجّاج، ج۸، ص ۱۵۰، ۱۵۱۔

اور کہا: ''اے استاذوں کے استاذ! اے محدثین کے سردار! اے علل حدیث کے طبیب! مجھے موقع دیجئے کہ میں آپ کے دونوں پاؤں کو بھی بوسہ دوں۔'' (۱)

وصال:

حضرت سیِّدُنا امام حاکم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان فرماتے ہیں کہ ''امام مسلم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی مجلس مذاکرہ میں ایک حدیثِ مبارکہ کے بارے میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا گیا، اس وقت آپ اسے پہچان نہ سکے۔ اپنے گھر تشریف لائے تو کھجوروں کی ٹوکری آپ کو پیش کی گئی، آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه حدیثِ مبارکہ تلاش کرتے کرتے کھجور کھاتے رہے، حدیث مبارکہ ملنے تک تمام کھجوریں تناول فرما گئے۔ پس زیادہ کھجوریں کھالینا ہی آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے وصال کا سبب بنا۔'' (۲)

{٨٦} رحمت بھری حکایت

جنت مباح فرمادی:

حضرت سیِّدُنا امام ابوحاتم رازی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے امام مسلم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو خواب میں دیکھ کر ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا ''اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے جنت مباح فرمادی ہے جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔'' (۳)

{اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

......طبقات الحنابلة لابن ابی یعلی، الرقم: ٣٨٧ محمد بن اسماعیل، ج ١، ص ٢٥٥۔

......تهذیب التهذیب، الرقم: ٦٨٩٤ مسلم بن حجّاج، ج ٨، ص ١٥٠۔

......بستان المحدثین، ص ٢٨١۔

﴿61﴾ حضرت سیّدُنااسماعیل بن بُلبُل شَیبَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حالات:

حضرت سیّدُ نا ابو صَقْر اسماعیل بن بُلْبُل شَیْبَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی 230ھ کو پیدا ہوئے۔ 265ھ میں حسن بن مَخْلَد کے بعد مُعْتَمِد باللّٰہ کے وزیر مقرر ہوئے مُوَفَّق باللّٰہ نے بھی آپ کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ معاملات کو سمجھنے، بالخصوص نظامِ سلطنت کو بہترین طریقے سے چلانے اور بادشاہِ وقت کے کاموں کو بہتر طریقے سے سرانجام دینے میں اپنی مثال آپ تھے۔ بہت دلیر اور نہایت ہی باہمت مرد تھے۔ دُنیا کا مال ومتاع آپ کی نظر میں بے وقعت تھا۔ تمام معاملات میں آخرت کو پیش نظر رکھتے۔ نہایت ہی خوش اخلاق اور کم گو تھے۔ اگر کسی مجرم کو قتل کی سزا دیتے تو اس کے ساتھ بھی حسنِ اَخلاق سے پیش آتے تھے۔

منقول ہے کہ ''ایک مرتبہ خادم نے قلم سیاہی میں ڈبو کر پیش کیا تو بے خیالی میں سیاہی کے چند قطرے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قیمتی جبّے پر گر گئے اور اس پر نشان پڑ گئے، خادم خوف سے کانپنے لگا (کہ نہ جانے اب کیا سزا ملے گی) لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درگزر کرتے ہوئے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں! پھر اشعار پڑھے:

اِذَا مَا الْمِسْكُ طِيْبُ رِيْحِ قَوْمٍ ۔۔۔ كَفَانِىْ ذَاكَ رَائِحَةُ الْمِدَاد

فَمَاشَىْءٌ بِاَحْسَنِ مِنْ ثِيَابٍ ۔۔۔ عَلٰى حَافَاتِهَاحَمَمُ السَّوَاد

ترجمہ: جب لوگوں کی خوشبو سے مشک زائل ہو جائے گی تو میرے لیے یہی سیاہی کافی ہو گی۔ ان کپڑوں سے اچھی کوئی چیز نہیں جن کے کندھوں کی جگہ پر سیاہ دھبے ہوں۔

انتقال پر ملال:

صولی کہتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا امام شَیْبَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی انتہائی حسین وجمیل اور بلند قد وقامت کے مالک تھے۔ صفر المظفر 278ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا گیا۔ کھجور کے شیرے اور پائے کے شوربے میں ڈبو کر جبہ پہنایا جاتا پھر گرم جگہ بٹھایا جاتا اور طرح طرح کی تکالیف دی جاتیں۔ جن کی تاب نہ لا کر ماہِ جُمَادَی الْاُوْلٰی میں اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔

{۸۷} رحمت بھری حکایت

تکالیف برداشت کرنے کے سبب مغفرت:

حضرت سیِّدُ نا امام ابو عبداللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرنے کے سبب مجھے بخش دیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان نہیں کہ وہ مجھ پر دنیا اور آخرت کے عذاب (یعنی تکالیف) کو جمع فرمائے۔'' (۱)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف مصیبتوں اور پریشانیوں کو خوشی خوشی

---

(۱)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۲۳۳۳ اسماعیل بن بُلْبُل، ج۱۰، ص۵۲۵، ۵۲۶۔

قبول کیا کرتے تھے۔ ہمارا یہ ذہن ہونا چاہئے کہ ہمیں جو مصیبتیں یا تکالیف پہنچتی ہیں، یہ وقتی ہوتی ہیں لیکن اس پر ملنے والا ثواب وانعام ہمیشہ باقی رہنے والا اور مدتِ لامحدود تک نفع پہنچانے والا ہوتا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ اگر بڑا فائدہ حاصل ہونے کا یقین ہو تو چھوٹی تکلیفیں برداشت کرنے کے لیے ہنسی خوشی تیار ہو جاتا ہے۔ جھلسا دینے والی دھوپ میں کام کرنے والے مزدور کو دیکھئے، چند روپوں کی خاطر کتنی سخت مشقت خوشی خوشی برداشت کرلیتا ہے۔ بس وویگن کے کنڈکٹروں کو ملاحظہ فرمایئے، شام کو ملنے والی دہاڑی کا حسین منظر انہیں کس طرح سینکڑوں گالیوں، بے شمار تکلیفوں اور دن بھر کی اذیتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں مذکور مصیبتوں کے فضائل اگر ہم اپنے پیشِ نظر رکھیں گے تو مصیبتوں پر صبر کرنا ہمارے لیے آسان ہو جائے گا جیسا کہ بخاری شریف کی ایک حدیث ہے کہ ''مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔'' (1)

❁❁❁❁❁❁

تکبُّر کسے کہتے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا امام راغب اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی لکھتے ہیں: ''ذَالِکَ (اَیْ اَلْکِبْرُ) اَنْ یَرَا الْاِنْسَانُ نَفْسَہٗ اَکْبَرُمِنْ غَیْرِہٖ یعنی: تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔'' (المفردات للرّاغب، ص۶۹۷)

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، الحدیث: ۵۶۴۰، ج۴، ص۳۔

﴿62﴾ حضرت سیّدُنا ابوقاسم جنید بغدادی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام حضرت سیِّدُ نا جنید بن محمد بن جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اور کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمائے صوفیہ کے سردار ہیں۔ بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی، 297ھ بمطابق 910ء کو وفات ہوئی۔ آپ کے والد نہاوند کے رہنے والے تھے اور قواریری (یعنی شیشہ فروش) کے نام سے پہچانے جاتے تھے کیونکہ آپ شیشہ فروخت کرتے تھے اور حضرت جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزاز (یعنی ریشم فروش) کے نام سے معروف تھے کیونکہ آپ ریشم کا کام کرتے تھے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک ہم عصر بزرگ کا بیان ہے کہ ''میں نے ان جیسا شخص نہیں دیکھا کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہترین لفاظی کی وجہ سے کاتبین، فصاحت کی وجہ سے شعرا اور نفیس معانی کی وجہ سے متکلمین آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور بغداد شہر میں علم توحید پر سب سے پہلے گفتگو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی نے فرمائی۔''

حضرت سیِّدُ نا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اپنے زمانے کے بہت بڑے امام، حضرت سیِّدُ نا امام ابوثور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مذہب پر فقیہ تھے اور بیس سال کی عمر میں امام ابوثور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقہ درس میں ان کی موجودگی

میں فتوی دیا کرتے تھے۔علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شیخ تصوُّف قرار دیا ہے کیونکہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تصوُّف کو قرآن وحدیث کے قوانین کے عین مطابق مرتب کیا، برے عقائد سے اس کا دامن ستھرا کیا،اس کی بنیادیں مضبوط کیں اور ہر خلاف شرع بات سے اس کو محفوظ کر دیا۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کا ارشاد ہے کہ ''جس نے قرآن پاک کو یاد نہ کیا اور حدیث نبوی کو (کتاب یا دل میں) جمع نہ کیا اس کی اقتدا و پیروی نہ کی جائے کیونکہ ہمارا یہ علم اور (طریقت کا) راستہ قرآن وسنت کا پابند ہے۔'' (۱)

صرف حق بات ہی کہتا ہوں:

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا گویا میں **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہوں اور **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابوالقاسم! جو باتیں تم لوگوں کو بیان کرتے ہو کہاں سے حاصل کرتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''میں صرف حق بات ہی کہتا ہوں۔'' **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے سچ کہا۔'' (۲)

سچائی کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

......اعلام للزرکلی،الجنید البغدادی، ج ۲، ص ۱۴۱ ۔
الرسالة القشیریة، ابو القاسم الجنید بن محمد،ص ۵۰، ۵۱۔
......الرسالة القشیریة، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۳۔

میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ آسمان سے دو فرشتے اُترے ہیں۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا: ''سچائی کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''عہد پورا کرنا۔'' تو دوسرے فرشتے نے کہا: ''سچ کہا۔'' پھر وہ دونوں آسمان کی طرف بلند ہوگئے۔ (۱)

الہامی کلام:

حضرت سیّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں لوگوں کے سامنے وعظ کر رہا ہوں۔ اتنے میں ایک فرشتہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''وہ عمل جو چھپ کر کیا گیا ہو اور میزان میں پورا ہو۔'' فرشتہ یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ الہامی کلام ہے۔'' (۲)

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ''عارف وہ ہوتا ہے جو خود خاموش رہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اسرار بیان کرے۔'' (۳)

❁...... ہم نے تصوف بحث و مباحثہ سے حاصل نہیں کیا بلکہ بھوک، ترک دنیا اور عمدہ و محبوب چیزوں سے قطع تعلق کے باعث حاصل کیا۔ (۴)

---

(۱)......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ۴۲۲۔

(۲)......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ۴۲۱۔

(۳)......الرسالة القشيرية، باب المعرفة باللّٰه، ص ۳۴۶۔

(۴)......سير اعلام النبلاء، الرقم: ۲۵۵۵ جنيد بن محمد بن جنيد، ج ۱۱، ص ۱۵۵۔

{۸۸} رحمت بھری حکایت

صبح کی تسبیحات کام آگئیں:

حضرت سیِّدُ ناامام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے استاذ ابوعلی دَقَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کوفرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُ نااحمد جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُ ناجنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کوخواب میں دیکھ کرحال پوچھا توانہوں نے ارشادفرمایا: ''ہمارے اشارات وعبارات نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا بلکہ ہمیں اُن تسبیحات نے نفع دیا جوہم صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔'' (۱)

{۸۹} رحمت بھری حکایت

سحر کے وقت کی رکعتیں کام آگئیں:

حضرت سیِّدُ ناجعفر خُلْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ ناجنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کوانتقال کے بعدخواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: ''اشارات ختم ہوگئے، عبارات مٹ گئیں، علوم فنا ہوگئے، احوال بھی نہ رہے اورہمیں فائدہ نہیں دیا مگران رکعتوں نے جوہم سحر کے وقت ادا کرتے تھے بس بارگاہ خداوندی میں وہی کام آگئیں۔'' (۲)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہواوران کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

---

(۱)......الرسالۃ القشیریہ، ص ۴۱۹۔

(۲)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الصلاۃ، الحدیث: ۳۲۵۶، ج۳، ص ۱۷۲۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ راتوں کو اٹھ کر کچھ نہ کچھ عبادت کیا کریں کہ رات کو نماز پڑھنے کے بڑے فضائل ہیں اور رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق بہترین طریقہ حدیث پاک میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے حضور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے (یعنی بغیر روزے کے رہتے تھے) اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہے، وہ نصف رات تک سوتے تھے تہائی رات میں قیام کرتے تھے اور پھر رات کے آخری چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔'' (۱)

اس کو یوں سمجھئے کہ فرض کریں کہ رات 6 گھنٹے کی ہے تو اس کا نصف 3 گھنٹے ہے تو آپ 3 گھنٹے سو کر پھر اٹھ جائیں اور تہائی رات نماز پڑھیں اور 6 گھنٹوں کے تہائی 2 گھنٹے ہیں، پس آپ 2 گھنٹے نماز پڑھیں اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جائیں اور 6 گھنٹے کا چھٹا حصہ 1 گھنٹہ ہے، پس آپ 1 گھنٹہ سو کر پھر نماز فجر کے لیے اٹھ جائیں۔

---

(۱)......صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب احب الصلاۃ الی اللہ... الخ، الحدیث: ۳۴۲۰، ج ۲، ص ۴۴۸۔

پیارے اسلامی بھائیو! سحر کا وقت بڑا بابرکت ہے کہ اس وقت میں دعائیں قبول ہوتی ہیں حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کونسی دعا زیادہ مقبول ہے؟'' تو سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔'' (۱)

❁❁❁❁❁❁

﴿63﴾ حضرت سیِّدُنا یوسف بن حسین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام یوسف بن حسین رازی اور کنیت ابو یعقوب ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صوفیہ کے سردار اور بہت زیادہ گریہ وزاری کرنے والے تھے، کہا جاتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اشعار سنتے تو رو پڑتے۔ حضرت سیِّدُنا امام سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا یوسف بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے امام تھے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مریدین میں ہوتا ہے۔ 304ھ کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ (۲)

---

(۱)......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث: ۳۵۱۰، ج۵، ص۳۰۰۔

(۲)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۲۶۷۴ یوسف بن الحسین، ج۱۱، ص۲۷۷۔

فرمان:

❁...... زاہد وہی ہوتا ہے جو خود کو کھو کر خدا کو تلاش کرتا رہے اور بندے کو بندے کی طرح رہنا چاہئے اور جو غور و فکر کے ساتھ خدا کو پہچان لیتا ہے وہ عبادت بھی بہت زیادہ کرتا ہے۔ (۱)

{۹۰} رحمت بھری حکایت

سنجیدگی کی برکت:

حضرت سیِّدُنا یوسف بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' انہوں نے ارشاد فرمایا: ''بخش دیا۔'' پوچھا گیا: ''کس سبب سے؟'' فرمایا: ''کیونکہ میں نے کبھی بھی سنجیدگی کو مذاق کے ساتھ نہیں ملایا (یعنی سنجیدہ بات کو مذاق میں نہیں ڈالا اور ہمیشہ سنجیدہ رہا)۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم سنجیدہ رہا کریں کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا اور بعض اوقات دل میں بغض پیدا ہو جاتا ہے نیز اس کی وجہ سے رُعب و دبدبہ بھی چلا جاتا ہے۔ اور مذاقیہ، باتونی اور غیر سنجیدہ انسان اکثر دل

---

(۱)......تذکرۃ الاولیاء، ذکر یوسف بن الحسین، الجزء الاول، ص۲۸۵۔

(۲)......احیاء علوم الدین، باب منامات المشائخ، ج۵، ص۲٦۴۔

آزاریاں کرتا بلکہ مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زبان سے کفریات نکل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ **''کسی کے عیوب ونقائص کو اس طرح ظاہر کرنا کہ لوگ ہنسیں مذاق اڑانا کہلاتا ہے۔''** اس کے لیے کبھی تو کسی کے قول یا فعل کی نقل اتاری جاتی ہے اور کبھی اس کی طرف مخصوص انداز میں اشارے کیے جاتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں دوسروں کی تحقیر اور اہانت ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو نہ مرد مَردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

❁❁❁❁❁❁❁

﴿64﴾ حضرت سیِّدُنا خیر النَّسَّاج

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه

حالات:

آپ بہت بڑے زاہد، صوفی بزرگ اور صوفیا کی ایک جماعت کے استاذ تھے۔ حضرت سیِّدُنا شیخ ابوبکر شِبْلِی اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَوَّاص رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا نے آپ ہی کی مجلس میں توبہ کی۔ 202ھ بمطابق 817ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نام محمد بن اسماعیل ہے (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع شہر) ''سامرہ کے رہنے والے تھے۔ اور خیر النَّسَّاج (نسّاج کپڑا بننے والے کو کہتے ہیں) کے نام سے مشہور ہیں اور اس نام سے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ حج کے

لیے نکلے تو ایک شخص نے باب کوفہ پر آپ کو پکڑ لیا اور کہا: ''آپ میرے غلام ہیں اور آپ کا نام خیر ہے۔'' آپ سیاہ فام تھے، آپ نے اس کی مخالفت نہ کی اس نے آپ کو ریشمی کپڑا بننے پر لگا دیا۔ وہ آپ سے کہتا، اے خیر! آپ فرماتے: ''لَبَّیْك'' (میں حاضر ہوں) پھر چند سالوں کے بعد اس شخص نے آپ سے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، نہ تو آپ میرے غلام ہیں اور نہ ہی آپ کا نام خیر ہے۔ آپ اسے چھوڑ کر چلے گئے اور فرمایا: ''میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جس نام سے مجھے ایک مسلمان شخص نے پکارا ہے۔''

وصال سے پہلے نماز پڑھنا:

حضرت سیِّدُنا ابوالحسین مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص حضرت سیِّدُنا خیر النَّسَّاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے وقت موجود تھا میں نے اس سے آپ کے وصال کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: جب مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر آپ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور گھر کے ایک کونے میں (کسی کو) اشارہ کیا اور فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں معاف کرے تم بھی حکم کے پابند بندے ہو اور میں بھی حکم کا پابند بندہ ہوں۔ تمہیں جس بات کا حکم دیا گیا ہے (یعنی روح قبض کرنے کا) وہ کام تم سے رہ نہیں جائے گا اور جس بات کا (یعنی نماز مغرب کا) مجھے حکم دیا گیا ہے وہ کام فوت ہو جائے گا۔'' پھر آپ نے پانی منگوایا اور نماز کے لیے وضو کیا پھر آنکھوں کو بند کر کے کلمۂ شہادت پڑھا اور 322ھ بمطابق 934ء کو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔

{۹۱} رحمت بھری حکایت

میلی دنیا سے آرام پا چکا ہوں:

حضرت سیِّدُ نا خیر النسّاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: ''اس بارے میں مجھ سے نہ پوچھو میں تمہاری میلی دنیا سے آرام پا چکا ہوں۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا، دنی سے بنا ہے اور دنی کا معنی ذلیل اور گھٹیا ہے اور دنیا آخرت کے مقابلے میں ذلیل اور گھٹیا ہے اور آخرت افضل اور اعلیٰ ہے اور دنیا کے گھٹیا ہونے کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ''اے داوٗد! دنیا کی مثال اس مردار کی طرح ہے جس پر کتے جمع ہو کر اس کو گھسیٹ رہے ہوں کیا تو پسند کرتا ہے کہ تو بھی ان کی طرح دنیا کو گھسیٹے۔''(۲)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ''**وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ** ؕ (پ ۲۱، العنکبوت: ۶۴) ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود۔'' اس آیت مبارکہ میں دنیا کی زندگی کو کھیل اور

۱...... الرسالۃ القشیریۃ، خیر النساج، ص ۶۹، ۷۰۔

۲...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۶۲۱۲، ج ۲، الجزء الثالث، ص ۸۷۔

تماشے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ کھیل کود بہت جلد ختم ہو جاتا ہے اور دائمی نہیں ہوتا، اسی طرح دنیا کی زیب وزینت اور اس کی باطل خواہشیں ختم ہونے والے سائے کی طرح ہیں، ان کے لیے کوئی بقا نہیں اور یہ اس بات کے لائق نہیں کہ ان پر اپنے دل کو مطمئن کیا جائے اور اس کی طرف مائل ہو جائے۔ نیز کھیل کود میں مشغول ہونا بچوں اور کم عقلوں کا کام ہے نہ کہ عقل والوں کا اسی وجہ سے عقل والے دنیا کی رنگینیوں اور دلچسپیوں سے دور رہتے ہیں۔ (۱)

❁❁❁❁❁❁

﴿65﴾ حضرت سیِّدُنا امام مَحَاملی بغدادی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا امام مَحَامِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا نام حسین بن اسماعیل بن محمد ضَبِّی شافعی، بغدادی اور کنیت ابو عبد اللّٰہ ہے۔ 235ھ کے شروع میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قاضی، بہت بڑے امام، علّامہ، حافظ الحدیث، بغداد کے شیخ اور محدث تھے۔ محمد بن اسماعیل، ابو حُذَافہ احمد بن اسماعیل، عَمْرو بن علی الفَلَّاس، زیاد بن ایوب، احمد بن مِقْدَام، محمد بن مُثَنّٰی وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ دَعْلَج بن احمد، امام طَبَرانی، امام دارَقُطْنِی، ابو عبد اللّٰہ بن جُمَیْع، ابراہیم بن عبد اللّٰہ، ابن شاہین اور بے شمار علما نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علم حاصل کیا۔

......روح البیان، پ ۲۱، العنکبوت، تحت الایۃ: ۶۴، ج۶، ص ۴۹۰۔

20 سال کی عمر میں قاضی کے عہدے پر فائز ہو گئے تھے اور 60 سال تک کوفہ کے قاضی رہے۔ 320ھ سے پہلے قضا کے عہدے سے اِستعفا دے دیا۔

وصال:

ابوبکر داوٗدی بیان کرتے ہیں کہ ''امام مَحَامِلی عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس میں 10 ہزار لوگ حاضر ہوا کرتے تھے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَـیْہ نے اپنے گھر میں فقہ کی مجلس قائم کی جس میں اہل علم اور اہل نظر آتے رہتے تھے۔ 330ھ میں ایک دن مجلس سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی طبیعت خراب ہو گئی اور گیارہ دن بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ [1]

{٩٢} رحمت بھری حکایت

اہل بغداد کی بلاؤں سے حفاظت:

محمد بن حسین بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ مَحَامِلی کے صدقے اہلِ بغداد سے بلاؤں کو دور فرماتا ہے۔'' [2]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

---

[1] ......تذکرة الحفاظ، الرقم:٨٠٨ المحاملی القاضی، ج٢، الجزء الثالث، ص ٣١۔
سیراعلام النبلاء، الرقم: ٢٩٥٧ المحاملی القاضی، ج ١١، ص ٦٣٩، ٦٤٠۔

[2] ......سیراعلام النبلاء، الرقم: ٢٩٥٧ المحاملی القاضی، ج ١١، ص ٦٤٠۔

﴿66﴾ حضرت سیِّدُنا ابو بکر شِبْلِی مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حالات:

آپ کا پورا نام ابوبکر دُلَف بن جَحْدَر شِبْلِی مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہے، مَاوَرَاءُ النَّھْر کے علاقوں میں "شِبْلِیَّہ" نامی گاؤں سے نسبت کی وجہ سے شِبْلِی کہلائے۔ آباؤ اجداد خراسان کے رہنے والے تھے۔ 247ھ بمطابق 861ء کو پیدا ہوئے اور 334ھ بمطابق 946ء بغداد میں وصال فرمایا۔ ابتدا میں دُنْبَاوَنْد علاقے کے والی تھے پھر اقتدار کو خیر باد کہہ کر عبادت میں مشغول ہو گئے تھے۔ [۱]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی عبادت گزار اور پرہیز گار تھے، حضرت سیِّدُنا خیر بن عبد اللّٰہ نَسَّاج عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہیں کے حکم سے حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی صحبت اختیار کی اور حال وعلم کے اعتبار سے اپنے زمانے میں یکتا ہو گئے۔ [۲]

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں فرماتے تھے: "وَكَمْ مِنْ مَوْضَعٍ لَوْمُتُّ فِيْهِ لَكُنْتُ بِهٖ نَكَالًا فِي الْعَشِيْرَة" یعنی کتنے ہی مقامات ہیں کہ اگر میں ان میں فوت ہو جاؤں تو اس وجہ سے خاندان والوں کے لیے عذاب بن جاؤں۔ [۳]

......الأعلام للزركلی، ابو بكر الشبلی، ج ۲، ص ۳۴۱۔ سير اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۴۹۔

......تذکرۃ الاولیاء، جز ۲، ص ۱۳۶۔

......الرسالۃ القشیریۃ، ابو بکر بن جحدر الشبلی، ص ۷۱۔

✿...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ ہر چیز سے بے رغبت ہو جاؤ۔'' (۱)

✿...... ایک مرتبہ علالت کے دوران اَطِبَّا نے آپ کو پرہیز کا مشورہ دیا تو آپ نے پوچھا کہ ''اس چیز سے پرہیز کروں جو میرا رزق ہے یا اس چیز سے جو میرے رزق میں داخل نہیں، کیونکہ جو میرا رزق ہے وہ تو مجھے خود ہی مل جائے گا اور جو میرا رزق نہیں ہے وہ نہیں ملے گا اور جو میرا رزق ہے اس میں پرہیز کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔'' (۲)

{۹۳} رحمت بھری حکایت

بلی پر رحم کے سبب مغفرت:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر شِبْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا گیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے دربار میں کھڑا کر کے ارشاد فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کیوں بخش دیا؟'' میں اپنے نیک اعمال شمار کرنے لگا جو نجات کا ذریعہ بن سکتے تھے۔ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے ان اعمال میں سے کسی عمل کے سبب تیری بخشش نہیں فرمائی۔'' میں نے عرض کی: ''اے مالک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ! پھر تو نے کس سبب سے میری مغفرت فرمائی؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک مرتبہ تم بغداد کی گلی سے گزر رہے تھے کہ تم نے ایک بلی کو دیکھا جسے سردی نے کمزور کر دیا تھا تو اس پر ترس کھاتے ہوئے تم نے اسے

---

(۱)......الرسالۃ القشیریۃ، باب الزھد، ص ۱۵۳۔

(۲)......تذکرۃ الاولیاء مترجم، ص ۳۵۳۔

اپنے چونغے (جبہ) میں چھپالیا تاکہ وہ سردی سے بچ جائے، پس بلی پر رحم کی وجہ سے میں نے آج تم پر رحم فرمایا ہے۔'' (۱)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے **معلوم** ہوا کہ جانوروں پر رحم اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے انہیں اذیّت وتکلیف نہیں دینی چاہیے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ''سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جانوروں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے اور لڑانے سے منع فرمایا۔''(۲) حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ''سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چہرے پر مارنے اور داغ لگانے سے منع فرمایا۔'' (۳)

حضرت سیِّدُنا امام نووی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ''انسان اور ہر حیوان یعنی گدھا، گھوڑا، اونٹ، خچر اور بکری وغیرہ کے چہرے پر مارنا منع ہے خاص کر انسان کے چہرے پر مارنا شدت سے منع ہے کیونکہ چہرہ کئی خوبیوں کا مجموعہ ہے نیز یہ لطیف بھی ہوتا ہے کہ اس میں ضرب (مارنے) کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چہرہ عیب دار ہو جاتا ہے اور

---

(۱)......حیاۃ الحیوان للدمیری، باب الھاء تحت الھر، ج۲، ص۵۲۲۔

(۲)......سنن الترمذی، کتاب الجھاد، باب ما جاء فی کراھیۃ التحریش بین البھائم ... الخ، الحدیث ۱۷۱۴، ج۳، ص ۲۷۱۔

(۳)......صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن ضرب الحیوان... الخ، الحدیث: ۲۱۱۶، ص ۱۱۷۱۔

کبھی بعض حواس کو تکلیف پہنچتی ہے۔رہا چہرہ پر داغ لگانا تو یہ حدیث کی وجہ سے بالاجماع منع ہے۔'' (۱)

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِشریعت**'' ج3،صَفْحَہ660 پر صدرالشریعہ، بدرالطریقہ حضرت **مفتی محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جانور پر ظلم کرنا ذمی کافر پر ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا کیونکہ جانور کا کوئی معین و مددگار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا نہیں اُس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے۔''

آج کے اس پُرفتن دور میں بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں جو انسان تو انسان بلا وجہ جانوروں بلکہ چیونٹی تک کو بھی تکلیف دینا گوارا نہیں کرتے، چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **101** صفحات پر مشتمل کتاب، ''**تعارُفِ امیرِ اہلسنّت**''صَفْحَہ**45** پر ہے: ایک مرتبہ آپ (یعنی قبلہ امیرِ اہلسنّت، شیخِ طریقت) دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ واش بیسن پر ہاتھ دھونے کے لیے پہنچے مگر رُک گئے، ارشاد فرمایا کہ ''واش بیسن میں چند چیونٹیاں رینگ رہی ہیں، اگر میں نے ہاتھ دھوئے تو یہ بہہ کر مرجائیں گی۔'' لٰہذا کچھ دیر انتظار فرمانے کے بعد جب چیونٹیاں آگے پیچھے ہوگئیں تو پھر آپ نے ہاتھ دھوئے۔

---

(۱)......شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب اللباس والزینۃ، باب النھی عن ضرب الحیوان، ج۷، الجزء الرابع العشر، ص۹۷

{۹۴} رحمت بھری حکایت

سب سے بڑا سعادت مند:

حضرت سیِّدُنا امام سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوبکر شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ایک دوست نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوبکر! آپ کے ساتھ رہنے والے دوستوں میں سب سے زیادہ سعادت مند کون ہے؟'' فرمایا: ''سب سے زیادہ احکام شرعیہ کی پاسداری کرنے والا، ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی کثرت اور حُقُوقُ اللّٰہ کی رعایت کرنے والا، اپنے نقصان کو جاننے والا اور اللّٰہ والوں کی تعظیم وتوقیر کرنے والا۔'' (۱)

{۹۵} رحمت بھری حکایت

سب سے بڑا خسارہ:

حضرت سیِّدُنا ابوبکر شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ان کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: میرے کسی دعوے پر مجھ سے دلیل کا مطالبہ نہیں کیا گیا سوائے یہ کہ ایک دن میں نے کہا تھا کہ ''جنت سے محرومی اور جہنم میں داخلے سے بڑا کوئی خسارہ نہیں۔'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''میری ملاقات سے محرومی سے بڑھ کر کون سا خسارہ ہے؟'' (۲)

......طبقات الصوفیة للسُّلمِی، الطبقة الرابعة من أئمة الصوفیة، الرقم: ۲۱ ابو بکر الشبلی، ص ۲٦۰۔

......الرسالة القشیریة، باب رؤیا القوم، ص ۴۱۹۔

{۹۶} رحمت بھری حکایت

نہایت ہی سختی سے حساب:

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قُشَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوبکر شِبْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کوخواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اس نے مجھ پر اتنی سختی کی کہ میں مایوس ہوگیا۔ پھر جب اس نے میری مایوسی دیکھی تو مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

﴿67﴾ حضرت سیِّدُنا ابومحمد عبداللہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد

حالات:

آپ کا نام عبداللّٰہ بن محمد بن جعفر بن حَیَّان، کنیت ابومحمد اور ابوالشیخ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت 274ھ بمطابق 887ء کو اور وفات 369ھ بمطابق 980ء کو محرم الحرام کے مہینے میں ہوئی۔ بچپن ہی سے طلبِ حدیث میں مشغول ہو گئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظ الحدیث تھے۔ ابوالقاسم سُوذَرجانی کہتے ہیں: ''ابوالشیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

---

(1)......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ۴۲۳۔

مقرب بندوں میں سے تھے۔'' ایک طالب علم کا بیان ہے کہ ''میں جب بھی ابوالشیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''ابوالشیخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جید عالم تھے، احکام اور تفسیر میں کئی کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف شیوخ سے علم حاصل کیا اور 60 سال تک ان ہی کے فیض سے تصنیف و تالیف کرتے رہے اور نہایت ہی معتمد و مستند راوی ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند کتب یہ ہیں: (۱) اَلسُّنَّۃ (۲) اَلعَظْمَۃ (۳) اَلسُّنَن (۴) اَلاذَان (۵) اَلْفَرَائِض (۶) ثَوَابُ الْاَعْمَال وغیرھا۔ (1)

{۹۷} رحمت بھری حکایت

خوبصورت بزرگ:

حضرت سیِّدُ نا امام ابو عبد اللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حافظ یوسف بن خلیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا ہوں۔ پھر میں نے ایک لمبے قد والے نہایت ہی خوبصورت بزرگ کو دیکھا۔ ان سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ ابو محمد بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ہیں۔ میں ان کے پاس پہنچا اور عرض کی: ''کیا آپ ابو محمد بن حَیَّان ہیں؟'' فرمایا: ''جی

---

(1) ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۳۹۴ ابو الشیخ (عبد اللّٰہ بن محمد)، ج ۱۲، ص ۳۶۹ تا ۳۷۱۔

ہاں۔'' میں نے عرض کی: ''کیا آپ وصال نہیں فرما گئے ہیں؟'' فرمایا: ''کیوں نہیں؟'' میں نے پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۷۴) ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللّٰہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنّت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا۔'' میں نے عرض کی: ''میرا نام یوسف ہے میں آپ سے حدیث سننے اور آپ کی کتابیں لینے آیا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے سلامت رکھے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے توفیق بخشے۔'' پھر میں نے ان سے مصافحہ کیا تو ان کی ہتھیلیاں اتنی نرم تھیں کہ ان سے زیادہ نرم چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ پس میں نے انہیں بوسہ دیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ (1)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

{......علم سیکھنے سے آتا ھے......}

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم: ''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۱۲، ج ۱۹، ص ۵۱۱)

......سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۳۷۰۔

﴿68﴾ حضرت سیِّدُنا حافظ ابواحمد حاکم
عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پورا نام محمد بن محمد بن احمد بن اسحاق نیشاپوری کَرَابِیسی، کنیت ابواحمد اور لقب حاکمِ کبیر ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 285ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے محدث اور اپنے وقت کے امام تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام ابن خُزَیْمہ، ابوجعفر محمد بن حسین، ابوالقاسم بَغَوِی، یوسف بن یعقوب، ابن ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا اور اس کے علاوہ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا ملک شام، عراق، حجاز، خراسان وغیرہ کے کثیر علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں کتاب "الکُنٰی" مشہور ہے۔ شہرِ شاش اور طُوس کے قاضی بھی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ربیع الاول 378ھ کو 93 سال کی عمر میں نیشاپور میں وصال فرمایا۔ (1)

{۹۸} رحمت بھری حکایت

نجات پانے والا فرقہ:

فقیہ اسماعیل بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حافظ ابواحمد حاکم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "آپ لوگوں کے

---

(1)......معجم المؤلفین، الرقم:۱۵۴۳۸ محمد الحاکم، ج۳، ص ۶۲۰۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم:۳۴۶۵ ابو احمد الحاکم، ج۱۲، ص ۴۳۲،۴۳۶۔

نزدیک کونسا فرقہ نجات پانے والا ہے؟'' تو آپ نے اپنی شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''آپ لوگ (یعنی اہلسنّت)۔'' (۱)

﴿69﴾ حضرت سیِّدُنا ابوبکر احمد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیِّدُ نا شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن حسین بن مِہران نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی 295ھ بمطابق 908ء کو پیدا ہوئے۔ بہت بڑے عبادت گزار اور مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھے۔ قراءت میں اپنے زمانے کے امام تھے۔ ماہِ شوال المکرّم 381ھ بمطابق 991ء کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا۔

{۹۹} رحمت بھری حکایت

حضرت سیِّدُ نا امام ابوعبداللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے عمر بن احمد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت سیِّدُ نا احمد بن حسین بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو ان کی تدفین کی رات خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اَیُّھَا الْاُسْتَاذُ! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اے استاذِ محترم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ابوحسن عامری فلسفی کو میرے برابر کھڑا کیا اور فرمایا: ''تیری جگہ اِسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔'' حضرت سیِّدُ نا امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''عامری فلسفی ان کے ساتھ ہی دنیا سے گیا تھا۔'' (۲)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

---

(۱)......تاریخ مدینة دمشق، الرقم: ۶۹۳۷، ج۵۵، ص ۱۵۹۔

(۲)......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۴۹۲ ابن مهران احمد بن الحسین، ج ۱۲، ص ۴۵۵۔

﴿70﴾ حضرت سیِّدُنا احمد بن منصور شیرازی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی

حالات:

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا مکمل نام احمد بن منصور بن ثابت شیرازی اور کنیت ابوالعباس ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام حاکم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ''جتنی احادیث انہوں نے جمع کیں اتنی کسی اور نے نہیں کیں اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو شیراز میں اتنی مقبولیت حاصل تھی کہ لوگ آپ کی مثالیں دیا کرتے تھے۔'' آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ''میں نے حضرت سیِّدُنا امام طَبَرَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی سے (سن کر) تین لاکھ احادیث لکھی ہیں۔'' آپ کی وفات 382ھ بمطابق 993ء کو ہوئی۔

{۱۰۰} رحمت بھری حکایت

درود پاک کی وجہ سے بخشش ہوگئی:

حضرت سیِّدُنا امام ابوعبداللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں کہ حسین بن احمد شیرازی نے کہا: جب حافظ الحدیث حضرت سیِّدُنا احمد بن منصور عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفُوۡر کا وصال ہوا تو ایک شخص میرے والد صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا احمد بن منصور عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفُوۡر کو دیکھا کہ آپ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں سبز حلہ زیب تن کئے اور سر پر جواہرات سے مرصع (یعنی جڑا ہوا) تاج سجائے کھڑے ہیں۔ میں

نے پوچھا: ’’مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟‘‘ جواب دیا: ’’اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور مجھے اعزاز واکرام سے نوازا۔‘‘ میں نے پوچھا: ’’کس سبب سے؟‘‘ فرمایا: ’’نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی وجہ سے۔‘‘ (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب خواہ نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے ۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! درود شریف پڑھنا ایک عظیم عبادت ہے۔ بزرگانِ دین نے اس کو پڑھنے کی جو حکمتیں بیان فرمائی ہیں اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ کریم، رحیم، شفیق، عظیم، اور سخی ہیں شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مومنوں پر سب سے زیادہ احسانات ہیں اس لیے محسن اعظم کے احسان کے شکریہ میں ہم پر درود پڑھنا مقرر کیا گیا ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اس لیے ہمیں چاہیے کہ بکثرت درود پاک پڑھا کریں۔ علما فرماتے ہیں کہ ’’جو روزانہ 313 بار درود شریف پڑھے اسے بھی کثرت سے دُرود پاک پڑھنے

(1) ……سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۵۴۶ احمد بن منصور، ج ۱۲، ص ۵۰۰۔

(2) ……بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۵۳۳۔

والوں میں شمار کیا جائے گا۔'' بکثرت درود شریف پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ درودِ پاک پڑھنے والا شہادت کی موت مرتا ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 860 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (شہیدوں کا تذکرہ کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: جو نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سو بار درود شریف پڑھے (وہ بھی شہید ہے)۔

﴿71﴾ حضرت سیِّدُنا امام دارَقُطنِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا امام دارَقُطنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا نام علی بن عمر بن احمد بن مہدی شافعی، بغدادی، دارَقُطنی اور کنیت ابو حسن ہے۔ 306ھ کو پیدا ہوئے۔ بغداد کے محلّہ دار قطن سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا امام دارَقُطنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی علم کے سمُندر، بہت بڑے امام، قوی حافظے والے تھے، عللِ حدیث اور رجال کی معرفت، قراءت اور اس کے طرق، فقہ، مغازی وغیرہ میں مہارت رکھتے تھے۔ [1]

حضرت سیِّدُنا ابن خَلِّکَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے عالم، حافظ الحدیث اور مذہب شافعی کے فقیہ تھے۔ فقہ حضرت سیِّدُنا ابوسعید اِصطَخْرِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی سے حاصل کی۔ [2]

---

[1] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۵۳۰ الدارقطنی، ج ۱۲، ص ۴۸۳۔

[2] ......وفیات الاعیان، الرقم: ۴۳۴ الدارقطنی، ج ۳، ص ۲۶۰۔

اس کے علاوہ دیگر اساتذہ میں ابوالقاسم بَغَوِی، یحییٰ بن محمد، ابوبکر بن ابی داؤد، محمد بن نَیْرُوز اَنْمَاطِی، حسین بن اسماعیل مَحَامِلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ حافظ ابو عبداللّٰہ حاکم، حافظ عبدالغنی، تَمَّام بن محمد، قاضی ابوطَیِّب طَبَرِی، حافظ ابو نُعَیْم اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اور ان کے علاوہ کثیر لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر علم حاصل کرتے۔ (۱)

حضرتِ سیِّدُنا حافظ عبدالغنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ ''اپنے اپنے وقت میں حدیث رسول پر بہترین کلام کرنے والے تین اشخاص ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علی بن مَدِینی، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن ہارون اور حضرتِ سیِّدُنا دارقُطنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم۔'' (۲)

حضرتِ سیِّدُنا قاضی ابوطَیِّب طَبَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا امام دارقُطنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابوفَتْح بن ابی فَوَارِس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''ہم حضرتِ سیِّدُنا ابوالقاسم بَغَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے اور دارقُطنی روٹی پر چٹنی لیے ہمارے پیچھے چلتے تھے اور اس وقت آپ کا بچپن تھا۔'' (۳)

وصال:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 385ھ کو بدھ کے دن بغداد میں وصال فرمایا۔

......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۵۳۰ الدارقطنی، ج ۱۲، ص ۴۸۳، ۴۸۵۔

......وفیات الاعیان، الرقم: ۴۳۴ الدارقطنی، ج ۳، ص ۲۶۱۔

......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۵۳۰ الدارقطنی، ج ۱۲، ص ۴۸۶۔

نمازِ جنازہ مشہور فقیہ ابو حامد اِسفَرَائِنِی نے پڑھائی اور بابِ دیر کے قبرستان میں حضرت سیِّدُنا معروف کرخی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کے قریب دفن کیے گئے۔ (۱)

{۱۰۱} رحمت بھری حکایت

جنت میں امام کہہ کر بلایا جاتا ہے:

ابو نصر علی بن ہِبَۃ اللّٰہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں آپ کے حال کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ ''آخرت میں آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟'' تو مجھ سے کہا گیا: ''جنت میں ان کو امام کہہ کر بلایا جاتا ہے۔'' (۲)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

﴿72﴾ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن ابی زید مالکی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡکَافِی

حالات:

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا مکمل نام عبد اللّٰہ بن اَبی زید قَیۡرَوَانِی مالکی اور کنیت ابو محمد ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ علم وعمل میں نمایاں اور ممتاز تھے۔ حضرت سیِّدُنا قاضی عیاض رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں کہ ''دین ودنیا کی سرداری آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے حصہ میں آئی۔ لوگ اطراف عالم سے سفر کر کے آپ کے پاس آتے تھے اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ اپنے رفقا پر فضل وکمال میں فوقیت لے

۱......وفیات الاعیان، الرقم: ۴۳۴ الدارقطنی، ج۳، ص ۲۶۱۔

۲......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۵۳۰ الدارقطنی، ج ۱۲، ص ۴۸۸۔

گئے تھے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب ''الرِّسالۃ''اس وقت لکھی جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 17 سال کے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 386ھ کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ (۱)

{۱۰۲} رحمت بھری حکایت

مجھے بخش دیا گیا:

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن ابی زید مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے انتقال کے بعد انہیں کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو آپ نے جواب دیا: ''مجھے بخش دیا گیا۔'' پوچھا گیا کہ ''کس وجہ سے؟'' تو آپ نے جواب دیا: میرے اس قول کی وجہ سے جو میں نے استنجا سے متعلق اپنے رسالے میں لکھا تھا کہ ''(کامل طہارت کے لئے) طہارت حاصل کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھیلا چھوڑ دے۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

مدنی مشورہ: استنجا کے مسائل سیکھنے کے لئے قبلہ امیر اہلسنّت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 18 صفحات پر مشتمل رسالہ ''**استنجا کا طریقہ**'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمالیجئے۔

❁❁❁❁❁❁

......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۶۱۸ ابن ابی زید، ج ۱۲، ص ۵۶۴۔

......الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الطھارۃ، باب قضاء الحاجۃ، ج ۱، ص ۲۷۰۔

﴾73﴿ حضرت سیِّدُنا سَہل صُعلُوکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

حضرت سیِّدُنا امام سَہل بن محمد بن سلیمان صُعلُوکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی کنیت ابوطَیِّب ہے اور شافعی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فقیہ، ادیب، نیشاپور کے مفتی ابن مفتی اور اپنے وقت کے امام بلکہ بعض علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو مجدد مانتے تھے۔آپ کے والد حضرت سیِّدُنا ابو سَہل محمد بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بھی بہت بڑے عالم تھے، علم فقہ اپنے والد سے حاصل کیا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں 500 سے زیادہ دوات رکھی جاتی تھیں۔ نیشاپور کے فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے علم حاصل کیا کرتے تھے۔ رجب المرجب 404ھ کو وفات پائی۔ (1)

{۱۰۳} رحمت بھری حکایت

شرعی مسائل بتانے کی وجہ سے بخشش:

حضرت سیِّدُنا ابوسعید شَحَّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا شیخ امام ابوطَیِّب سَہل صُعلُوکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو خواب میں دیکھ کر کہا: ''اے شیخ!'' فرمایا: ''شیخ کو چھوڑو۔'' میں نے کہا: ''جن احوال کو میں نے دیکھا

(1) ......وفیات الاعیان، الرقم: ۲۸۴ ابو الطیب الصعلوکی، ج۲، ص ۳۶۲۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۷۳۵ الصعلوکی العلامۃ، ج۱۳، ص ۱۲۶۔

ہے ان کا کیا بنا؟'' فرمایا: '' انہوں نے ہمیں کوئی فائدہ نہ دیا۔'' میں نے پوچھا: '' مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' انہوں نے جواب دیا: '' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان مسائل کی وجہ سے بخش دیا جو لوگ مجھ سے پوچھتے تھے اور میں انہیں جوابات دیتا تھا۔'' (1)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم دین سکھانے اور پھیلانے کی عظیم ترین فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب تک وہ علم آگے سے آگے پھیلتا رہتا ہے تب تک علم پھیلانے اور سکھانے والے کو اس کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس سے درس نظامی پڑھانے والے علما کی فضیلت وعظمت کا پتہ چلتا ہے جو ساری زندگی ایک بہت بڑی تعداد کو علمِ دین سکھاتے ہیں پھر وہ فارغ ہو کر مزید طلبا کو پڑھاتے ہیں۔ یوں یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور اس تمام سلسلے کا ثواب پہلے والے اساتذہ کو بتدریج ملتا رہتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا معاذ بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: '' جس نے علم کی اشاعت کی تو اسے عمل کرنے والے کا بھی ثواب ملے گا اور عمل کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔'' (2) یحیٰی بن یحیٰی مصمودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کہتے ہیں حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیدنا ربیع کی ایک روایت بیان فرمائی کہ

(1) ......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ٤٢٠۔

(2) ......سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب ثواب معلم الناس الخير، ج ١، ص ١٥٦۔

"کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی اُلجھن دور کر دینا 100 حج کرنے سے افضل ہے۔"(۱)

❁❁❁❁❁❁

﴿74﴾ حضرت سیِّدُنا ابوعلی دَقّاق شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام حسن بن علی بن محمد دَقَّاق اور کنیت ابو علی ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام ابو القاسم قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے استاذ تھے۔ اپنے وقت کے امام تھے۔ وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مقام "مَرْو" کی طرف سفر کیا اور علم فقہ حاصل کیا، تصوف میں حضرت سیِّدُنا نصر آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی صحبت اختیار کی۔ کہا جاتا ہے کہ اخیر عمر میں ان کی گفتگو ایسی ہو گئی تھی کہ کوئی سمجھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ نیشاپور میں ذوالحجہ 405ھ کو وصال فرمایا۔ (۲)

فرامین:

❁...... جس نے اپنے ظاہر کو مجاہدے کے ساتھ مزین کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے باطن کو مشاہدے کے ساتھ حسین بنا دے گا۔ (۳)

......بستان المحدثین، ص ۳۹۔

......تاریخ الإسلام للذهبی، حرف الحاء، ج۲۸، ص ۱۴۰۔

نفحات الانس (مترجم)، الرقم: ۳۵۵ شیخ ابو علی دقاق، ص ۳۲۹۔

......الرسالة القشیریة، باب المجاهدة، ص ۱۳۳۔

۞......جوحق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔'' (۱)

{۱۰۴} رحمت بھری حکایت

مغفرت کا معاملہ بڑی بات نہیں:

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا استاذ ابوعلی دَقَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''یہاں مغفرت کا معاملہ کوئی بڑی بات نہیں، جو لوگ یہاں ہیں ان میں کم مرتبہ کا فلاں شخص ہے جسے ایسے ایسے انعامات دیے گئے ہیں۔'' فرماتے ہیں: خواب ہی میں میرے دل میں یہ خیال آیا کہ انھوں اس سے وہ آدمی مراد لیا ہے جس نے کسی کو ناحق قتل کیا تھا۔ (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتا چلا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ جب اس کی رحمت جوش میں آتی ہے تو بڑے سے بڑے گناہ گار کو بھی بخش دیتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے وہ چاہے تو بڑے سے بڑے گناہ کو بھی بخش دے اور چاہے تو بظاہر ایک معمولی سے گناہ پر بھی پکڑ فرمالے یہ

---

(۱)......الرسالۃ القشیریۃ، باب الصمت، ص ۱۵۶۔

(۲)......الرسالۃ القشیریۃ، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۰۔

سب اس کی مشیت پر موقوف ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے تمام مسلمان "مَحْفُوظُ الدَّم" ہیں یعنی بغیر کسی شرعی وجہ کے کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے اور اگر کسی شرعی وجہ کی بنا پر کوئی مسلمان "مُبَاحُ الدَّم" ہو جائے یعنی اس کی جان کی حرمت باقی نہ رہے پھر بھی اسے قتل کرنا عوام کا کام نہیں بلکہ یہ اسلامی حکومت کا منصب اور اس کی ذمہ داری ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔" حدیث شریف میں ہے کہ "دنیا کا ہلاک ہونا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے زیادہ ہلکا ہے۔" (1)

❁❁❁❁❁❁

مَقْبُول عَمَل میں کمی نہیں ہوتی

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ "عمل کرنے سے زیادہ اس کے قبول ہو جانے کی سعی کرو کیونکہ عملِ مقبول کم نہیں ہوتا۔"

(تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر ج۴۲،ص۱۱۵)

---

(1)......سنن الترمذی، کتاب، باب ماجاء فی تشدید قتل المومن، الحدیث:۱۴۰۰، ج۳،ص۹۹۔

﴿75﴾ حضرت سیِّدُنا امام حاکم شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد بن عبد اللّٰہ بن محمد ضَبِّی، طَھْمَانِی، نیشاپوری، شافعی، کنیت ابو عبد اللّٰہ اور ابن بَیِّع کے نام سے مشہور ہیں۔[1]
آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 3 ربیع الاول 321 ھ کو پیر کے دن نیشاپور میں پیدا ہوئے۔[2] اور یہیں 405 ھ کو وفات پائی۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محدِّث، حافظ اور مؤرِّخ تھے۔[4] قاضی ہونے کی وجہ سے حاکم کے نام سے مشہور ہو گئے۔
آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 2 ہزار سے زیادہ اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا اور علم فقہ ابن ابی ھُرَیْرَہ، ابو سہل صُعلُوکی شافعی وغیرہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر کتب تصنیف فرمائیں جن میں چند کے نام درج ذیل ہیں: (۱) فَضَائِلُ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاء (۲) مَعْرِفَۃُ عُلُوْمِ الْحَدِیْث (۳) اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْن (۴) تَارِیْخُ عُلَمَاءِ نَیْسَابُوْر (۵) فَضَائِلُ الْاِمَامِ الشَّافِعِی۔
آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علوم حدیث میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں

[1] ......معجم المؤلفین، الرقم: ۱۴۳۵۰ محمد الحاکم، ج۳، ص ۴۵۳۔
[2] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۷۱۴ الحاکم، ج ۱۳، ص ۹۷۔
[3] ......الاعلام للزرکلی، الحاکم النیسابوری، ج ۶، ص ۲۲۷۔
[4] ......معجم المؤلفین، الرقم: ۱۴۳۵۰ محمد الحاکم، ج۳، ص ۴۵۴۔

جن کی جلدوں کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تک ہے۔[1] امام دارقُطنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے پوچھا گیا کہ ''ابن مندہ زیادہ مضبوط حافظے والے ہیں یا ابن بَیِّع (یعنی امام حاکم)؟''فرمایا: ''ابن بَیِّع زیادہ مضبوط حافظے والے ہیں۔''[2] حضرت سیِّدُنا ابن خَلِّکان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المَنَّان فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام حاکم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم اپنے زمانے میں محدثین کے امام تھے اور ایسی کتب تصنیف فرمائیں کہ آپ سے پہلے کسی نے اس کی مثل نہ لکھیں۔''مزید فرماتے ہیں کہ ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عالم، عارف اور وسیع علم والے تھے۔''[3]

فرمان:

❁...... حافظ ابوحازم عَبْدَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام حاکم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں نے آبِ زمزم پینے کے بعد دعا کی کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حسنِ تصنیف عطا فرما۔''[4]

وصال:

ابوموسیٰ مَدِینی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حاکم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم ایک دن حمام میں داخل ہوئے، غسل فرمایا اور باہر تشریف لائے اس کے بعد ایک آہ

[1] ......معجم المؤلفین، الرقم: ۱۴۳۵۰ محمد الحاکم، ج۳، ص۴۵۴۔ وفیات الاعیان، الرقم: ۶۱۵ الحاکم النیسابوری، ج۴، ص۱۰۶۔

[2] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۳۷۱۴ الحاکم، ج۱۳، ص۱۰۲۔

[3] ......وفیات الاعیان، الرقم: ۶۱۵ الحاکم النیسابوری، ج۴، ص۱۰۶۔

[4] ......طبقات الشافعیۃ الکبری للسبکی، الرقم: ۳۲۹ محمد بن عبد اللّٰہ، ج۴، ص۱۵۹۔

کھینچی اورروح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بدھ کے دن عصر کے بعد سپُردِ خاک کیا گیا۔نمازِ جنازہ حضرت سیِّدُنا قاضی ابوبکر حِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے پڑھائی۔ (۱)

{۱۰۵} رحمت بھری حکایت

حدیث لکھنے میں نجات ہے:

حضرت سیِّدُنا حسن بن اَشْعَث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام حاکم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَاکِم کو خواب میں گھوڑے پر اچھی حالت میں دیکھا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمارہے ہیں کہ ''نجات حاصل کرلو۔''میں نے پوچھا:''نجات کس چیز میں ہے؟''فرمایا:''حدیث شریف لکھنے میں۔'' (۲)

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿76﴾ حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم ھِبَۃُ اللّٰہ شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ھِبَۃُ اللّٰہ بن حسن بن منصور طَبَرِی، رازی، شافعی لالکائی اورکنیت ابوالقاسم ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافظ الحدیث اور مفتیٔ وقت تھے۔فقہ شافعی شیخ ابوحامد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کی اور مذہب

......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۳۷۱۴ الحاکم، ج۱۳،ص۱۰۴۔

......سیر اعلام النبلاء، الرقم:۳۷۱۴ الحاکم، ج۱۳،ص۱۰۴۔

شافعی میں اپنے ہمسروں سے فوقیت لے گئے۔ ''دِیْنَوَر''میں رمضان المبارک کے مہینے میں 418ھ بمطابق 1027ءکو حالت جوانی میں اس فانی دنیا سے پردہ فرمایا۔

{١٠٦}رحمت بھری حکایت

سنت پر عمل کی برکت:

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے کہ حضرت سیِّدُنا علی بن حسین بن جَدَّاء عُکْبَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ ''میں نے حضرت سیِّدُنا ھِبَۃُ اللّٰہ طَبَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔'' عرض کی: ''کس سبب سے؟'' تو انھوں نے رازدارانہ انداز میں کہا: ''سنت پر عمل کی برکت سے۔''[1]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

خبر دار! غیبت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے

غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی

''نہ غیبت کریں گے نہ غیبت سنیں گے'' ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

[1] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ٣٧٨٨ اللالکائی (ھبة اللّٰہ بن الحسن)، ج١٣، ص ٢٦٩، ٢٧٠۔

﴿77﴾ حضرت سیِّدُنا خطیب بغدادی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا نام احمد بن علی بن ثابت شافعی بغدادی ہے۔ کنیت ابو بکر اور خطیب بغدادی کے نام سے مشہور ہیں۔ 392ھ کو پیدا ہوئے اور 463ھ کو وصال فرمایا۔ (۱) آپ کے والد ابوالحسن حافظ قرآن تھے۔ والد صاحب نے ابوحَفْص کَتّانی سے علم حاصل کیا اور بغداد کے علاقے دَرْ زِیجَان کے خطیب تھے۔ حضرت سیِّدُنا خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کا شمار مشہور ائمہ، کثیر تصانیف والے، نمایاں و ممتاز حفاظ اور خاتم الحفاظ میں ہوتا ہے۔ ابو عمر بن مہدی، ابو عبد اللّٰہ احمد بن محمد بزّار، ابوالحسین بن بِشْرَان، اور حافظ ابو نُعَیْم اَصْفَہانی وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ (۲) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ شافعی مذہب کے بہت بڑے امام تھے اور فقہ شافعی ابوحسن بن مَحَامِلی اور قاضی ابوطَیِّب سے حاصل کی۔ (۳) حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن علی فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ ”خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی حدیث کی معرفت اور حفظ میں حضرت سیِّدُنا امام دار قُطنی

---

(۱) ......الاعلام للزرکلی، الخطیب البغدادی، ج ۱، ص ۱۷۲

(۲) ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۱۶ احمد بن علی، ج ۵، ص ۳۱۔

تذکرۃ الحفاظ، الرقم: ۱۰۱۵ الخطیب الحافظ الکبیر، ج ۲، الجزء الثالث، ص ۱۲۲۱۔

(۳) ......المرجع السابق، ج ۲، الجزء الثالث، ص ۲۲۲۔

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے مشابہ ہیں۔''[1] ابوالحسن ھَمَذَانِی بیان کرتے ہیں کہ'' یہ علم حضرت سیِّدُنا خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی وفات کے ساتھ چلا گیا۔'' شُجَاع ذُھْلِی فرماتے ہیں کہ'' حضرت سیِّدُنا خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی امام، مصنّف، حافظ الحدیث تھے اور ان کی مثال نہیں ملتی۔''[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے جب حج کیا تو تین گھونٹ میں آبِ زمزم پیا اور تین دعائیں کیں۔ پہلی دعا یہ کہ'' میں تاریخ بغداد کو بغداد میں بیان کروں، دوسری یہ کہ جامع منصور میں حدیث املا کراؤں (یعنی حدیث لکھواؤں) اور تیسری یہ کہ حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے برابر میں دفن کیا جاؤں۔''[3] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی یہ تینوں دعائیں مقبول ہوئیں۔

{۱۰۷} رحمت بھری حکایت

سفید عمامہ اور سفید لباس:

حضرت سیِّدُنا ابوعلی حسن بن احمد بن حسین بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کہتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوبکر خطیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا کہ خوبصورت سفید رنگ کا عمامہ اور سفید لباس پہنے ہشاش بشاش مسکرا رہے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میرے سوال کرنے پر کہ'' مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ

[1] ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۱۶ احمد بن علی، ج۵، ص۳۶۔

[2] ......تذکرۃ الحفاظ، الرقم:۱۰۱۵ الخطیب الحافظ الکبیر، ج۲، الجزء الثالث، ص۲۲۴۔

[3] ......تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم:۱۶ احمد بن علی، ج۵، ص۳۴۔

کیا معاملہ فرمایا؟'' یا پھر انھوں نے خود ہی مجھے بتایا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔'' یا فرمایا: ''مجھ پر رحم فرمایا اور ہر اس شخص کی مغفرت یا ہر اس شخص پر رحم فرمایا جس نے توحید و رسالت کی گواہی دی۔ پس تم سب خوش ہو جاؤ۔'' [1]

{۱۰۸} رحمت بھری حکایت

چین کے باغات میں:

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں کہ ابو الفضل بن خَیْرُوْن نے بتایا کہ ایک نیک آدمی میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی کو خواب میں دیکھ کر حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''اَنَا فِیْ رَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّجَنَّۃِ نَعِیْمٍ یعنی میں راحت و پھول [2] اور چین کے باغ میں ہوں۔''

{۱۰۹} رحمت بھری حکایت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا:

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ابو الحسن محمد بن مَرْزُوق زَعْفَرَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فقیہ حضرت

---

[1] ...... تاريخ مدينة دمشق، الرقم: ۶۱۱ احمد بن على خطيب بغدادى، ج ۵، ص ۴۰۔

[2] ...... فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ (پ ۲۷، الواقعہ ۸۹) اس آیت مبارکہ میں لفظ ''رَیْحَانٌ'' کے تحت صدر الافاضل حضرت سیِّدُنا نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں کہ ابو العالیہ نے کہا کہ مقرّبین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔

سیّدُ نا حسن بن احمد بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ انہوں نے خوبصورت سفید لباس زیب تن کیا ہے، سر پر سفید عمامہ سجا ہے، بہت خوش ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جو بھی اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ اس پر رحم فرماتا اور اسے بخش دیتا ہے۔ پس تمہیں خوش خبری ہو۔'' یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کے چند دن بعد کی بات ہے۔ (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿78﴾ حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم قُشَیرِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام عبدالکریم بن ہَوَازِن بن عبدالملک قُشَیرِی شافعی اور کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 376ھ کو پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں آپ کے والد فوت ہو گئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علم ادب اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر حضرت سیّدُ نا ابو علی دَقَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی مجلس میں حاضر ہونے لگے۔

......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۴۲۱۰ الخطیب البغدادی، ج ۱۳، ص ۲۰۰۔

علم فقہ ابوبکر محمد بن بکر طُوسی اور علم کلام ابوبکر بن فُورَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے حاصل کیا۔[۱] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صوفی، مفسر، فقیہ، اصولی، محدث، متکلم، واعظ، ادیب اور شاعر تھے۔ 465ھ کو نیشاپور میں وفات پائی۔[۲] اور اپنے شیخ حضرت سیِّدُنا ابوعلی دَقّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق کے برابر میں دفن کئے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اولاد میں سے کوئی بھی احتراماً چند سالوں تک آپ کے گھر میں داخل ہوا نہ آپ کی کتابوں اور کپڑوں کو ہاتھ لگایا۔[۳] ابوحسن بَاخَرْزی بیان کرتے ہیں کہ ''اگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وعظ کا کوڑا کسی پتھر کی چٹان پر ماردیں تو وہ خوفِ خدا سے گھلنا شروع ہوجائے۔''[۴]

فرامین:

❁ ...... متوکل وہ ہوتا ہے جس کا دل رزق کا تقاضا کرنے سے خاموش رہتا ہے۔[۵]

❁ ...... **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ دنیا یا آخرت میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ سے ڈرے۔[۶]

---

(۱) ......المنتظم لابن جوزی، الرقم: ۳۴۲۳ عبد الکریم بن ھوازن، ج۱۶، ص۱۴۸۔

(۲) ......معجم المؤلفین، الرقم: ۷۶۹۸ عبد الکریم القشیری، ج۲، ص۲۱۲۔

(۳) ......المنتظم لابن جوزی، الرقم: ۳۴۲۳ عبد الکریم بن ھوازن، ج۱۶، ص۱۴۹۔

(۴) ......سیراعلام النبلاء، الرقم: ۴۱۸۲ القشیری، ج۱۳، ص۵۲۵۔

(۵) ......الرسالة القشیریة، باب الصمت، ص۱۵۷۔

(۶) ......الرسالة القشیریة، باب الخوف، ص۱۶۱۔

{۱۱۰} رحمت بھری حکایت

کامل راحت:

ابوتُراب مَراغِی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوخواب میں دیکھا کہ فرمارہے ہیں: ''میں پاکیزہ عیش اورکامل راحت میں ہوں۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پررحمت ہواوران کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

﴿79﴾ حضرت سیِّدُناابوصالح احمد بن مؤذِّن

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام احمد بن عبدالملک بن علی، کنیت ابوصالح اور مؤذِّن کے نام سے مشہور تھے۔388ھ کو پیدا ہوئے۔خراسان میں اپنے وقت کے محدث تھے۔امین، صوفی اور حافظ الحدیث تھے۔رضائے الٰہی کے لئے کئی سال اذان دیتے رہے، مدرسۂ بَیْہَقِیَّہ کے ناظم تھے، تاجروں اور امیروں سے صدقات وصول فرماتے اور مستحقین تک پہنچاتے تھے۔7 رمضان المبارک 470ھ کووصال فرمایا۔ (۲)

---

(۱)...... تاریخ الاسلام للذھبی، الرقم:۱۴۰ عبد الکریم بن ھوازن، ج۳۱، ص۱۷۶۔

(۲)......تذکرۃ الحفاظ، الرقم:۱۰۲۲ المؤذن ابوصالح، ج۲، ص ۲۳۶۔

{۱۱۱} رحمت بھری حکایت

کثرتِ دُرُود نے ہلاکت سے بچالیا:

حضرت سیّدُنا شیخ حسین بن احمد کوّاز بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دعا کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں خواب میں ابوصالح مؤذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔'' چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں انھیں اچھی حالت میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔'' تو فرمایا: ''اے ابوحسن! اگر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہوگیا ہوتا۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿80﴾ حضرت سیِّدُنا ابو القاسم سعد زَنْجَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ کا نام سَعْد بن علی بن محمد بن علی اور کنیت ابوالقاسم ہے۔380 ھ کے شروع میں یا379 ھ کے آخر میں پیدا ہوئے۔ حافظ الحدیث، پرہیزگار، صاحبِ کرامات اور حرم شریف کے شیخ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ نے

(۱)......سعادة الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف..الخ، اللطیفة الثلاثون،ص ۱۳۶۔

علم حدیث حاصل کرنے کے لیے مصر، غَــزَّہ، زَنْجَان اور دِمَشْق کا سفر کیا آخر میں مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں رہنے لگے اور شیخِ حرم شریف مشہور ہو گئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حرم شریف میں تشریف لاتے تو مطاف خالی ہو جاتا، لوگ حجر اسود سے زیادہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دست بوسی کیا کرتے۔ اسماعیل تَیْمِی فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام کبیر، حدیث اور سنت کو جاننے والے تھے۔ 471ھ کے شروع میں یا 470ھ کے آخر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا۔ [۱]

{۱۱۲} رحمت بھری حکایت

محدثین کی ہر مجلس کے عوض جنت میں گھر:

ابو القاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم سعد بن محمد زَنْجَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو خواب میں دیکھا، آپ بار بار فرما رہے تھے کہ ”اے ابو القاسم! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ محدثین کے لئے ان کی ہر مجلس کے عوض جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔“ [۲]

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

……تذکرۃ الحفاظ، الرقم: ۱۰۲۶، ج ۲، الجزء الاول، ص ۲۴۳، ۲۴۴۔

……تاریخ مدینۃ دمشق، الرقم: ۲۴۲۲، سعد بن علی بن محمد، ج ۲۰، ص ۲۷۵۔

﴿81﴾ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام غزالی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد بن محمد بن محمد بن احمد طُوْسی غزالی، کنیت ابو حامد اور لقب حُجَّۃُ الْاِسْلَام ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت 450ھ بمطابق 1058ء کو ''طَابَرَان'' میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی جہاں فقہ کی کتابیں حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد رَاذ کَانِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے پڑھیں۔ پھر جُرْجَان تشریف لے گئے وہاں امام ابونصر اسماعیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی خدمت میں حاضر رہے۔ اس کے بعد اپنے شہر ''طُوْس'' واپس آ گئے۔ نیشا پور میں امام الحرمین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں زانوئے تَلَمُّذ طے کیا اور ان سے اُصولِ دین، اختلافی مسائل، مناظرہ، منطق، حکمت اور فلسفہ وغیرہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ حضرت سیِّدُنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی قطب کے درجے پر فائز ہیں۔'' بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ''قطب 3 ہیں۔ علوم کے قطب امام غزالی، احوال کے قطب بایزید بسطامی اور مقامات کے قطب حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْھِم ہیں۔'' آپ کے شاگرد حضرت سیِّدُنا محمد بن یحییٰ نیشا پوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے فضائل کو صرف کامل عقل والا ہی پہچان سکتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے"**سیر اعلام النبلاء**" میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان القابات سے یاد فرمایا: اَلشَّیْخُ الْاِمَامُ الْبَحْرُ، حُجَّۃُ الْاِسْلَامِ، اُعْجُوبَۃُ الزَّمَانِ، زَیْنُ الدِّیْنِ، اَبُوْحَامِد مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الطُّوْسِی، الشَّافِعِی، الغَزَالِی، صَاحِبُ التَّصَانِیْفِ، وَالذَّکَاءِ المُفرِط. تصوف میں آپ کی کتاب "**احیاء العلوم**" بہت مشہور و معروف ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام سُبْکِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: "احیاء العلوم ان کتب میں سے ہے جن کی حفاظت اور اشاعت مسلمانوں پر لازم ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مخلوق ہدایت یافتہ ہو جو بھی اس کتاب میں غور کرتا ہے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا 505ھ بمطابق 1111ء کو "طَابَرَان" میں وصال ہوا۔ (۱)

فرامین:

❁......**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے امید کرتے ہوئے عمل کرنا خوف کے ساتھ عمل کرنے سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ بندے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور محبت امید کے ذریعے غالب ہوتی ہے۔ (۲)

❁......پیر کا باطنی ادب یہ ہے کہ ان سے جو کچھ سنے اس کو ظاہر میں قبول کرے

---

(۱)......الاعلام للزرکلی، الغزالی، ج۷، ص ۲۲۔
اتحاف السادۃ المتقین، ج ۱، ص ۹، ۱۳، ۳۷۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۴۶۰۳ الغزالی، ج ۱۴، ص ۳۲۰۔
(۲)......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الرجاء، ج ۴، ص ۱۷۷۔

اور باطن میں قولاً فعلاً اس کا انکار نہ کرے تا کہ اس پر منافقت کا داغ نہ لگے۔ (۱)

{۱۱۳} رحمت بھری حکایت

مکھی پر رحم کی برکت:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُ نا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا: ''تم میری بارگاہ میں کیا لائے ہو؟'' میں نے مختلف عبادات کا ذکر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''تم ایک مرتبہ بیٹھے لکھ رہے تھے کہ ایک مکھی تمہارے قلم پر آ گری تو تم نے اس پر رحم کرتے ہوئے سیاہی چوسنے کے لیے اسے چھوڑ دیا اور کچھ نہ کہا پس اسی کی وجہ سے میں آج تم پر رحم کرتا ہوں۔ جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

نعمتیں محفوظ کرنے کا نسخہ

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کرلو۔'' (حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، الرقم: ۷۴۵۵، ج۵، ص ۳۷۴)

---

(۱)......مجموعۃ رسائل للامام الغزالی، ایھا الولد، ص ۲۶۳۔

(۲)......فیض القدیر شرح جامع الصغیر، تحت الحدیث: ۱۹۴، ج ۱، ص ۲۰۶۔

﴿82﴾ حضرت سیِّدُنا قاضی عِیاض مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

آپ کا نام عیاض بن موسیٰ بن عِیَاض بن عَمْرو سَبْتِی مالکی، کنیت ابوالفضل اور قاضی عِیَاض کے نام سے مشہور ہیں۔ سَبْتَہ میں 476ھ کو پیدا ہوئے۔ آباؤ اجداد اَنْدُلُس کے رہنے والے تھے۔ 20 سال کی عمر میں حضرت سیِّدُنا حافظ ابوعلی غَسَّانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے حدیث کی سماعت کی پھر ان کے وصال کے بعد اَنْدُلُس تشریف لے گئے۔ علم فقہ محمد بن عیسیٰ تَیْمِی اور محمد بن عبداللّٰہ مَسِیلِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے حاصل کیا۔ اپنے وقت کے امام، کئی علوم کے ماہر، اعلیٰ درجے کے ذہین وفطین تھے۔ بہت عرصے تک سَبْتَہ میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے پھر غَرْنَاطَہ تشریف لے گئے اور وہاں کچھ عرصہ قاضی رہنے کے بعد قرطبہ تشریف لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جمادی الآخر 544ھ کو شب جمعہ وصال فرمایا اور مَرَّاکُش میں سپردخاک کئے گئے۔ [1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتاب "اَلشِّفَاء بِتَعْرِیْفِ حُقُوْقِ الْمُصْطَفٰی" بہت مشہور اور برکت والی کتاب ہے۔ اگر کسی مکان میں رکھی جائے تو اس مکان کو نقصان نہ پہنچے، اگر کسی کشتی میں ہو تو نہ ڈوبے، اگر مریض پڑھے یا اس کے پاس پڑھی جائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مریض کو شفا عطا فرمائے اور یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ [2]

[1] ......تذکرۃ الحفاظ، الرقم: ۱۰۸۳ عیاض بن موسی، ج۲ الجزء الرابع، ص٦۷، ٦۹۔

[2] ......نسیم الریاض، مقدمۃ الشارح، ج۱، ص۱۴

فرامین:

✿......**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ فرمانبرداری میں استقامت اختیار کی جائے اور ہر شے کے معاملے میں اس بات کو لازم پکڑ لے کہ اس بارے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کیا حکم ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کے کرنے کا حکم دیا ہے یا اس سے بچنے کا۔ (۱)

✿......اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ مسلمانوں میں سے جو شخص بھی حضور سیِّد عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں کمی کرے یا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرے اسے قتل کردیا جائے۔ (۲)

{۱۱۴} رحمت بھری حکایت

سونے کا تخت:

حضرت سیِّدُنا قاضی عیاض مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے بھتیجے نے ایک روز آپ کو خواب میں دیکھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر ان پر ایک طرح کا خوف اور تردد طاری ہوگیا۔ حضرت سیِّدُنا قاضی عیاض مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے اِن کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا: ''اے میرے بھتیجے! میری کتاب ''اَلشِّفَاء'' کو مضبوط پکڑے رہو اور اسے اپنے لیے حجت بناؤ۔'' گویا اس کلام سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

......عمدة القاری، کتاب الایمان، باب حلاوة الایمان، ج ۱، ص ۲۲۸۔

......الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الرابع، الجزء الثانی، ص ۲۱۱۔

اشارہ فرمایا کہ ’’مجھے کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت ملا ہے۔‘‘ (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿83﴾ حضرت سیِّدُنا عبدالغنِی حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا پورا نام حضرت سیِّدُ نا ابو محمد تقی الدین عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی جَمَّاعِیلی حنبلی ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ حافظ الحدیث تھے اور رجال حدیث کے عالم تھے۔ 541ھ بمطابق 1146ء کو نَابُلُس کے قریب موضع جَمَّاعِیل میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی دمشق چلے گئے پھر وہاں سے اِسْکَنْدَرِیَّہ اور اَصْفَہَان چلے گئے اور بارہا آزمائشوں میں مبتلا ہوئے۔ بالآخر 600ھ بمطابق 1203ء کو مصر میں وصال فرما گئے۔(۲) دِمَشْق کی جامع مسجد میں شبِ جمعہ اور یوم جمعہ درسِ حدیث دیا کرتے تھے جس میں کثیر لوگ شریک ہوتے۔ درس حدیث دیتے ہوئے لوگوں کو بہت رُلایا کرتے تھے یہاں تک کہ جو شخص ایک مرتبہ حلقۂ درس میں حاضر ہوتا پھر کبھی ناغہ نہ کرتا اور درس سے فارغ ہو کر طویل دعا بھی فرمایا کرتے تھے۔ (۳)

......بستان المحدثین، ص ۳۴۴۔

......الاعلام للزرکلی، الجماعیلی، ج۴، ص ۳۴۔

......سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۳۸۵ عبد الغنی بن عبد الواحد، ج۱۶، ص ۲۴۔

فرامین:

۞…… آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آدھی رات کے وقت اٹھتے اور وضو فرما کر صبح صادق تک نماز پڑھتے رہتے اور ایک رات میں 7 یا 8 مرتبہ وضو فرماتے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں مجھے نماز میں اس وقت تک لطف آتا ہے جب تک میرے اعضا تر رہتے ہیں۔

۞…… میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ مجھے حضرت سیِّدُنا امام احمد جنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل جیسا حال عطا فرما تو اس نے مجھے ان جیسی نماز عطا فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا ضِیَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں اس دعا کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آزمائشوں اور اذیتوں میں مبتلا ہو گئے۔ [۱]

{۱۱۵} رحمت بھری حکایت

عرش کے نیچے کرسی:

فقیہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا کمال عبدالرحیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم کو خواب میں دیکھا، انہوں نے بتایا کہ ''حافظ عبدالغنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے لیے ہر شب جمعہ عرش کے نیچے ایک کرسی رکھی جاتی ہے، اور ان کے سامنے حدیث نبوی پڑھی جاتی ہے اور ان پر موتی اور جواہر نچھاور کئے جاتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا کمال عبدالرحیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم کی آستین میں کوئی چیز تھی، فرمایا: ''یہ انہی جواہرات میں سے میرا حصہ ہے۔'' [۲]

---

[۱] ……سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۵۳۸۵ عبد الغنی بن عبد الواحد، ج ۱۶، ص ۲۵، ۲۹۔

[۲] ……المرجع السابق، ص ۳۵، ۳۶ ملخصًا۔

﴿84﴾ حضرت سیِّدُنا شیخ عمادالدین ابراھیم بن عبدالواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد

حالات:

حضرت سیِّدُنا علامہ شیخ عمادالدین ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حافظ عبدالغنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ بہت بڑے فقیہ اور مفتی تھے۔ نہایت عبادت گزار اور پرہیز گار تھے، نفلی روزوں اور نوافل کی کثرت کرتے تھے، ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے دومرتبہ بغداد شریف گئے اور احادیث کی سماعت کی۔ "کِتَابُ الْفُرُوْع" کے مصنف ہیں۔ 614 ہجری بمطابق 1215 ءکو دمشق میں وصال ہوا۔

جامع مسجد اموی کے قریب نماز جنازہ ادا کی گئی جنازے میں لوگوں کا اتنا ہجوم تھا کہ سِبط ابن جوزی نے کہا: پہاڑ کے دامن سے "مَغَارَۃُ الدَّم"[1] تک جدھر نظر جاتی سر ہی سر نظر آتے تھے حتی کہ اگر ان کے اوپر سے تل پھینکے جاتے تو وہ زمین تک نہ پہنچ پاتے۔ [2]

---

[1] ...... یہ دمشق میں ایک جگہ کا نام ہے، منقول ہے کہ اس جگہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم، حضرت سیِّدُنا موسیٰ، حضرت سیِّدُنا عیسیٰ، حضرت سیِّدُنا ایوب اور حضرت سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نماز ادا فرمائی۔ اسی وجہ سے لوگ قحط میں وہاں جا کر بارش کے لئے دعا کرتے تو فوراً بارش ہو جاتی۔ اس کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ یہاں حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا ہابیل کو قتل کیا تھا، اسی وجہ سے اسے "مَغَارَۃُ الدَّم" یعنی خون سے لتھڑی ہوئی جگہ کہا جاتا ہے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۲، ص ۳۲۳، ۳۳۸، ملخصًا)

[2] ......البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، الشیخ الإمام العلامۃ الشیخ العماد، ج ۸، ص ۵۸۴۔

{۱۱٦}رحمت بھری حکایت

بعدِوصال سبز عمامہ:

سِبط ابن جوزی نے مزید یہ بھی بیان کیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کی رات جب میں واپس لوٹا تو ان کے بارے میں، ان کے جنازے اوراس میں شرکت کرنے والے کثیر لوگوں کے متعلق سوچنے لگا۔ دل میں آیا کہ یہ تو بہت نیک انسان تھے، جب انہیں قبر میں رکھا گیا ہوگا تو انہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا ہوگا۔ اتنے میں مجھے وہ اشعار یاد آ گئے جو حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی وفات کے بعد خواب میں مجھے سنائے تھے۔ پھر میں نے کہا: امید ہے حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی طرح انہوں نے بھی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا ہوگا۔ اس کے بعد مجھے نیند آ گئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُ نا شیخ عماد الدین عَلَیْہِ رَحِمَہُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سبز رنگ کا حلہ زیبِ تن فرمائے، سر پر سبز سبز **عمامہ شریف** سجائے گویا ایک وسیع وعریض باغ میں ہیں اور وسیع درجات میں بلند ہو رہے ہیں۔

میں نے ان سے کہا: ''اے عماد الدین! قبر کی پہلی رات کیسی گزری؟ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آپ ہی کے متعلق سوچ رہا تھا۔'' وہ میری طرف دیکھ کر حسبِ عادت ویسے ہی مسکرائے جیسے دنیا میں مسکراتے تھے پھر یہ اشعار کہے (ان کا مفہوم ہے) کہ جب مجھے قبر میں اُتارا گیا اور میں اپنے دوستوں، اہل وعیال اور پڑوسیوں سے جدا ہوا تو اس وقت میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے

ارشاد فرمایا:''تجھے میری طرف سے بہترین بدلہ دیا جائے گا بے شک میں تجھ سے راضی ہوں اور میری بخشش ورحمت تیرے ساتھ ہے۔تم ساری زندگی میرے عفوو کرم اور رضاو خوشنودی کی امید میں رہے پس تجھے جہنم سے بچا کر جنت میں پہنچا دیا جائے گا۔''سبط ابن جوزی نے کہا:اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا مجھ پر خوف طاری تھا اور میں نے ان اشعار کو لکھ لیا۔ (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿85﴾ حضرت سیِّدُنا بھرام شاہ بن فرُّوخ شاہ بن شھنشاہ بن ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امجد کے لقب سے مشہور ہیں۔شاعر اور سلطنت ایوبیہ کے بادشاہوں میں سے ایک تھے 628ھ بمطابق 1231ء میں وفات پائی اپنے والد کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

{۱۱۷}رحمت بھری حکایت

حفاظتِ ایمان کے لئے کڑھن:

حافظ ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ کسی نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا:''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟''جواب میں یہ اشعار

......البدایة والنھایة لابن کثیر،الشیخ الإمام العلامة الشیخ العماد،ج۸،ص ۵۸۴۔

پڑھے (ان کا ترجمہ ہے) کہ ''میں اپنے دین کے معاملے میں خوفزدہ تھا اب مجھ سے وہ خوف دور ہو گیا۔ میرا نفس گناہوں سے محفوظ ہو گیا اے شخص! جب تجھے موت آئے گی تو درحقیقت تو زندہ ہو جائے گا۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِيْن ایمان چھن جانے کے خوف سے لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسْبَاط رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں ایک دفعہ حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه ساری رات روتے رہے میں نے دریافت کیا: ''کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟'' تو آپ نے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا کہ ''گناہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔'' (2) پیارے اسلامی بھائیو! آہ گناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، معصیت کی مصیبت جان نہیں چھوڑتی، افسوس! گناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈھیٹ بنا چھوڑا ہے کہ گناہ کرنے سے دل بھی قطعاً نہیں لرزتا، ہائے! ہائے! گناہوں کی کثرت کی نحوست کہیں بربادیِٔ ایمان کا سبب نہ بن جائے! کاش! ایمان

---

(1) ......البداية والنهاية لابن كثير، بهرام شاه، ج ۹، ص ۱۱، ۱۳۔
الاعلام للزركلي، الملک الامجد، ج ۲، ص ۲۷۔

(2) ......منهاج العابدين، ص ۱۵۵۔

کی سلامتی کی مدنی سوچ بن جائے ،صد کروڑ کاش! ہر وقت برے خاتمہ کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ واستغفار کا سلسلہ جاری رہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار کرم بار سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رٹ جاری رہے۔

گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنانے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں:(۱)...... **''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب''(۲)''بُرے خاتمے کے اسباب''** اور **(۳)''جہنم میں لے جانے والے اعمال''** کا مطالعہ فرمایئے۔

﴿86﴾ حضرت سیِّدُنااسحاق بن احمدشافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

حالات:

حضرت سیِّدُ نا اسحاق بن احمد مَعَرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی عابدو زاہد، متواضع، ایثار کا جذبہ رکھنے والے باعمل عالم دین تھے۔ ایک عرصے تک تدریس وافتا کے منصب پر فائز رہے اور ایک بہت بڑی جماعت نے آپ سے علمِ فقہ حاصل کیا، زُہد وتقویٰ میں لوگوں کے مقتدیٰ وپیشوا تھے۔ بڑے بڑے عہدوں کی پیش کش کی گئی سب کو ٹھکرا دیا۔ اکثر روزے سے رہتے تھے، اپنی آمدنی کا تہائی حصہ راہِ خدا میں صدقہ کرتے، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتے اور ہر رمضان المبارک میں ایک قرآنِ پاک لکھ کر وقف کرتے تھے۔ رنگ گندمی اور قد دراز تھا ذوالقعدۃ الحرام 650ھ بمطابق 1252ء کو وفات پائی۔

{١١٨} رحمت بھری حکایت

عالِم باعمل کے طفیل بخشش:

حضرت سیِّدُنا امام ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت سیِّدُنا اسحاق بن احمد مَعَرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال ہوا اس دن دمشق کے ایک معزز شخص کا بھی انتقال ہوا، ایک مردِ صالح نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا اسحاق بن احمد مَعَرِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے صدقے مجھے اور اس دن وفات پانے والے تمام لوگوں کو بخش دیا۔''(١)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿87﴾ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام منصور بن عمّار بن کثیر سُلَمِی اور کنیت ابوالسَّرِی ہے۔ خُراسان کے رہنے والے تھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ بصرہ کے رہنے والے تھے پھر بغداد منتقل ہو گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فصیح و بلیغ واعظ اور نیک بزرگ تھے۔ عراق، شام اور مصر میں وعظ فرمائے۔ دُور دُور تک ان کا شہرہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ

......سیر اعلام النبلاء، الرقم ٥٨٢٥ الکمال اسحاق بن احمد، ج ١٦، ص ٤٧٨۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا موضوعِ سخن پرہیزگاری، عبادت گزاری اور خشیت باری ہوتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وعظ تاثیر کا تیر بن کر دلوں میں پیوست ہو جاتا تھا۔ خلیفہ ہارون رشید نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''آپ نے اس طرح بیان کرنا کیسے سیکھا؟'' فرمایا: یا امیر المؤمنین! میں نے خواب میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی آپ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے منہ میں لعابِ دہن ڈالا اور مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے منصور کہو۔'' پس میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بیان کرنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال بغداد میں ہوا۔ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی قبر باب حرب کے پاس ہے، تختی پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام لکھا ہوا ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر کے ایک طرف آپ کے بیٹے سُلَیْم بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کی قبر ہے۔ (۱)

فرامین:

۞...... پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو ذکر کی جگہ، زاہدین کے دلوں کو توکل کی جگہ، متوکلین کے دلوں کو رضا کی جگہ، فقرا کے دلوں کو قناعت کی جگہ اور دنیاداروں کے دلوں کو لالچ کی جگہ بنایا ہے۔ (۲)

---

(۱)...... سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۳۴۵ منصور بن عمار، ج۸، ص۵۳، ۵۴۔
تاریخ بغداد، الرقم: ۷۰۵۲ منصور بن عمار، ج۱۳، ص۷۲، ۷۹۔

(۲)...... کشف المحجوب، ص۱۳۳۔

﴾ ...... نفس کی پیروی کرنا انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

﴾ ...... تارکِ دنیا کو کسی قسم کا غم نہیں رہتا اور خاموشی اختیار کرنے والا معذرت کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ [1]

{۱۱۹} رحمت بھری حکایت

شرکائے اجتماع کی مغفرت:

حضرت سیِّدُنا سُلَیم بن منصور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: مجھے اپنا قرب عطا فرمایا اور فرمایا: ''اے بے عمل بوڑھے! تو جانتا ہے میں نے تیری کیوں مغفرت فرمائی؟'' میں نے عرض کی: ''یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''تو نے ایک اجتماع میں اپنے رقت انگیز بیان سے حاضرین کو رلا دیا تھا اور اس بیان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی تھا جو تمام عمر کبھی بھی میرے خوف سے نہیں رویا تھا تو میں نے اُس بندے کی گریہ وزاری پر رحم فرما کر اُس کو اور تمام شرکائے اجتماع کو بخش دیا۔ اسی لیے تیری بھی مغفرت ہو گئی۔'' [2]

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن مبلغین کا درجہ بہت ہی بلند و بالا اور عظمت والا ہے جو اپنے رقّت انگیز اور عبرت خیز بیان سے لوگوں کے قلوب میں رقّت پیدا کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عظمت سے بچھڑے

[1] ...... تذکرۃ الاولیاء، ذکر منصور بن عمار، الجزء الاول، ص ۲۹۸۔

[2] ...... شرح الصدور، باب نبذ من اخبار من رای الموت، ص ۲۸۳۔

ہوئے بندوں کو اپنے پُر سوز بیان کی کشش سے کھینچ کھینچ کر دربارِ الٰہی میں لاتے ہیں۔ یقیناً نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے والے اسلامی بھائی دونوں جہان میں کامیاب ہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ''وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ (پ ۴، اٰل عمران: ۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے نیک مبلّغین کے کلام میں ایک ایسی کشش اور جاذبیّت پیدا فرما دیتا ہے کہ ان کے منہ سے نکلا ہوا ہر کلمۂ حق سامعین کے کانوں میں اگرچہ لفظ بن کر پہنچتا ہے مگر کراماتی تاثیر کا تیر بن کر اُن کے دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جاتا ہے اور بڑے بڑے سنگ دل انسان جذباتِ تأثر سے تڑپ تڑپ کر مرغ بسمل (ذبح کیا ہوا پرندہ) بن جاتے ہیں۔

{۱۲۰} رحمت بھری حکایت

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے منصور! میں نے تجھے اس لئے بخش دیا کہ تیرے پاس لوگوں کا ہجوم رہتا تھا اور تو انہیں میری یاد کی طرف راغب کرتا تھا۔'' (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❁❁❁❁❁❁

(1)……حلیۃ الاولیاء، منصور بن عمار، الرقم: ۱۴۰۸۱، ج۹، ص۳۳۹۔

(88) حضرت سیّدُنا عُتْبَہ بن اَبان

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے، گڑگڑانے والے اور ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے تھے۔ عُتْبَۃُ الْغُلَام کے نام سے مشہور ہیں۔ دو مٹیالے رنگ کی چادریں پہنا کرتے تھے ایک کو تہبند کے طور پر استعمال کرتے اور دوسری کو اوڑھ لیا کرتے تھے۔ ہمیشہ روزہ رکھتے۔ ساحل سمندر، صحرا اور قبرستان میں قیام کیا کرتے تھے۔ آپ کا کل سرمایہ ایک سکہ تھا جس کے ذریعے کھجور کے پتے خرید کر ان پر کام کر کے تین سکوں کے عوض بیچتے تھے پھر ایک سکے کو صدقہ کرتے، ایک کو اپنے سرمائے کے طور پر رکھتے اور ایک کے ذریعے افطاری کا سامان خریدتے تھے۔ (۱)

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے اور پسینہ آ گیا لوگوں کے استفسار پر فرمایا: ''یہ وہ جگہ ہے جہاں میں نے چھوٹی عمر میں گناہ کیا تھا۔'' (۲)

مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ

۱......حلیۃ الاولیاء، عتبۃ الغلام، الرقم: ۳۶۷، ج ۶، ص ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۵۰۔

سیر اعلام النبلاء، الرقم: ۱۰۲۴ عتبۃ الغلام، ج۷، ص ۵۱۔

۲......تنبیہ المغترین، ومن اخلاقہم کثرۃ خوفہم من اللّٰہ تعالٰی...الخ، ص ۴۹۔

الْمُبِیْن اپنی کم سنی کے گناہ بھی یاد رکھتے تھے اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کس قدر خوف محسوس کرتے اور ایک ہم بدنصیبوں کی حالت ہے کہ بالغ ہونے کے باوجود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) کئے ہوئے گناہ بھی بھول جاتے اور نقائص سے بھرپور نیکیوں کو یاد رکھ کران پر اتراتے رہتے ہیں۔

فرامین:

❁...... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر اپنے سجدوں میں یہ فرمایا کرتے تھے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا حشر پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے فرمانا۔'' (١)

❁...... حضرت سیِّدُنا ابُو مُہاجر رِیاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلَام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''اگر موت کی تمنا کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔'' میں نے کہا کہ'' آپ کیوں موت کی تمنا کرتے ؟'' فرمایا: '' میرے لیے اس میں دو اچھی باتیں ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''کونسی؟'' فرمایا: '' ایک تو یہ کہ فاسق وفاجر لوگوں کی صحبت سے نجات ملے گی اور دوسری یہ کہ نیکوں کی صحبت کی امید رہے گی۔'' ابُو مُہاجِر فرماتے ہیں کہ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ'' میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ مجھے اور شیطان کو لوہے کی ایک زنجیر میں ساتھ باندھ کر آگ میں ڈال دیا جائے۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غشی طاری ہوگئی۔ (٢)

(١)......حلیۃ الاولیاء، عتبۃ الغلام، الرقم: ٨٤٦٧، ج ٦، ص ٢٤٥۔

(٢)......حلیۃ الاولیاء، عتبۃ الغلام، الرقم: ٨٤٩٤، ج ٦، ص ٢٥٢۔

{۱۲۱} رحمت بھری حکایت

دعا کی برکت سے جنت میں داخلہ:

حضرت سیِّدُ نا ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عُبَیْد المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عُتْبَۃُ الْغُلَام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد حضرت سیِّدُ نا قُدَامہ بن ایوب عَتَکِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا عُتْبَۃُ الْغُلَام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابو عبد اللہ! مَا صَنَعَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اے قدامہ! میں اس دعا کی برکت سے جنت میں داخل ہو گیا ہوں، جو تمہارے (گھر میں) دائیں جانب لکھی ہوئی ہے۔'' جب صبح ہوئی تو میں اپنے گھر آیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت سیِّدُ نا عُتْبَۃُ الْغُلَام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خط میں گھر کی دیوار پر یہ دعا لکھی ہوئی تھی: ''یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْن، یَا رَاحِمَ الْمُذْنِبِیْن، وَمُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْعَاثِرِیْن، اِرْحَمْ عَبْدَکَ ذَاالْخَطَرِ الْعَظِیْمِ وَالْمُسْلِمِیْنَ کُلَّھُمْ اَجْمَعِیْن، وَاجْعَلْنَا مَعَ الْاَحْیَاءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْن، اٰمِیْن رَبَّ الْعٰلَمِیْن۔ یعنی: اے گمراہوں کو ہدایت دینے والے! اے گنہگاروں پر رحم فرمانے والے! اے خطا کاروں کی خطائیں معاف فرمانے والے۔ اپنے اس بہت بڑے مجرم بندے اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور ہمیں ان کے ساتھ ملا جو زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صدیقین، شہدا اور صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری

دعا قبول فرما۔'' (۱)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿89﴾ حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن زاذان اُبُلِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حالات:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام عیسٰی بن زاذان اُبُلِّی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دجلہ کے کنارے ابلہ کے مقام پر ذکر کا حلقہ تھا۔ بکثرت روزے رکھا کرتے جس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کمر جھک گئی اور آواز بند ہو گئی تھی۔ (۲)

شیطان آنکھوں میں رہے گا:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ شیطان ان کی آنکھوں میں رہے گا، (۳) پس جو شخص رونا چاہے وہ رو لے (کہ

---

(۱)......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، الرقم:۱۳۸، ج۳،ص ۸۶۔

(۲)......صفۃ الصفوۃ،الرقم: ۱۱ ۶ مسکینۃ الطفاویۃ، ج۴،ص ۳۶۔

(۳)......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمانا: ''شیطان ان کی آنکھوں میں رہے گا'' ہوسکتا ہے اس سے آپ کی مراد یہ ہو کہ آنکھوں سے گناہ بہت زیادہ ہوں گے۔ نیت اور نظر دونوں خراب ہو جائیں گی۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے۔ بے حیائی کی کثرت ہے۔ عورتیں بے پردہ پھرتی ہیں۔ فلمیں ڈرامے عام ہیں۔ اتنی پابندی سے لوگ نماز نہیں پڑھتے جتنی پابندی سے فلمیں ڈرامے......

ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا)۔'' (۱)

{۱۲۲}رحمت بھری حکایت

روزوں نے بچالیا:

حضرت سیِّد نا عمّار راہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ اُبُلَّہ میں حضرت سیِّدُ ناعیسٰی بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ الْحَنَّان کی مجلس میں ہمارے ساتھ حضرت سیِّدَ تُنا مِسْکِینَہ طُفَاوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بھی حاضر ہوا کرتی تھیں۔آپ بصرہ سے آتی تھیں۔ان کے وصال کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا:''حضرت سیِّدُ ناعیسٰی بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟''(کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی انتقال ہو چکا تھا)تو مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خوبصورت لباس پہنایا گیا اور آپ کے اردگرد جنتی خدام آفتابے (ڈھکن اور دستے والے برتن) لیے حاضر رہتے ہیں۔آپ کو جنتی زیور پہنایا گیا اور کسی نے کہا:اے قاری!درجات طے کرتا جا،(حضرت سیدتنا مسکینہ طفاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے کہا) میری عمر کی قسم!آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو روزوں نے بچالیا۔'' (۲)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

......دیکھتے ہیں۔راہ چلتے عورتوں کو گھور گھور کر دیکھتے اور خوب بدنگاہی کرتے ہیں (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ)۔آنکھوں کے گناہوں سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب''پردے کے بارے میں سوال جواب''،''زخمی سانپ''اور''امرد پسندی کی تباہ کاریاں'' کا مطالعہ کیجیے۔

......الزھد للامام احمدبن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث: ۱۵۶۴،ص ۲۸۳۔

......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات،باب ما روی من الشعر فی المنام، الرقم:۱۴۷،ج۳،ص ۹۰،ملخصًا۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے علاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنم سے نجات اور جنت کا حصول شامل ہیں اور جہاں تک دنیوی فوائد کا تعلق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صرف ہونے والے وقت اور اخراجات کی بچت، پیٹ کی اصلاح اور بہت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے اور تمام فوائد کی اصل یہ ہے کہ اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں نفلی روزوں کی بڑی فضیلت آئی ہیں۔ چنانچہ، حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: ”جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دوزخ سے 40 سال (کی مسافت تک) دور فرما دے گا۔“ (۱)

❁❁❁❁❁❁

﴿ سجدۂ شکر ﴾

حضرت سیدنا ابوبکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو سجدۂ شکر ادا کرتے۔“ (سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة و السجدة......الخ، الحديث: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۱۶۳)

......كنز العمال، ج ۴، جزء ۸، ص ۲۵۵، الحديث: ۲۴۱۴۸۔

﴿90﴾ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت

حالات:

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت کا نامِ مبارک **محمد** ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ (۱) اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا پورا نام عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان بن نقی علی خان بن رضا علی خان بن محمد کاظم علی خان بن محمد اعظم خان بن محمد سعادت یار خان بن محمد سعید اللہ خان رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آباؤ اجداد قندہار کے موقر قبیلہ بڑہیچ کے پٹھان تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تاریخی نام ''**المختار**'' ہے۔ اعلیٰ حضرت کی ولادت باسعادت شہر بریلی شریف محلہ جسولی میں 10 شوال المکرّم 1272 ھ مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (۲)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عالمِ باعمل، حافظِ قرآن، متقی وپرہیزگار، فقیہ، مجددِ وقت اور باکرامت ولی تھے۔ فتویٰ نویسی میں اپنے ہم عصر علما میں ممتاز تھے۔ 13 سال کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا اور تقریباً 54 سال تک یہ فرائض بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ''14 شعبان 1286 ھ (بمطابق 1869ء) کو اس فقیر نے پہلا فتویٰ لکھا اور اسی 14 شعبان 1286 ھ کو منصبِ افتا عطا ہوا اور اسی تاریخ سے بحمد اللہ تعالیٰ نماز فرض ہوئی۔'' (۳)

......تذکرہ امام احمد رضا، ص ۲۔ ......حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۵۶، ۶۰۔
......الملفوظ، ص ۶۳، ملخصًا۔

جنابِ سیِّد ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بعض عاداتِ کریمہ یہ بھی تھیں کہ بشکلِ نامِ اقدس (محمد) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم استراحت فرمانا، ٹھٹھہ نہ لگانا، جماہی آنے پر انگلی دانتوں میں دبا لینا اور کوئی آواز نہ نکالنا، کلی کرتے وقت دستِ چپ (بایاں ہاتھ) ریش مبارک پر رکھ کر خمیدہ سر ہو کر پانی منہ سے گرانا، قبلہ کی طرف رخ کر کے کبھی نہ تھوکنا، نہ قبلہ کی طرف پائے مبارک دراز کرنا، نماز پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرنا، فرض نماز باعمامہ پڑھنا، بغیر صوف پڑی دوات سے نفرت کرنا، یوہیں لوہے کے قلم سے اجتناب کرنا، خط بنواتے وقت اپنا کنگھا و شیشہ استعمال فرمانا، مسواک کرنا اور سر مبارک میں پُھلیل (خوشبودار تیل) ڈلوانا۔ (۱)

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے مختلف عنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھیں۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے لکھے لیکن افسوس! کہ سب کو نقل نہ کیا جا سکا، جو نقل کر لیے گئے تھے ان کا نام ''اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّہ'' رکھا گیا۔ فتاوی رضویہ (مخرّجہ) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صفحات: 21656، کل سوالات و جوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔ (۲)

وصال:

25 صفر 1340ھ بمطابق 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق 2 بجکر 38 منٹ پر عین اذان کے وقت ادھر مؤذن نے حَیَّ

---

(۱) ......حیاتِ اعلیحضرت، ج ۱، ص ۹۲۔ (۲) ......تذکرہ امام احمد رضا، ص ۱۸۔

عَلَی الْفَلَاح کہا اور اُدھر امام اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرکت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے داعیٔ اَجل کو لبیک کہا۔ (۱)

{۱۲۳} رحمت بھری حکایت

اعلیٰ حضرت پر کرمِ مصطفٰے:

اِدھر 25 صفر 1340ھ جمعۃ المبارک کے دن 2 بجکر 38 منٹ پر بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت دنیائے ناپائیدار سے روانہ ہورہے ہیں اُدھر بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ ٹھیک 25 صفر 1340ھ کو خواب میں کیا دیکھ رہے ہیں کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن حاضر دربار ہیں، مجلس پر سکوت طاری ہے ایسا معلوم ہورہا ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے وہ شامی بزرگ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: ''فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ میرے باپ حضور پر قربان! کس کا انتظار ہورہا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''احمد رضا کا انتظار ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''احمد رضا کون ہیں؟'' فرمایا: ''ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔'' بیداری کے بعد انہوں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا احمد رضا خان صاحب بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک بقید حیات ہیں تو وہ شوق ملاقات میں ہندوستان کی طرف چل پڑے جب بریلی پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ آپ جس عاشقِ رسول کی ملاقات کو تشریف

---

(۱)……تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۲۱، ۲۲۔

لائے ہیں وہ 25 صفر المظفر 1340 ھ کو اس دنیا سے روانہ ہوچکے ہیں۔ [1]

{اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿91﴾ الحاج ابوعبید محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی

حالات:

ثناخوانِ رسول، بلبلِ روضۂ رسول، مداحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطار کے مشکبار پھول، مبلغِ دعوتِ اسلامی الحاج ابوعبید قاری محمد مشتاق احمد عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بن اخلاق احمد کی ولادت غالباً بروز اتوار 18 رمضان المبارک 1386 ھ بمطابق یکم جنوری 1967 ء کو بنّوں (سرحد، پاکستان) میں ہوئی۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ''میں نے انہیں غیبت کرتے یا غصے میں آکر کسی کو جھاڑتے لتاڑتے کبھی نہیں دیکھا۔'' بڑے سے بڑا مسئلہ حکمت عملی کے ساتھ حل فرمانے والے۔ حتی الامکان وقت کی پابندی فرمانے والے تھے۔ بہت اچھے قاری تھے۔ درس نظامی کے چار درجے پڑھے تھے مگر دینی معلومات کسی اچھے خاصے عالم سے کم نہیں تھی۔ چار مرتبہ حج وزیارتِ مدینہ سے مشرف ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آواز بہت ہی سریلی بخشی تھی۔ بڑے بڑے اجتماعاتِ ذکر و نعت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں سناتے اور عاشقانِ رسول کے دلوں کو تڑپاتے تھے۔ جنوری 2000 ء میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری

......سوانح امام احمد رضا، ص ۳۹۱۔

سے باب المدینہ کراچی کے نگران بنے اور اسی برس اکتوبر میں تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر متمکن ہوگئے۔ 29 شعبان المعظم 1423ھ بمطابق 11 مئی 2002ء صبح سوا آٹھ سے ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا وصال ہوا۔

{۱۲۴}رحمت بھری حکایت

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دربار میں انتظار:

امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں میرا حسن ظن ہے کہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی پر رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصی نظر کرم تھی۔ چنانچہ، ایک اسلامی بھائی نے مجھے کچھ اس طرح لکھا: الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! پیر اور منگل کی درمیانی شب میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رونق افروز ہیں اور ارد گرد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، خلفائے راشدین، حسنینِ کریمین اور بے شمار اولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حاضر ہیں۔ ہر طرف سکوت (خاموشی) طاری ہے۔ اتنے میں میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف متوجہ ہوئے، لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی،

رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''(اے ابوبکر!) محمد مشتاق عطاری آنے والے ہیں میں ان سے مصافحہ کروں گا۔تم بھی مصافحہ کرنا۔وہ یہاں آکر ہمیں نعتیں سنائیں گے۔'' پھر میری آنکھ کھل گئی۔جب دن نکلا تو خبر آئی کہ آج صبح سوا آٹھ سے ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی وفات ہوگئی ہے۔

لب پر نعتِ نبی کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پیارے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

❁❁❁❁❁❁

﴿92﴾ مفتی دعوت اسلامی محمد فاروق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی

حالات:

مفتیٔ دعوت اسلامی الحاج الحافظ القاری محمد فاروق العطاری المدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی ولادت 26 اگست 1976ء ماہ رجب المرجب فاروق نگر (لاڑکانہ) میں ہوئی۔سادہ مزاج، ملنسار، مدنی انعامات کے عامل، مدنی قافلوں کے مسافر، زبان، پیٹ اور آنکھوں کا قفل مدینہ لگانے والے، نہایت عاجزی فرمانے والے اور باعمل مفتی تھے۔اکثر قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے اور باوضو رہا کرتے تھے۔تقریباً 4 ہزار فتاویٰ لکھے اور تفسیر جلالین کا تقریباً 1200 صفحات پر مشتمل حاشیہ بھی لکھا۔ 2000ء میں تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی

مجلس شوریٰ کے رکن بنے اور تادمِ حیات مجلس شوریٰ میں شامل رہے۔ آپ کے وصال کا واقعہ کچھ یوں ہے: 18 محرم الحرام 1427 ھ بمطابق 17 فروری 2006ء کو بعد نماز جمعہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد کچھ دیر گھر والوں سے محو گفتگو رہے پھر دینی کتب کے مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ ساڑھے تین بجے کے لگ بھگ آرام کرنے کے لیے اپنے گھر کی نچلی منزل میں آ گئے اور گھر والوں کو تاکید کر دی کہ انہیں نماز عصر کے لیے جگا دیا جائے۔ نماز کا وقت ہونے پر والدہ محترمہ نے آپ کو پکارا مگر کوئی جواب نہ آیا تو وہ خود نیچے تشریف لائیں اور دیکھا کہ مفتی دعوت اسلامی بے حس وحرکت پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فوراً آپ کے بڑے بھائی کو فون کیا وہ فورا گھر پہنچے اور مفتی دعوتِ اسلامی کو لے کر ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئے وہاں پہنچنے پر ڈاکٹرں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا طبّی معائنہ کیا اور بتایا کہ یہ تو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے تقریباً دو گھنٹے پہلے ہی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ چکے ہیں۔

امیر اہلسنّت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ دعوت اسلامی کے مخلص مبلغ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔[1] وصال کے تقریبا 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجب 1430 ھ بمطابق 18 جولائی 2009ء ہفتہ اور اتوار

......صحیح البخاری، کتاب الرقائق، ج ۴، ص ۲۲۳۔

کی درمیانی رات باب المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے مفتی صاحب کی قبر درمیان سے کھل گئی تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک لاش اور کفن اس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی انتقال ہوا ہو، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے سر مبارک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ کی زلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رخ تھا۔ قبر مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آرہی تھیں کہ مشام جاں معطر ہو گئے۔

جبیں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

فرامین:

۞...... آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ سے اگر کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو مسئلہ بیان فرما کر کہتے کہ ''مزید معلومات کا جذبہ بڑھانے کے لیے مدنی قافلے میں سفر کیجیے۔''

۞...... مدنی مشوروں میں اکثر یہ شعر سنایا کرتے:

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں قافلے کی تیاری میں
جو مجھ کو دیکھ لے وہ قافلے کے لیے تیار ہو جائے

۞...... آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پیر و مرشد، شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بے پناہ محبت تھی۔ اکثر فرمایا کرتے کہ ''مجھے جو عزت ملی میرے مرشد کا صدقہ ہے۔''

{۱۲۵} رحمت بھری حکایت

جنازہ سنہری جالیوں کے سامنے:

جامعۃ المدینہ فیضان مصطفٰی میٹرو ول باب المدینہ (کراچی) کے طالبِ علم نے خواب میں دیکھا کہ مفتی محمد فاروق عطاری مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا جنازہ سنہری جالیوں کے سامنے رکھا ہوا ہے، اور دیگر مفتیان کرام اور علمائے کرام بھی وہاں ساتھ تھے تو اتنے میں پھر اس خواب ہی میں طالب علم نے مفتی صاحب کے چہرے سے نقاب اٹھایا، تو مفتی صاحب ذکر اللہ میں مشغول تھے اور اعلان کیا گیا کہ سب زیارت کرلیں۔

{۱۲۶} رحمت بھری حکایت

فرشتوں کے جھرمٹ میں:

ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا منظر ہے اور جنت کو سجایا جا رہا ہے۔ میں نے کسی سے دریافت کیا کہ ''یہ کیوں سجائی جارہی ہے؟'' تو اس نے جواب دیا کہ ''یہاں فاروق مدنی تشریف لانے والے ہیں۔'' پھر میں نے دوبارہ دیکھا کہ جنت کے حسین نظارے ہیں اور مفتی فاروق صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرشتوں کے جھرمٹ میں جھولا جھول رہے ہیں۔

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین }

{......26رحمت بھری حکایات......}

یہاں سے اُن بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اور دیگر لوگوں کے 26 واقعات بیان کیے جائیں گے جن کے نام معلوم نہ ہو سکے اور اگر نام ملے تو حالات نہ مل سکے۔ نیز حسبِ سابق کہیں کہیں حکایت سے حاصل ہونے والا درس بھی تحریر کیا گیا ہے۔

{١٢٧}......سوئی نہ لوٹانے کا نتیجہ:

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''مجھے بھلائی عطا فرمائی مگر (فی الحال) ایک سوئی کے سبب مجھے جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہے جو میں نے عاریۃً لی تھی اور اسے دوبارہ لوٹا نہیں سکا تھا۔''[1]

{١٢٨}......ہر اچھے عمل پر ثواب دیا جائے گا:

حضرت سیِّدُ ناضمرہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے پھوپھی آپ کیسی ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''اے میرے بھتیجے! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم میں خیریت سے ہوں۔ مجھے اعمال کا پورا پورا ثواب دیا گیا یہاں تک کہ سبزی کے ساتھ دودھ ملا کر کھلانے کا ثواب بھی دیا گیا۔''[2]

---

[1] ......الزواجرعن اقتراف الکبائر، کتاب البیع، باب المناھی من البیوع، ج١، ص٥٠٤۔

[2] ......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، باب ماروی من الشعر فی المنام، الرقم:١٧٧، ج٣، ص١٠١۔

{۱۲۹}......گندم کا دانہ توڑنے کی سزا:

ایک شخص کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' کہا: ''مجھے بخش دیا اور مجھ پر احسان فرمایا مگر یہ کہ اس نے میرا حساب لیا یہاں تک کہ اس دن کے متعلق بھی مجھ سے پوچھا گیا جس دن میں روزہ سے تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ افطار کا وقت تھا میں نے اپنے ایک دوست کی دکان سے گندم کا ایک دانہ لے کر اسے توڑ دیا پھر مجھے یاد آیا کہ یہ میرا نہیں ہے تو میں نے اسے گندم پر دوبارہ رکھ دیا تو اس کو توڑنے کی مقدار جتنا حصہ بھی میری نیکیوں سے لے لیا گیا۔'' (1)

{۱۳۰}......باآواز بلند دُرُود شریف کی برکت:

ایک صوفی بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے مشطاح نامی آدمی کو اس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا، وہ اپنی زندگی میں لوگوں سے ہنسی مذاق کیا کرتا تھا، میں نے اس سے پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' اس نے جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔'' میں نے اس سے پوچھا: ''کس وجہ سے؟'' جواب دیا: ''میں نے ایک محدث صاحب سے حدیث شریف کے املا کے لیے عرض کی تو انہوں نے حضور سید عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود پاک پڑھا، میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا۔ سن

(1)......مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، باب الرفق و الحیاء و حسن الخلق، الفصل الثانی، تحت الحدیث: ۵۰۸۳، ج۸، ص ۸۱۱۔

کر اہل مجلس نے بھی درود پاک پڑھا، اس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم سب کو بخش دیا۔'' (۱)

{ ۱۳۱ }......ایک مٹھی مٹی:

ایک شخص کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' کہا: ''میری نیکیوں کا وزن کیا گیا تو میرے گناہ میری نیکیوں پر غالب آ گئے پھر میری نیکیوں کے پلڑے میں ایک تھیلی رکھی گئی تو میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا جب اس تھیلی کو کھولا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں وہ ایک مٹھی مٹی ہے جو میں نے ایک مسلمان کی قبر پر ڈالی تھی۔'' (۲)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے پتا چلا کہ ہمیں کوئی نیکی نہیں چھوڑنی چاہیے، نہ جانے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کونسی نیکی پسند آ جائے جب وہ بخشنے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اسی کے سبب کرم فرما دیتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں کثیر احادیثِ مبارکہ وارد ہیں مثلاً ایک عورت کو صرف اس لیے بخش دیا گیا کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ (۳) ایک شخص نے راستے میں سے ایک

---

(۱)......القربۃ لابن بشکوال ص ۶۶ رقم ۶۳ ـ مسالک الحنفاء، المطلب الخامس فی فضل الصلوۃ والسلام، الفصل الاول، ص ۱۶۰ ـ

(۲)......مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثانی، تحت الحدیث: ۱۷۰۸، ج ۴، ص ۱۸۹ ـ

(۳)......صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب...الخ، الحدیث: ۳۳۲۱، ج ۲، ص ۴۰۹ ـ

درخت کو اس لیے ہٹا دیا تا کہ لوگوں کو اس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خوش ہو کر اس کی مغفرت فرمادی۔[۱] اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں کرنا چاہیے کہ نہ جانے کس گناہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو جائے اور اس کا دردناک عذاب آ کر گھیر لے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم سیِّدُنا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مخفی (پوشیدہ) رکھا ہے (۱) اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں اور (۲) اپنی ناراضی کو اپنی نافرمانی میں اور (۳) اپنے اولیا کو اپنے بندوں میں۔'' یہ قول نقل کرنے کے بعد فقیہ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''لہٰذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہیے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر بدی سے بچنا چاہیے کیونکہ معلوم نہیں کس بدی پر وہ ناراض ہو جائے۔ خواہ وہ بدی کیسی ہی صغیر (چھوٹی) ہو مثلاً (بلا اجازت) کسی کے تنکے کا خلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے۔ یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر ممکن ہے کہ اس برائی میں ہی حق تعالیٰ کی ناراضی مخفی (چھپی ہوئی) ہو۔ تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہیے۔''[۲]

{۱۳۲}......کریم صرف کرم کرتا ہے:

حضرت سیِّدُنا حسن بن عاصم شَیْبَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو خواب میں دیکھ کر

---

[۱]......صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ...الخ، باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق، ص ۱۴۱۰، الحدیث: ۱۹۱۴۔

[۲]......اخلاق الصالحین ص ۶۰۔

پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''کریم تو صرف کرم کرتا ہے۔'' (۱)

{۱۳۳}......صدیق وعمر کا وسیلہ کام آگیا:

ایک شخص کا بیان ہے کہ میرے استاذ کے ایک رفیق فوت ہوگئے ۔ استاذ صاحب نے انھیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما دی۔'' پوچھا: ''منکر نکیر کے ساتھ کیسی رہی؟'' جواب دیا: انھوں نے مجھے بٹھا کر جب سوالات شروع کئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فرشتوں سے کہہ دیا: ''حضرت سیدنا ابوبکر اور حضرت سیدنا فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔'' یہ سن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: ''اس نے بڑی بزرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔'' چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (۲)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِیْن کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت ومحبت کو جگہ دے۔ ان کی محبت حضور نبیٔ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہے۔

---

(۱)......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص۴۱۸۔

(۲)......شرح الصدور، باب فتنة القبر وسوال الملكين، ص۱۴۱۔

حضرات شیخین کریمین یعنی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے بارے میں حضور نبیُّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''ابو بکر اور عمر سے مومن محبت رکھتا ہے اور منافق ان سے بغض رکھتا ہے۔''(۱) جو شخص ان دونوں حضرات کی بے ادبی و گستاخی کرتا ہے اس کا کیسا انجام ہوتا ہے اس واقعہ سے ملاحظہ کیجیے!

صدیق و عمر کے گستاخ کا انجام:

3 افراد یمن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کوفی تھا جو شیخین کریمین (حضرت سیِّدُ نا ابو بکر اور حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کا گستاخ تھا، اسے سمجھایا گیا لیکن باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کوچ کا وقت آیا تو ان میں سے دو نے اٹھ کر وضو کیا اور پھر اس گستاخ کوفی کو جگایا۔ وہ اٹھ کر کہنے لگا: افسوس میں تم سے اس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عین اس وقت جگایا جب شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سرہانے کھڑے ہو کر فرما رہے تھے: ''اے فاسق! اللہ عَزَّوَجَلَّ فاسق کو ذلیل وخوار کرتا ہے، اسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔'' جب وہ گستاخ اٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اس کے پاؤں کی انگلیاں مسخ ہونا (بگڑنا) شروع ہو گئیں، پھر اس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مشابہ ہو گئے، پھر گھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔ اس کے رُفقا نے اس

(۱)......تاریخ دمشق، ج ۴۴، ص ۲۲۵۔

بندر نما گستاخ کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیے۔غروب آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے، جب اس نے ان کو دیکھا تو مضطرب (بے تاب) ہوکر رسی چھڑائی اور ان میں جاملا۔پھر سبھی بندر ان دونوں کے قریب آئے تو یہ خوفزدہ ہوئے مگر انہوں نے ان کو کوئی اذیت نہ دی اور وہ بندر نما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور انہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ایک گھنٹے کے بعد جب بندر واپس گئے تو وہ بھی ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیخین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گستاخ بندر بن گیا۔کسی کسی کو اس طرح دنیا میں بھی سزا دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نمونہ بنا دیا جاتا ہے تا کہ لوگ ڈریں ، گناہوں اور گستاخیوں سے باز آئیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو صحابۂ کرام اور اہلبیت اطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے محبت کرنے والوں میں رکھے۔

ہم کو اصحاب نبی سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے
ہم کو اہلبیت سے بھی پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

{۱۳۴}......قلم قدرت کی تحریر:

حضرت سیِّدُ نا منصور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کہتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ان کی نماز کا طریقہ اہل خشوع جیسا تھا۔میں

1 ......شواھد النبوۃ، ص ۲۰۳۔

نے سوچا یقیناً یہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی ہیں۔ جب وہ نماز ختم کر چکے تو میں نے سلام کیا۔ انھوں نے سلام کا جواب دیا پھر میں نے کہا: ''کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جہنم میں ایک وادی ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ (پ ۲۹،المعارج:۱۶،۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے اس کو جس نے پیٹھ دی اور منہ پھیرا اور جوڑ کر سینت رکھا (محفوظ کرلیا مال کو، اوراس کے حقوقِ واجبہ ادا نہ کیے۔خزائن العرفان)۔''

یہ سن کر انھوں نے چیخ ماری اور غش کھا کر گر پڑے جب ہوش آیا تو فرمایا: '' کچھ اور بھی سناؤ۔'' میں نے یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت کیں: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ (پ ۲۸،التحریم:۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔''

یہ سن کر وہ گر پڑے اور ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ جب میں نے ان پر سے کپڑے ہٹائے تو دیکھا کہ ان کے سینے پر قلمِ قدرت سے تحریر ہے: ''فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ (پ ۲۹،الحاقة:۲۳-۲۱) ترجمہ کنزالایمان: تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں جس کے خوشے جھکے ہوئے۔''

انتقال کی تیسری شب میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ ایک تخت پر بیٹھے ہیں اور

سر پر تاج چمک رہا ہے۔ میں نے پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''بخش دیا۔'' (۱)

{۱۳۵}......فرشتوں نے فخر کیا:

ایک نیک شخص کوخواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشادفرمایا: ''میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر اور حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر فرشتوں نے فخر کیا اور ہم اور وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔'' (۲)

{۱۳۶}......الٰہی! اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے:

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مدینہ پاک کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت طُفَیْل بن عَمْرو دَوْسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے ہجرت کی۔ پھر وہ شخص بیمار ہو گئے تو گھبرا گئے، تو انہوں نے اپنے تیر لئے ان سے اپنے پورے کاٹ لئے تو ان کے ہاتھ سے خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئے تو انہیں حضرت سیِّدُنا طُفَیْل بن عَمْرو دَوْسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کی حالت بہت اچھی ہے اور انہیں اپنے ہاتھ ڈھانپے ہوئے

---

1 ......روض الریاحین، الحکایۃ الثالثۃ والستون بعد المائۃ ۱۶۳، ص ۱۸۱۔

2 ......الخیرات الحسان، الفصل السادس والثلاثون فی بعض منامات... الخ، ص ۹۷۔

دیکھا، تو ان سے پوچھا کہ ''ربعَزَّوَجَلَّ نے تم سے کیا معاملہ کیا؟'' تو بولے کہ ''اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے مجھے بخش دیا۔'' پھر پوچھا کہ ''کیا وجہ ہے میں تمہیں ہاتھ ڈھانپے دیکھ رہا ہوں۔'' بولے: مجھ سے فرمایا گیا کہ ''جسے تم نے خود بگاڑ لیا ہے ہم اسے دُرُست نہیں کریں گے۔'' یہ خواب حضرت سیِّدُنا طُفَیْل بن عَمْرو دَوْسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیان کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعا کی: ''الٰہیعَزَّوَجَلَّ! اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔'' (۱)

{۱۳۷}......نور چمک رہا ہے:

حضرت سیِّدُنا شیخ احمد بن ثابِت مغربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدی علی الحاج عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''یا سیدی مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہعَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' ارشاد فرمایا: ''اللّٰہعَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اکرام عطا فرمایا اور میں نے رب تعالیٰ کو بڑا ہی رحیم وکریم پایا۔'' پھر میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا: ''وہ سب خیریت سے ہیں۔'' پھر میں نے عرض کی: ''آپ مجھے نصیحت کیجئے جس کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نفع عطا فرمائے۔'' فرمایا: ''تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے کیونکہ وہ بڑی نیک ہیں۔'' میں نے عرض کی: ''یا سیدی میں آپ کو اللّٰہعَزَّوَجَلَّ اور اس

(۱)......مشکوۃ المصابیح، کتاب القصاص، الفصل الاوّل، الحدیث: ۳۴۵۶، ج ۱، ص ۶۳۳۔

کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے احوال اورکوششوں کے بارے میں کچھ بتایئے۔'' فرمایا کہ '' تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر،مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پاک کی کثرت رکھ اور جو تو نے درود پاک کے متعلق لکھا ہے اس میں اضافہ کر اور اس میں زیادتی کا خواہش مند رہ۔'' میں نے پوچھا: '' آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔'' فرمایا: '' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ '' (1)

{۱۳۸}......نیک شخص کے درود پاک پڑھنے کا فائدہ:

ایک عورت حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئی کہ '' میری بیٹی فوت ہوگئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہوجائے۔'' حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: '' بعد نماز عشا 4 رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۂ تکاثر (یعنی اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ (پ ۳۰،التکاثر: ۱) ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جاؤ اور حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جاؤ۔'' اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سوگئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے تارکول کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں

......سعادۃ الدارین ، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی... الخ ، اللطیفۃ التاسعۃ، ص ۱۲۸۔

میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔ یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں آکر واقعہ بیان کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کچھ صدقہ کرو شاید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے معاف کردے۔'' اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی: ''اے حسن (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نہیں!'' اس نے عرض کی: ''میں اسی عورت کی لڑکی ہوں جسے آپ نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھنے کا کہا تھا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔'' یہ سن کر لڑکی نے عرض کی: ''جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا معاملہ ایسا ہی تھا۔'' آپ نے فرمایا: ''کس سبب سے تو نے یہ مقام پایا؟'' لڑکی نے عرض کی: ''ہم 70 ہزار مردے عذاب میں مبتلا تھے۔ ہماری خوش نصیبی کہ ہماری قبروں کے پاس سے ایک نیک شخص گزرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخش دیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب دور کر دیا ہے اور میرا حصہ یہ ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔'' (1)

......سعادۃالدارین ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی... الخ ،اللطیفۃ السادسۃ والثلاثون، ص ۱۳۸۔

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا درود شریف کی بڑی برکت ہے اور وہ بھی کسی عاشقِ رسول کی زبان سے پڑھا جائے تو اس کی شان ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے وہ کوئی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مقبول بندہ ہو کہ جس کے قبرستان سے گزرنے اور درود شریف پڑھنے کی برکت سے 70 ہزار مردوں سے عذاب اٹھالیا گیا۔ اپنے عزیزوں کی قبروں پر عاشقانِ رسول کو بصد احترام لے جانا، اُن سے وہاں ایصال ثواب کروانا یقیناً نفع بخش ہے۔ **اللہ** والوں کے قدموں کی برکت کے کیا کہنے! حضرت سیدنا شیخ اسماعیل حضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی قبرستان سے گزرے اور ایک قبر کے قریب کھڑے ہو کر بہت روئے پھر تھوڑی دیر بعد بے ساختہ ہنسنے لگے! جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے دیکھا کہ اس قبرستان والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے ان کے لیے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے آہ وزاری (کرتے ہوئے خوب رو رو کر دعائے مغفرت) کی، تو مجھ سے کہا گیا کہ ''جاؤ ہم نے ان لوگوں کے بارے میں تمہاری شفاعت قبول کرلی۔'' (پھر ایک قبر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) اس قبر والی عورت بولی کہ ''اے فقیہ اسماعیل! میں ایک گانے بجانے والی عورت تھی، کیا میری بھی مغفرت ہوگئی؟'' تو میں نے کہا کہ ''ہاں، تو بھی اُنہیں (بخشے ہوؤں) میں ہے۔ یہی چیز میری ہنسی کا باعث ہوئی۔'' (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی کرم نوازی ہے کہ اس نے

---

(1)......شرح الصدور، ص ۲۰۶، ۲۰۷۔

انسان کے مرنے کے بعد بھی نیکیوں کا سلسلہ جاری رکھنے کے اسباب مہیا فرمائے۔ جن میں سے ایک زندوں کا اپنے مردوں کو ''ایصالِ ثواب'' کرنا بھی ہے۔ ایصال کا مطلب ہوتا ہے ''بھیجنا'' اور ثواب کا مطلب ہے ''اعمال کا بدلہ'' چنانچہ اپنے اعمال کا بدلہ مرحومین کے نامۂ اعمال میں بھیجنے کا نام ''ایصالِ ثواب'' ہے۔ ایصالِ ثواب سے متعلق بے شمار احادیث مبارکہ ملتی ہیں جن میں سے ایک ملاحظہ فرمائیے: حضرت سیّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں (میں ان کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''پانی۔'' چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: ''یہ ام سعد کے لیے ہے۔'' (یعنی ان کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے) [1] مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''فاتحہ کا طریقہ'' کا مطالعہ کیجئے۔

{۱۳۹}......جنازہ پڑھنے سے اجتناب:

ایک شخص نے اپنے پڑوسی کا جنازہ پڑھنے سے گریز کیا کیونکہ وہ شریر تھا۔ تو اسے (شریر شخص کو) خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' کہا: مجھے بخش دیا اور کہا فلاں سے کہہ دینا: ''قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِؕ (پ۱۵، الاسراء: ۱۰۰) ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک

[1] ......سنن ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ج۲، ص۱۸۰، الحدیث: ۱۶۸۱۔

ہوتے تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں۔'' (۱)

{۱۴۰}......روٹی، چاول اور مچھلی:

ایک بصری بزرگ کہتے ہیں کہ میرے نفس نے مجھ سے روٹی، چاول اور مچھلی کا مطالبہ کیا تو میں نے اسے نہ دیا۔ اس کا مطالبہ بڑھ گیا اور میں بھی 20 سال تک نفس سے مجاہدہ کرتا رہا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو کسی نے انھیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس قدر نعمتیں اور عزت مجھے عطا کی میں اسے بیان نہیں کر سکتا اور مجھے سب سے پہلے جو چیز دی گئی وہ روٹی، چاول اور مچھلی تھی اور ارشاد ہوا کہ ''آج اپنی خواہش کے مطابق جس قدر دل چاہے خوش گوار و لذیذ کھانا کھاؤ۔'' (۲)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نفس کی پیروی نہ کرنے والوں کا کس قدر اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر نفس کو مارتے ہوئے اور دنیا کی نعمتوں سے پرہیز کرتے ہوئے بھوک برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اُن کو مبارک ہو کہ مرنے کے بعد ان کو جنت

(۱) ......مرقاة المفاتیح، کتاب الدعوات، باب اسماء اللّٰہ تعالی، الفصل الثانی، ج۵، ص ۱۱۱۔

(۲) ......قوت القلوب فی معاملة المحبوب، الفصل التاسع والثلاثون فی ترتیب الاقوات...الخ، ج ۲، ص ۳۳۶۔

کی اعلیٰ نعمتیں عنایت ہوں گی۔ چنانچہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سورۃُ الحاقّہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے: ''کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا ہَنِیۡٓـًٔۢا بِمَاۤ اَسۡلَفۡتُمۡ فِی الۡاَیَّامِ الۡخَالِیَۃِ ﴿۲۴﴾ (پ ۲۹، الحاقۃ: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیؤ رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔'' احادیث طیبہ میں بھی نفس کو قابو میں رکھنے کی ترغیب موجود ہے۔ چنانچہ، ایک حدیث شریف میں ہے کہ'': پہلوان وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آ جائے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو پالے۔'' (۱)

{۱۴۱}......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت:

حضرت سیِّدُنا اَبان بن اَبی عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رجا و امید کے بارے میں بکثرت بیان کیا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا: ''تو ایسا کیوں کیا کرتا تھا۔'' میں نے عرض کی: ''میں یہ چاہتا تھا کہ تیری مخلوق کے دل میں تیری محبت ڈال دوں۔'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تیری مغفرت فرمادی۔'' (۲)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و بخشش کی امید بھی محبت الٰہی کا ایک ذریعہ ہے۔ آج ہم میں سے ہر کوئی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا دعوی کرتا ہے کیا ہم اپنے اس دعوے میں سچے ہیں؟ دیکھئے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ

......کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۷۷۱۱، ج۳، ص ۲۰۹۔

......احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، باب فضیلۃ الرجاء......الخ، ج ۴، ص ۱۷۸۔

مجید میں کیا ارشاد فرماتا ہے: ''قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۱﴾ (پ ۲، البقرۃ ۱۶۵:) ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللّٰہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللّٰہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ کی محبت کا دعوی جب ہی سچّا ہوسکتا ہے جب آدمی سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا متبع ہو اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اختیار کرے۔'' حضرت سیّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ اس کا ذکر دائمی کرے کیونکہ جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اس کا ذکر بکثرت کرتا ہے۔'' (۱)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی سچی محبت کا سوال کیا کریں کہ حضرت سیدنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا سوال کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ یعنی: الٰہی میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے محبوبوں کی محبت مانگتا ہوں اور وہ عمل مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچادے۔ الٰہی اپنی محبت کو میرے لئے میری جان، گھربار اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنادے۔'' (۲)

---

(۱)...... کنز العمال، باب فی محبة اللّٰه، الحدیث: ۱۵۰۱، ج ۱، ص ۳۸۸۔

(۲)......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث: ۳۵۰۱، ج ۵، ص ۲۹۶۔

{۱۴۲}......وہ کچھ عطا فرمایا جس کی امید نہ تھی:

حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ رَمْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا منصور دِیْنَوَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' فرمایا: ''مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔'' میں نے پوچھا: ''سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''سچ'' اور سب سے بُری چیز ''جھوٹ'' ہے۔''[۱]

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں، حدیث پاک میں آتا ہے: ''سچ انسان کو بھلائی کی طرف لے جاتا اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ انسان کو بُرائی کی طرف لے جاتا ہے اور بُرائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''[۲] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جھوٹ سے بچائے اور سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[۱]......احیاء علوم الدین، کتاب النیة والاخلاص والصدق، الباب الثالث فی الصدق وفضیلته... الخ، ج۵، ص ۱۱۶۔

[۲]......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی: یایها الذین اٰمنوا... الایة، الحدیث: ۶۰۹۴، ج۴، ص ۱۲۵۔

{۱۴۳}......جنت میں بھی غمگین:

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا نیز جنت میں میرے مقامات میرے سامنے پیش کئے۔'' فرماتے ہیں کہ ان نعمتوں کے باوجود میں نے انہیں پریشان حال اور غمگین دیکھا تو کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا اور آپ غمگین ہیں؟'' انہوں نے دردمند دل سے ایک سرد آہ بھری پھر فرمایا: ''میں قیامت تک غمگین ہی رہوں گا۔'' میں نے پوچھا: ''کیوں؟'' فرمایا: جب میں نے جنت میں اپنے مقامات دیکھے تو میرے سامنے علیین میں ایسے مقامات بلند کیے گئے جن کی مثل میں نے نہیں دیکھے۔ میں ان پر خوش ہوا لیکن جب میں نے ان میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو ان کے اوپر سے ایک منادی نے ندا دی کہ ''اسے یہاں سے واپس کردو، یہ مقامات اس کے لئے نہیں ہیں۔ یہ اس شخص کے لئے ہیں جو سبیل (راستے) کو پورا کرے۔'' میں نے پوچھا: ''سبیل کو پورا کرنا کیا ہے؟'' مجھے کہا گیا کہ ''تم کہتے تھے یہ چیز فی سبیل اللّٰہ (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے میں) ہے پھر اس میں رُجوع کر لیتے اگر تم اس سبیل کو پورا کرتے تو ہم بھی تمہارے لئے پورا کرتے۔'' (1)

---

(1)......قوت القلوب فی معاملة المحبوب ،الفصل الثانی والثلاثون، باب ذکر حکم المتوکل اذا کان ذا بیت ،ج ۲، ص ۶۷، ۶۸

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو دوسروں کے سامنے جذبات میں آکر چندہ لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے حتی کہ کچھ تو دیتے ہی نہیں اس معاملے میں ہمارے لیے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عمل قابل تقلید ہے کہ جب سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَـیْہِ واٰلِہٖ وَسلَّم جیش عسرت (غزوۂ تبوک) کی تیاری کے لیے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ترغیب دے رہے تھے تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیگر سامان سمیت 100 اونٹ کا اعلان کیا، دوسری ترغیب پر مع سامان 200 اونٹ کا اعلان کیا اور تیسری پر سامان سمیت 300 اونٹ کا اعلان کیا۔[1] مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "خیال رہے کہ یہ تو اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے) نوسو پچاس اونٹ، پچاس گھوڑے اور ایک ہزار اشرفیاں پیش کیں پھر بعد میں دس ہزار اشرفیاں اور پیش کی۔"[2]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسلَّم

{۱۴۴}......سفید روٹیاں:

حضرت سیِّدُنا والان بن عیسٰی بن ابو مریم قَزْوِیْنِی عَلَـیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ایک

---

[1] ......سنن الترمذی، کتاب المناقب ج۵، ص ۳۹۱، الحدیث: ۳۷۲۰۔

[2] ......مراۃ المناجیح، ج۸، ص۳۹۵۔

نیک شخص تھے۔آپ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں چاند کی وجہ سے مغالطہ میں آ گیا پس میں مسجد چلا گیا نماز پڑھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کی، دعا مانگی اور پھر مجھے اچانک نیند آ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک جماعت جو انسانوں کی نہ تھی اپنے ہاتھوں میں طباق لئے ہے اور طباق میں چار روٹیاں ہیں جو سفیدی میں برف کی مانند ہیں اور ہر روٹی پر انار کی مثل موتی رکھے ہوئے تھے۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ''کھاؤ۔''میں نے کہا:''میرا ارادہ تو روزہ کا ہے۔''انہوں نے کہا کہ''اس گھر والے کا حکم ہے کہ تم یہ کھاؤ۔''چنانچہ میں نے کھالیں۔پھر میں نے وہ موتی اٹھانا چاہا تو مجھ سے کہا گیا کہ''اس کو چھوڑ دو اس کا ہم درخت لگا دیں گے تا کہ اس سے بہتر موتی تمھارے لئے نکل آئیں۔''میں نے کہا:''اس کا درخت کہاں لگاؤ گے۔'' انہوں نے کہا:''ایسے گھر میں جو کبھی ویران نہ ہوگا، جس کے پھل کبھی خراب نہ ہوں گے،جس میں ملکیت کبھی ختم نہ ہوگی،جس میں کپڑے کبھی بوسیدہ نہ ہوں گے جس میں (مشک وعنبر) کے ٹیلے اور چشمے ہوں گے،آنکھوں کی ٹھنڈک بیویاں ہوں گی فرمانبردار، پسندیدہ، راضی رہنے والیاں جن سے قربت نہیں کی گئی ہوگی۔پس تم پر لازم ہے کہ اپنے عمل کو بڑھاؤ دنیا کا عرصہ تھوڑا ہے حتی کہ تم یہاں سے رحلت کر کے جنت میں داخل ہو گے۔'' حکایت کے راوی کہتے ہیں کہ دو جمعوں کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔سری بن یحیٰ کہتے ہیں کہ جس رات ان کا وصال ہوا اسی رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ''کیا تم اس درخت سے تعجب نہیں کرتے جو میرے لئے اسی دن لگایا گیا تھا جس دن میں نے تمہیں بیان کیا تھا اسے حاصل کر لیا گیا ہے''۔میں نے کہا:''کیسے حاصل کر لیا؟''کہا:''اس

بارے میں سوال نہ کرو جسے بیان کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔(ہاں اتنا ضرور ہے کہ)جب بھی کوئی مطیع وفرمانبردار بندہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے(تو وہ اس پر اتنا کرم کرتا ہے کہ)ہم نے اس کی مثل کریم کسی کو نہیں پایا۔'' (۱)

{۱۴۵}......بدمذہبوں سے بچو:

عبدالوہاب بن یزید کِنْدِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوعمر ضَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر کو خواب میں دیکھ کر پوچھا:''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟''فرمایا:''مجھ پر رحم فرمایا اور میری مغفرت فرما دی۔'' میں نے پوچھا:''آپ نے کس عمل کو سب سے افضل پایا؟''فرمایا:''جس سنت اور علم پر تم ہو۔''میں نے دریافت کیا:''آپ نے کون سا عمل سب سے بُرا پایا؟'' فرمایا:''اسماء سے بچو۔''میں نے پوچھا:''اسماء کیا ہیں؟''فرمایا کہ''قدری، معتزلی، مرجئی۔پس بدمذہب فرقوں کے اسماء(نام)گنانا شروع کر دیئے۔'' (۲)

{۱۴۶}......صاحب قبر سے بات چیت:

مُطَرِّف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے قبرستان میں ایک قبر کے پاس دو رکعت مختصر اس طرح پڑھیں جن سے میں مطمئن نہیں تھا۔پھر مجھے اونگھ آ گئی تو میں نے دیکھا کہ صاحب قبر مجھ سے بات کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ''تم نے دو رکعت اس طرح ادا کیں جن سے تم مطمئن نہیں تھے۔''میں نے کہا:''ہاں!معاملہ یہی ہے۔''فرمایا:''تم لوگ عمل کرتے ہو مگر جانتے نہیں اور ہم جانتے ہیں مگر عمل

......شرح الصدور،باب نبذ من اخبار من رای الموت... الخ،ص ۲۷۹۔

......شرح الصدور،باب نبذ من اخبار من رای الموت... الخ،ص ۲۸۰۔

نہیں کر سکتے۔'' پھر فرمایا: ''تمہاری دو رکعت کی طرح دو رکعت ادا کرنا مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔'' میں نے دریافت کیا: ''یہاں کون لوگ مدفون ہیں؟'' فرمایا: ''سب مسلمان ہیں اور سب کو خیر ملی ہے۔'' میں نے کہا: ''یہاں سب سے افضل کون ہے؟'' تو انہوں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دل ہی دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ ''یہ باہر تشریف لے آئیں تاکہ میں ان سے ہم کلام ہوسکوں۔'' تو قبر سے ایک نوجوان لڑکا نکلا۔ میں نے کہا: ''کیا آپ ان قبرستان والوں میں سب سے افضل ہیں؟'' اس نے کہا: ''لوگ تو ایسے ہی کہتے ہیں۔'' میں نے کہا: ''کس سبب سے آپ نے یہ مرتبہ پایا؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم آپ کی عمر تو یہ بتاتی ہے کہ آپ نے یہ مقام نہ تو کثرتِ حج وعمرہ کے سبب پایا ہوگا اور نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ اور عمل صالح کی زیادتی کی وجہ سے حاصل کیا ہوگا۔'' تو اس نے کہا: ''میں دنیا میں مصیبتوں میں گرفتار رہتا تھا اور ان مصائب پر صبر کرتا تھا بس اسی وجہ سے میرا مقام بلند ہے۔'' (1)

{۱۴۷}......مرا ہوا کتا ہونے کی تمنا پر انعام:

حضرت سیِّدُنا علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا شیخ محمد بُدَیری دِمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَاقِی نے بیان کیا کہ میرے دادا جان کی وفات کے بعد کسی نے انہیں ریت کے ٹیلے پر کھڑا دیکھ کر عرض کی: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما دی اور ریت کے جتنے ذرّات

(1)......شرح الصدور، باب نبذ من اخبار من رای الموت، ص ۲۸۰، ۲۸۱۔

میرے قدموں تلے ہیں اتنے افراد کی شفاعت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے۔'' خواب دیکھنے والے نے پوچھا: ''کس نیکی کے سبب یہ مقام پایا؟'' فرمایا: میں جب بھی کسی مرے ہوئے کتّے کو دیکھتا تو کہتا: ''کاش! یہ مرا ہوا کتّا میں ہی ہوتا۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرا یہ قول مقبول ہوگیا۔ (۱)

خدا سگانِ نبی سے یہ مجھ کو سنوا دے
ہم اپنے کُتّوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں (ذوقِ نعت)

{۱۴۸}......آتش پرست پر رحمت:

بخارا میں ایک مجوسی (آتش پرست) رہتا تھا ایک مرتبہ رمضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اس کے بیٹے نے کوئی چیز علانیہ طور پر کھانی شروع کردی۔ مجوسی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طمانچہ رسید کردیا اور خوب ڈانٹ کر کہا: ''تجھے رمضان المبارک کے مہینے میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شرم نہیں آتی؟'' لڑکے نے جواب دیا: ''ابّا جان! آپ بھی تو رمضان شریف میں کھاتے ہیں۔'' والد نے کہا: ''میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چھپ کر کھاتا ہوں۔ اس ماہ مبارک کی بے حرمتی نہیں کرتا۔'' کچھ عرصہ بعد اس شخص کا انتقال ہوگیا۔ کسی نے خواب میں اس کو جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پوچھا: ''تُو تو مجوسی تھا جنت میں کیسے آگیا؟'' کہنے لگا: ''واقعی میں مجوسی تھا لیکن جب موت کا وقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے احترامِ رمضان کی برکت سے مجھے ایمان کی دولت سے اور

(۱)......جامع کرامات اولیاء، ج ۱، ص ۳۴۴ ملخصًا۔

مرنے کے بعد جنت سے سرفراز فرمایا۔'' (۱)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟رمضان المبارک کی تعظیم کے سبب ایک آتش پرست کواللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صرف دولت ایمان سے نوازدیا بلکہ اس کو جنت کی لازوال نعمتوں سے بھی مالامال فرمادیا۔اس حکایت سے خصوصاً ہمارے ان غافل اسلامی بھائیوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہیے جو مسلمان ہونے کے باوجود رمضان المبارک کا بالکل احترام نہیں کرتے۔اول تو وہ روزہ نہیں رکھتے ،پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کش لگاتے ،پان چباتے حتی کہ بعض تو اتنے بے باک و بے مروت ہوتے ہیں کہ سرعام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔یادرکھئے !فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں:''جوشخص رمضان المبارک میں دن کے وقت بغیر کسی مجبوری کے علی الاعلان جان بوجھ کر کھائے پیئے اس کو(بادشاہِ اسلام کی طرف سے)قتل کردیا جائے۔'' (۲)

{۱۴۹}......ایک تنکے کا وبال:

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی ۔پھر 70 سال تک مسلسل عبادت کرتا رہا۔دن کو روزہ رکھتا ،رات کو جاگتا۔اس کے تقوی کا یہ عالم تھا کہ نہ

(۱)......فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان ،ج ۱، ص ۷۶۔
(۲)......الدرالمختارمع رد المحتار،ج۳،ص ۴۴۹۔

کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عمدہ غذا کھاتا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعض دوستوں نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' اس نے بتایا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سب گناہوں کو بخش دیا مگر آہ! ایک تنکا جسے میں نے اس کے مالک کی مرضی کے بغیر لے لیا تھا اور اس سے دانتوں میں خلال کیا تھا وہ تنکا اس کے مالک سے معاف کروانا رہ گیا تھا۔ افسوس صد افسوس! اسی سبب سے ابھی تک مجھے جنت سے روکا ہوا ہے۔'' (1)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جائیے! تھرا اٹھیے! کہ جب غضب جبار اور قہر قہار جوش پر آتا ہے تو ایسے گناہ پر بھی گرفت ہو جاتی ہے جسے دنیا والوں کے نزدیک بہت ہی معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ ایک عابد و زاہد اور نیک بندہ صرف اور صرف اس وجہ سے جنت سے روک دیا گیا کہ اس نے ایک حقیر تنکا اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لے کر دانتوں میں خلال کر لیا اور پھر بے معاف کروائے انتقال کر گیا تو پھنس گیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے! ایک تنکا کیا شے ہے؟ آج کل تو لوگ نہ جانے کیسی کیسی قیمتی امانتیں ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔

{۱۵۰}......رمضان کا دیوانہ:

محمد نامی ایک آدمی سارا سال نماز نہ پڑھتا تھا۔ جب رمضان شریف کا

......تنبیہ المغترین، ومن اخلاقھم کثرۃ الخوف من اللّٰہ...الخ، ص ۵۱۔

متبرک مہینہ آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نماز پڑھتا اور سال گزشتہ کی قضا نمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا: ''تو ایسا کیوں کرتا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''یہ مہینہ رحمت، برکت اور توبہ کا ہے شاید **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے میرے اسی عمل کے سبب بخش دے۔'' جب اس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' اس نے جواب دیا: ''میرے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے رمضان شریف کا احترام بجالانے کے سبب بخش دیا۔'' (1)

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ماہ رمضان کے قدر دان پر کس درجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر صرف ماہ رمضان میں عبادت کرنے والے کی مغفرت فرمادی۔ اس حکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) سارا سال نمازوں کی چھٹی ہو گئی! صرف رمضان المبارک میں روزہ نماز کرلیا کریں گے اور سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** دراصل بخشش یا عذاب یہ سب کچھ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی مشیت پر موقوف ہے۔ وہ بے نیاز ہے اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل وکرم سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ پارہ ۳ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۴ میں ارشاد ربّ بے نیاز ہے: ''فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

(1) ......درة الناصحين، ص۸۔

وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ (پ۳،البقرۃ:۲۸۴) ترجمۂ کنزالایمان: تو جسے چاہے گا (اپنے فضل سے اہل ایمان کو) بخشے گا اور جسے چاہے گا (اپنے عدل سے) سزا دے گا۔''

{۱۵۱}......امرد کو دیکھنے کا وبال:

حضرت سیِّدُ نا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابو عبداللہ زَرّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے دربار میں کھڑا کیا اور میرے ان تمام گناہوں کو معاف فرما دیا جن کو دنیا میں کرنے کا میں نے اقرار کیا۔ سوائے ایک گناہ کے، جس کا اقرار کرتے ہوئے مجھے بہت حیا آئی۔ پس اس ایک گناہ کے سبب مجھے پسینے میں کھڑا رکھا گیا یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت جھڑ گیا۔'' پوچھا گیا: ''وہ کون سا گناہ ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک بار میں نے ایک امرد (یعنی خوبصورت لڑکے) پر شہوت بھری نظر ڈال دی تھی۔ بس اسی گناہ کا اقرار کرتے ہوئے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت حیا آئی۔'' [1]

حکایت سے حاصل ہونے والا درس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! امرد کو شہوت کے ساتھ دیکھنے کا کیسا انجام ہوتا ہے! یاد رہے! صرف امرد کے چہرے ہی کو شہوت کے ساتھ دیکھنا گناہ نہیں، بالفرض نگاہیں نیچی ہوں مگر امرد کے سینے یا ہاتھ یا پاؤں وغیرہ بلکہ صرف لباس ہی پر اگر نظر پڑ رہی ہو اور لذت آ رہی ہو تو ان اعضا یا لباس کو دیکھنا

[1] ......الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص ۴۲۰۔

بھی گناہ وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ امرد کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کی طرف بار بار دیکھنے کو جی چاہ رہا ہو اور لذت کے باعث وہاں سے ہٹنے کا دل نہ کرتا ہو اگر ایسا ہے تو وہاں سے ہٹ جانا واجب ہے ورنہ گناہ کا میٹر چلتا رہے گا ! مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''**امرد پسندی کی تباہ کاریاں**'' کا مطالعہ کیجیے۔

{۱۵۲}......کاش! زمانۂ نبوی میں ہوتا!

حضرت سیِّدُ نا امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیِّدُ نا عَمْرو بن لَیْث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''ایک دن میں نے پہاڑ کے اوپر سے اپنے لشکروں کو ملاحظہ کیا (کیونکہ آپ بادشاہ تھے) تو ان کی کثرت نے مجھے خوش کر دیا، پس میں نے تمنا کی کہ کاش! میں سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارکہ میں ہوتا تو ان کی مدد و نصرت کا شرف حاصل کرتا۔ بس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو میری یہ تمنا پسند آ گئی اور اس نے مجھے بخش دیا۔'' [۱]

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین}

❀❀❀❀❀❀

﴿تمت بالخیر﴾

......سیر اعلام النبلاء للذہبی، الرقم: ۲۱۵۷ عمرو بن اللیث الصفار، ج۱۰، ص ۳۵۲۔

ماخذ و مراجع

کتاب	مصنف /مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃالمدینۃ
ترجمہ قرآن کنزالایمان	اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن
تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۱۱۳۷ھ	کوئٹہ پاکستان
تفسیر نعیمی	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل لبخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت
سنن ابی داوٗد	امام ابوداود سلیمان بن اشعث رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۲۷۵ھ	داراحیاء التراث بیروت العربی
سنن ترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دارالفکربیروت
سنن نسائی	امام احمدبن شعیب نسائی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دارالمعرفۃ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکربیروت
الزھد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید
الزھد	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ
المصنف	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت
المستدرک	امام محمد بن عبداللہ حاکم رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت
مشکوۃ المصابیح	شیخ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دارالکتب العلمیۃ
الشمائل المحمدیہ	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۲۷۹ھ	داراحیاء التراث العربی
حلیۃ الاولیاء	امام حافظ ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیھقی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیھقی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ھندی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ
تاریخ مدینہ دمشق	ابو القاسم علی بن حسین المعروف بابن عساکررحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالکتب الفکر
کشف الخفاء	حافظ ابوبکرعبداللہ بن ابن ابی الدنیارحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیۃ
الموسوعۃ لابی الدنیا	امام اسماعیل بن محمد بن ھادی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۳۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ
مرقاہ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت
فیض القدیر	امام محمد عبدالرءوف مناوی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ
عمدۃ القاری	علامہ ابومحمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ھ	دارالحدیث ملتان
شرح صحیح مسلم	امام یحی بن شرف الدین نووی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیۃ

الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکرسیوطی شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالفکربیروت
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکرسیوطی شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ ھ	دارالفکربیروت
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی	قاضی ابوالفضل عیاض مالکی رحمۃاللہ علیہ متوفّٰی ۵۴۴ھ	مرکزاھل السنۃ برکات رضاھند
شواھد النبوۃ	عبدالرحمن جامی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۹۸ھ	....
معرفہ الصحابہ	ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفھانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ
اسد الغابہ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ
الاستیعاب	ابوعمریوسف بن عبداللہ قرطبی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ
الرسالۃ القشیریۃ	امام ابوالقاسم عبدالکریم ھوازن قشیری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۶۵ ھ	دارالکتب العلمیہ
نسیم الریاض	شھاب الدین احمد بن محمد خفاجی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۰۶۹ ھ	دارالکتب العلمیہ
البدایۃ والنھایۃ	امام حافظ عمادالدین ابن کثیر متوفّٰی ۷۷۴ھ	دارالکتب العلمیہ
الاصابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجرعسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ ھ	دارالکتب العلمیہ
تھذیب التھذیب	امام حافظ احمد بن علی بن حجرعسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ ھ	دارالفکربیروت
کتاب الکبائر	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ ھ	پشاورپاکستان
تاریخ اسلام	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	المکتبۃالشاملۃ
تذکرۃ الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دارالکتب العلمیہ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد بن عبداللہ عدی الجرجانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ
میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دارالفکربیروت
لسان المیزان	امام حافظ احمد بن علی بن حجرعسقلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	احیاء التراث العربی
تاریخ بغداد	امام ابوبکراحمد بن علی خطیب بغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ
الجامع لاخلاق الراوی	امام ابوبکراحمد بن علی خطیب بغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	المکتبۃالشاملۃ
الرحلۃ فی طلب الحدیث	امام ابوبکراحمد بن علی خطیب بغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ
مناقب امام اعظم	الموفق بن احمد مکی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۶۸ھ	کوئٹہ پاکستان
مناقب امام اعظم	محمدبن محمد المعروف بابن بزارکردری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۲۷ھ	کوئٹہ پاکستان
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکرسیوطی شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
شرح الصدورمع بشر الکئیب بلقاء الحبیب	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکرسیوطی شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکزاھل السنۃ برکات رضا
احیاء العلوم الدین	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ھ	دارصادر بیروت
کیمیائے سعادت	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ ھ	دارالکتب العلمیہ

مجموعة رسائل	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارالفکربیروت
منهاج العابدین	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ
اتحاف السادة المتقین	علامہ مرتضی زبیدی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۲۰۵ ھ	دار الکتب العلمیہ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ ھ	دارالفکربیروت
وفیات الاعیان	ابوالعباس شمس الدین احمد بن محمد خلکان رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۶۸۱ ھ	دارالکتب العلمیہ
صفة الصفوة	امام ابوالفرج ابن جوزی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ
المنتظم	امام ابوالفرج ابن جوزی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ
روض الریاحین	ابوالسعادات عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۶۸ ھ	دارالکتب العلمیہ
طبقات الصوفیه	ابوعبدالرحمن محمدبن حسینسلمی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۱۲ ھ	دارالکتب العلمیہ
الروض الفائق فی المواعظ والرقائق	مبلغ اسلام الشیخ شعیب بن سعد عبدالکافی حریفیش رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۱۰ھ	داراحیاء التراث العربی
بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیزمحدث دھلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ھ	کراچی پاکستان
اللباب فی علوم الکتاب	امام المفسرابوحفص عمربن علی بن عادل دمشقی حنبلی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۸۰ھ	دارالکتب العلمیہ
الزواجرعن اقتراف الکبائر	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجرھیتمی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	دارالفکر بیروت
شرح اصول اعتقاد اهل السنة	شیخ امام علامہ حافظ ابوالقاسم ھبۃ اللہ طبری لالکائی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۱۸ھ	دارالبصیرۃ اسکندریہ
الخیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجرھیتمی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	دارالکتب العلمیہ
جامع بیان العلم وفضله	امام حافظ ابن عبدالبرقرطبی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ
کشف المحجوب	شیخ علی بن عثمان ھجویری العروف داتا گنج بخش رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۴۸۱تا۵۰۰ھ	نوائے وقت پرنٹرلاھور پاکستان
قوت القلوب	ابو طالب محمد بن علی حارثی مکی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۳۸۶ ھ	مرکزاھل السنۃ برکات رضا
القربة الی رب العلمین	ابوالقاسم خلف بن عبدالملک بن مسعود بن بشکوال انصاری اندلسی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۷۸ھ	المکتبۃالشاملة
مسالک الحنفاء	ابوالعباس احمدبن محمد قسطلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۲۳ ھ	دارالکتب العلمیہ
طبقات الشافعیة الکبری	علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۷۷۱ھ	المکتبة الشاملة
طبقات الحنابلة	قاضی ابوالحسین محمدالمعروف ابی یعلی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۵۲۶ ھ	دارالکتب العلمیہ
حیاةالحیوان الکبری	کمال الدین محمد بن موسی بن عیسی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۸۰۸ ھ	دارالکتب العلمیہ
سعادةالدارین	قاضی شیخیوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۱۳۵۰ ھ	دارالکتب العلمیہ
تنبیه المغترین	علامہ عبدالوھاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ۹۷۳ھ	دارالمعرفة

البحرالرائق	زین الدین بن ابراھیم نجیم مصری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ٩٧٠ھ	کوئٹہ پاکستان
الدرالمختار	محمدامین ابن عابدین شامی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٢٥٢ ھ	دارالمعرفۃ بیروت
درۃ الناصحین	علامہ عثمان بن حسن بن احمدخوبوی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٢٤١ ھ	دارالفکربیروت
الحدیقۃ الندیۃ	امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی١١٤٣ ھ	نوریہ رضویہ فیصل آباد
الاعلام	خیرالدین زرکلی متوفّٰی١٣٩٦ ھ	دارابن حزم
معجم المولفین	عمررضاکحالۃ متوفّٰی١٤٠٨ ھ	موسۃ الرسالۃ
جامع کرامات الالیاء	علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٣٥٠ھ	مرکزاھل السنۃ برکات رضا ھند
تذکرۃالاولیاء	شیخ فریدالدین عطاررحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ٦١٦/٦٠٦ھ	انتشارات گنجینہ تہران
تذکرۃالاولیاء (مترجم)	شیخ فریدالدین عطاررحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ٦١٦/٦٠٦ھ	شبیربرادرلاھور
نفحات الانس(مترجم)	عبدالرحمن جامی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ٨٩٨ھ	شبیربرادرلاھور
نزھۃ القاری	فقیہ اعظم ھندمفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٤٢١ھ	فرید بک اسٹال
فتاوی رضویۃ(مخرجہ)	اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٣٤٠ھ	رضافاونڈیشن لاھور
مرآۃ المناجیح	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن
الملفوظ	اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ
حیات اعلحضرت	مولاناظفرالدین بہاری رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٣٨٢ھ	مکتبہ رضویہ لاھور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی١٣٦٧ ھ	مکتبۃالمدینہ کراچی
ملفوظات اعلحضرت	مفتی اعظم ھند محمد مصطفٰے رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ متوفّٰی ١٤٠٢ھ	مکتبۃالمدینہ کراچی
اخلاق الصالحین	علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ	مکتبۃالمدینہ کراچی
فیضان سنت	امیراھلسنت علامہ مولانا محمدالیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃالمدینہ کراچی
تذکرہ امام احمد رضا	امیراھلسنت علامہ مولانا محمدالیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃالمدینہ کراچی
سیدی قطب مدینہ	امیراھلسنت علامہ مولانا محمدالیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃالمدینہ کراچی
عاشق اکبر	امیراھلسنت علامہ مولانا محمدالیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃالمدینہ کراچی
کرامات فاروق اعظم	امیراھلسنت علامہ مولانا محمدالیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃالمدینہ کراچی

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 208 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی18کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

03......فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد) (کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اوراساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)

07......شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ(تصورِشیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة) (کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کاراز(حاشیہ وتشریح تدبیرفلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں(اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات31)

14......ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہیدایمان) (کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة(کل صفحات:46)

عربی کُتُب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰى رَدِّالْمُحْتَار(المجلدالاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

21......اَلتَّعۡلِیۡقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیۡحِ الۡبُخَارِی (کل صفحات:458)

22......کِفۡلُ الۡفَقِیۡهِ الۡفَاهِم (کل صفحات:74)

23......اَلۡاِجَازَاتُ الۡمَتِیۡنَة (کل صفحات:62)

24......اَلزَّمۡزَمَةُ الۡقَمَرِیَّة (کل صفحات:93)

25......اَلۡفَضۡلُ الۡمَوۡهَبِی (کل صفحات:46)

26......تَمۡهِیۡدُ الۡاِیۡمَان (کل صفحات:77)

27......اَجۡلَی الۡاِعۡلَام (کل صفحات:70)

28......اِقَامَةُ الۡقِیَامَة (کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جدالممتار جلد ۵،۶،۷

شعبہ تراجمِ کُتُب

01......اللہ والوں کی باتیں (حِلۡیَةُ الۡاَوۡلِیَاء وَطَبَقَاتُ الۡاَصۡفِیَاء) پہلی قسط: تذکرۂ خلفائے راشدین (کل صفحات:217)

02......مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلۡبَاهِر فِیۡ حُکۡمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمۡ بِالۡبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)

03......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمۡهِیۡدُ الۡفَرۡش فِی الۡخِصَالِ الۡمُوۡجِبَةِ لِظِلِّ الۡعَرۡش) (کل صفحات:28)

04......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الۡعُیُوۡن وَمُفَرِّحُ الۡقَلۡبِ الۡمَحۡزُوۡن) (کل صفحات:142)

05......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلۡمَوَاعِظ فِی الۡاَحَادِیۡثِ الۡقُدۡسِیَّة) (کل صفحات:54)

06......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلۡمَتۡجَرُ الرَّابِح فِیۡ ثَوَابِ الۡعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)

07...... امامِ اعظم عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ الۡاَکۡرَم کی وصیتیں (وَصَایَا اِمَام اَعۡظَم عَلَیۡهِ الرَّحۡمَة) (کل صفحات:46)

08......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (اَلزَّوَاجِر عَنِ اقۡتِرَافِ الۡکَبَائِر) (کل صفحات:853)

09......نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلۡاَمۡرُ بِالۡمَعۡرُوۡف وَالنَّهۡیُ عَنِ الۡمُنۡکَر) (کل صفحات:98)

10......اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلۡحَدِیۡقَةُ النَّدِیَّة شَرۡحُ طَرِیۡقَةِ الۡمُحَمَّدِیَّة) (کل صفحات:866)

11......فیضانِ مزاراتِ اولیاء (کَشۡفُ النُّوۡر عَنۡ اَصۡحَابِ الۡقُبُوۡر) (کل صفحات:144)

12......عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحۡلَة فِیۡ طَلَبِ الۡحَدِیۡث) (کل صفحات:105)

13......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهۡد وَقَصۡرُ الۡاَمَل) (کل صفحات:85)

14......راہِ علم (تَعۡلِیۡمُ الۡمُتَعَلِّم طَرِیۡقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

15......عُیُوۡنُ الۡحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

شعبہ تخریج

15......بہارِشریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات:201)
16......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
17......بہارِشریعت حصہ ۸ (کل صفحات:206)
18......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
19......بہارِشریعت حصہ ۷ (کل صفحات:133)
20......منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
21......بہارِشریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات:169)
22......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
23......بہارِشریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات:222)
24......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
25......بہارِشریعت حصہ ۹ (کل صفحات:218)
26 تا32......فتاویٰ اہلِ سنت (سات حصے)
33......بہارِشریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات:280)
34......حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
35......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
36......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
37......کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
38......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
39......سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
40......آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
41......بہارِشریعت جلد سوم(3)(کل صفحات : 1332)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......مدنی گلدستہ
02......منہاج العابدین

شعبہ اِصلاحی کُتُب

01......غوثِ پاک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)
02......تکبر (کل صفحات:97)
03......فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
04......بدگمانی (کل صفحات:57)
05......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
06......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
08......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
10......ریاکاری (کل صفحات:170)
11......قومِ جنّات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262)
12......عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
14......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)
18......ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والی کُتُب

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

عنقریب آنے والی کُتُب

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے فضائل و
مسائل پر مشتمل اہم تحریر

اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَر

ترجمہ بنام

نیکی کی دعوت کے فضائل

مؤلف:

فَضِیْلَةُ الشَّیْخ اَسْعَدمُحَمَّدسَعِیْدصَاغِرجِی مُدَّظِلُّهُ العَالِی

مُتَرْجِمِیْن: مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کتب)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

طلبِ علمِ دین کے لئے سفر کی اَہمیت اور فضیلت پر مشتمل

رِوایات واَقوال کا مَدَنی گلدستہ

اَلرِّحلَۃُ فِی طَلَبِ الحَدِیث

ترجمہ بنام

عاشقانِ حدیث کی حکایات

مُصَنِّف:

امام ابوبکر اَحمد بن علی بن ثابت المعروف خطیبِ بغدادی

(اَلْمُتَوَفّٰی ٤٦٣ھ)

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

مُتَرجِمِین: مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

نصیحتوں پر مشتمل ''احادیث قدسیہ'' کا ایک مختصر مجموعہ

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃِ

ترجمہ بنام

نصیحتوں کے مدنی پھول

بوسیلۂ اَحادِیث رسول

مُؤَلِّف

حُجَّةُ الْاِسْلَام امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

مُتَرجِمِین: مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ ... 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net